بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

27 رجمادی الاوّل-5 رجمادی الثانی 1444 ہجری قمری | 22-29 رفتح 1401 ہجری شمسی | 22-29 ردسمبر 2022ء | Postal Reg. No. GDP/001/2019-22

میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کیلئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لیگا کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 403)

مسجد فتح عظیم (امریکہ) کی افتتاحی تقریب کے موقع پر
زائن شہر کے میئر حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کرتے ہوئے

مورخہ یکم اکتوبر 2022ء کو مسجد فتح عظیم (امریکہ)
کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور انور خطاب فرماتے ہوئے

حضور انور مسجد فتح عظیم (زائن، امریکہ) کا افتتاح فرماتے ہوئے

مسجد فتح عظیم (زائن، امریکہ) کی ایک خوبصورت تصویر

مورخہ 8/اکتوبر 2022ء کو مسجد بیت الاکرام (امریکہ)
کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور انور خطاب فرماتے ہوئے
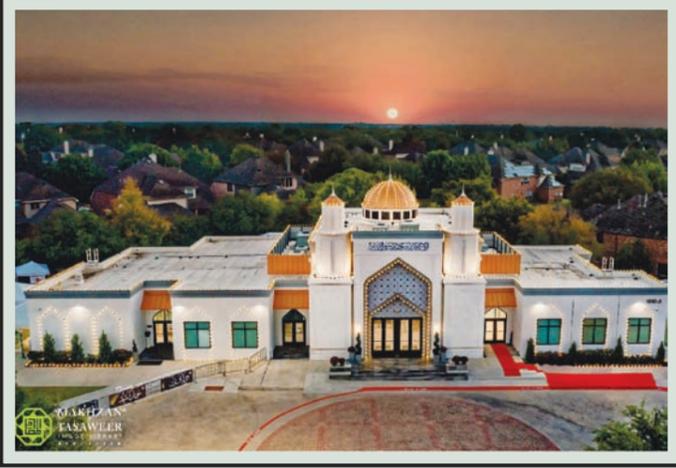
مسجد بیت الاکرام (ڈیلس، امریکہ) کی ایک خوبصورت تصویر

مورخہ 7/اکتوبر 2022ء کو حضور انور
مسجد بیت القیوم (فورٹ ورتھ، امریکہ) کا افتتاح فرماتے ہوئے

مورخہ یکم اکتوبر 2022ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
Lake County News-Sun Prior کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کے موقع پر مورخہ 6؍اگست کو
بعد دوپہر کے اجلاس سے حضورانور خطاب فرماتے ہوئے

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کے موقع پر
مورخہ 5؍اگست کو حضورانور لوائے احمدیت لہراتے ہوئے
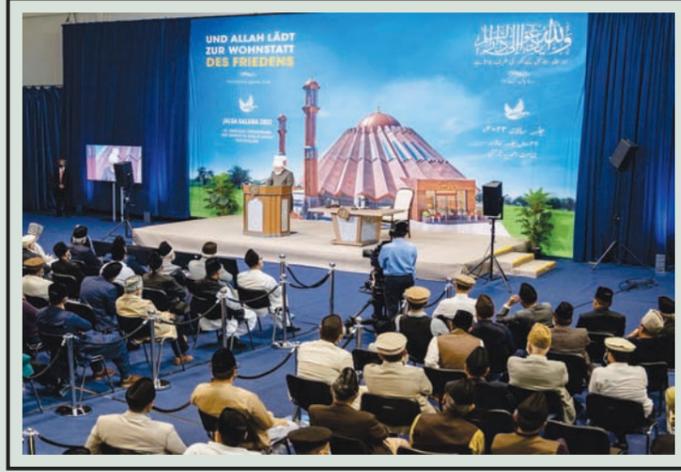
مورخہ 21؍اگست 2022ء کو اسلام آباد برطانیہ سے ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کے ذریعہ حضورانور جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے اور دعا کرواتے ہوئے
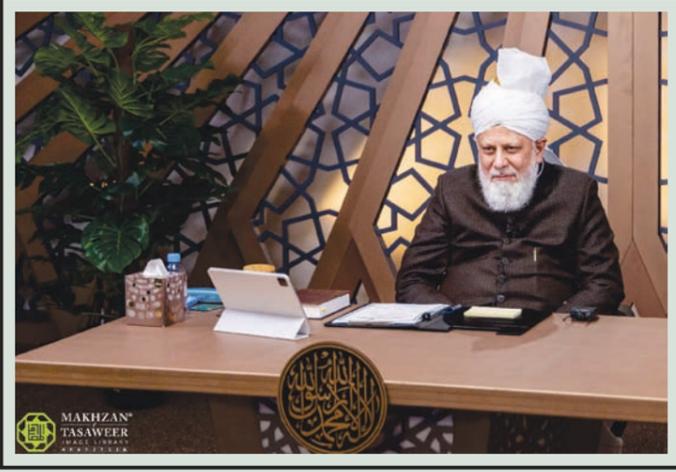
مورخہ 13؍مارچ 2022ء کو سیّدنا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ٹیکساس (امریکہ) سے آن لائن ملاقات فرماتے ہوئے

The God Summit 2022
کیلئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنا خصوصی پیغام پڑھتے ہوئے

مورخہ 22؍مئی 2022ء کو
مجلس شوریٰ برطانیہ سے حضورانور خطاب فرماتے ہوئے

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile : +91 82830 58886
E-mail : badrqadian@rediffmail.com
Website : akhbarbadrqadian.in
: www.alislam.org/badr

Registered with the registrar of the newspapers for India at No. RN 61/57

ہفت روزہ قادیان بدر

Weekly BADAR Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 71 Thursday 22 - 29 - December - 2022 Issue. 51 - 52

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs.850/-
By Air : 50 Pounds or
: 80 U.S $ or
: 60 Euro

Humanity First
Serving Mankind
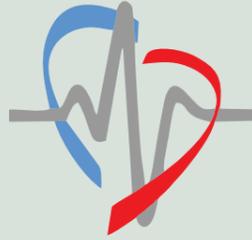
TAHIR HEART INSTITUTE

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India Editor:Mansoor Ahmad

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
وَ عَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصر

خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاویگا

آج دنیا کا کوئی براعظم نہیں جس میں مسیح موعودؑ کی جماعت نہیں اور کوئی مذہب نہیں جس میں سے اس نے اپنا حصہ وصول نہیں کیا

نظام خلافت، شریعت اسلامیہ کا ایک اہم حصہ ہے، دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی
جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی، پس نظام خلافت کے ساتھ جُڑ کر توحید کو دنیا میں قائم کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کیلئے بے شمار خوشخبریاں ہیں
اور انشاء اللہ ترقیات اور فتوحات کے دروازے ہمیشہ کھلتے چلے جائیں گے

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قارئین بدر کیلئے بصیرت افروز خصوصی پیغام

اسلام آباد، یو۔کے

MA 18-10-2022

پیارے قارئین ہفت روزہ بدر قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ اخبار بدر کو ’’اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات‘‘ کے عنوان سے ایک خصوصی نمبر شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ (ابراہیم: 25 تا 26) یعنی (اے مخاطب!) کیا تُو نے دیکھا نہیں (کہ) اللہ نے کس طرح ایک کلام پاک کے متعلق حقیقت حال کو بیان کیا ہے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے جس کی جڑ (مظبوطی کے ساتھ) قائم ہوتی ہے اور اس کی (ہر ایک شاخ) آسمان کی بلندی میں (پہنچی ہوتی) ہے۔ وہ ہر وقت اپنے ربّ کے اذن سے اپنا (تازہ) پھل دیتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس طرح فوق الطبیعی نشانات آپ کیلئے اور آپ کے اتباع کیلئے ظاہر ہوئے وہ دوسری مثال نہیں رکھتے اور آپؐ کے بعد بھی قرآن کریم پر سچے طور پر عمل کرنے والے لوگوں کے ساتھ نشاناتِ الٰہیہ کا سلسلہ اس طرح وابستہ چلا آیا ہے کہ ہر عقلمند اس سے بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ کسی ایسی ہستی کا تعلق ہے جو طبیعی قوانین پر حاکم ہے اور جس پر خوش ہوتی ہے۔ اس کیلئے غیر معمولی سامانوں سے نصرت کے سامان پیدا کر دیتی ہے۔ اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ جن کی برکت سے اس آیت کے اس قدر وسیع مطالب کھلے ہیں، اس بِاِذْنِ رَبِّهَا والے نتائج کی تازہ مثال ہیں اور آپ کے بعد آپ کی جماعت سے بھی اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے اور اسی سلوک کے ماتحت باوجود شدید مخالفت کے وہ روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔‘‘ (تفسیر کبیر، جلد 3، صفحہ 475)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ایک سرسری سی نظر بھی ہم ڈالیں تو ہمیں ایک لمبی فہرست شکریہ وصول کرنے کیلئے تیار کھڑی نظر آتی ہے، یا ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم شکریہ ادا کریں۔ کہیں رپورٹس سن کر اور پڑھ کر ہمیں جماعت کے تحت چلنے والے سکولوں اور ہسپتالوں کی ترقی شکر گزاری پر مجبور کرتی ہے۔ کہیں ہمیں ہسپتالوں سے شفا پانے والے غریبوں کے پُرسکون چہرے اور جماعت کیلئے دعائیہ الفاظ شکر گزاری کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہیں خدمت انسانیت کے تحت غریبوں کو پینے کا پانی مہیا ہونے پر غریب بچوں کے چہروں کی خوشی اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف لے جاتی ہے۔ سات آٹھ سال کے ان بچوں کی خوشی جو اپنے گھروں کے استعمال کیلئے دو تین میل سے پانی لاتے تھے لیکن اب ان کو ان کے گھروں کے دروازوں پر پانی مہیا ہو گیا ہے اور اس پر وہ جماعت کا شکر گزار ہوتے ہیں تو پھر جماعت اس بات پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہوتی ہے۔ جب ہم کہیں جماعتی ترقی کی رپورٹ سنتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو عطا ہونے والے مشن ہاؤسز اور مساجد پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے ہیں۔ کہیں ہم ایمان میں ترقی کے حیرت انگیز واقعات سن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اسکے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ کبھی ہم تکمیل اشاعت دین کیلئے اللہ کی طرف سے مہیا کردہ نظام اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوتے ہیں کہ اس زمانے میں اس نے جماعت کو کیسی کیسی سہولتیں

مہیا فرمادی ہیں جن کا تصور بھی آج سے بیس تیس سال پہلے ممکن نہیں تھا۔ کبھی ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال کوئی نہ کوئی نیا ملک عطا فرمارہا ہے جہاں احمدیت کا پودا لگ رہا ہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے پورا ہونے کو دیکھ رہے ہیں اور اسکے مصداق بن رہے ہیں کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں۔گا“ کبھی ہم لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کے احمدیت قبول کرنے پر سجدہ شکر بجالا رہے ہوتے ہیں کہ ایک طرف تو مخالف نے طوفانِ بدتمیزی برپا کیا ہوا ہے، لیکن انہی میں سے ایسے لوگ بھی پیدا ہو رہے ہیں جن میں سے قطراتِ محبت ٹپک رہے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے عاشق صادق پر بھی درود بھیج رہے ہیں اور کوئی ظلم اور مخالفت انہیں حق قبول کرسکنے سے نہیں روک سکی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”آج دنیا کا کوئی براعظم نہیں جس میں مسیح موعودؑ کی جماعت نہیں اور کوئی مذہب نہیں جس میں سے اس نے اپنا حصہ وصول نہیں کیا۔ مسیحی، ہندو، بدھ، پارسی، سکھ، یہودی سب قوموں میں سے اسکے ماننے والے موجود ہیں اور یوروپین، امریکن، افریقن اور ایشیا کے باشندے اس پر ایمان لائے ہیں اگر جو کچھ اس نے قبل از وقت بتادیا تھا اللہ تعالیٰ کا کلام نہ تھا وہ کس طرح پورا ہو گیا؟“

(دعوۃ الامیر، صفحہ 350)

پس اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپؑ کا پیغام دُنیا میں پہنچنا ہے اور دُنیا آپؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور ایک جری پہلوان کی حیثیت سے جانے گی اور جان رہی ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دنیا میں خود پیغام پہنچا رہا ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ ہمارے دنیاوی وسائل کبھی بھی اس بات کے متحمل نہیں ہوسکتے تھے یا کم ازکم اس وقت تک اس بات کے متحمل نہیں ہیں کہ ہم ٹی وی چینل چلائیں، چوبیس گھنٹے چلائیں اور دنیا کی مختلف زبانوں میں پروگرام دیں اور دنیا کے ہر خطے میں اسکے پروگرام پہنچ رہے ہوں اور دنیا کے جو مختلف خطے ہیں، ان میں ہر خطہ میں، میرے خطبات کے ترجمے پہنچ رہے ہوں۔ چھ سات زبانوں میں ساتھ کے ساتھ رواں ترجمہ ہو رہا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے۔ اور پھر اس کے ذریعہ یعنی میرے خطبات کے ذریعہ اور پروگراموں کے ذریعہ اور ایم۔ٹی۔اے کے مختلف پروگراموں کے ذریعہ سعید فطرت لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ مجھے کئی لوگ لکھتے ہیں کہ کس طرح ایم۔ٹی۔اے پر آپ کے خطبات نے یا دوسرے پروگراموں نے ہم پر اثر ڈالا اور ہم نے احمدیت میں دلچسپی لی اور اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ سے علم پاکر سلسلہ کے شاندار مستقبل کی نسبت تحریر فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا ......میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کردیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھادے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا......خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سواَے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔“ (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کیلئے بے شمار خوشخبریاں ہیں اور انشاء اللہ ترقیات اور فتوحات کے دروازے ہمیشہ کھلتے چلے جائیں گے۔ اب ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شمار کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اس ایمان کو اپنے دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہ ان ماننے والوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے طریق پر چلنے والے نظام خلافت کے ساتھ جُڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنت ہے کہ وہ دو قدرتیں دکھلاتا ہے اور ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ دوسری قدرت نظام خلافت ہے۔ پس نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔ دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عبدِ شکور بنائے۔ ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنے فضلوں اور انعامات کا وارث بنائے اور ہر آنے والے دن میں ہم ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتے چلے جائیں۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

سالانہ نمبر - ہفت روزہ اخبار بدر

فہرست مضامین

......☆......☆......☆......

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

’’دُنیا کے ہر ملک میں یہ رَو چلی ہے کہ تعارف بڑھے ہیں اور لوگ احمدیت کے قریب ہو رہے ہیں‘‘

’’اندھوں اور نابیناؤں کو کیا خبر ہے کہ کس عظمت کی حد تک یہ سلسلہ پہنچ گیا ہے‘‘

جلسہ سالانہ قادیان 2022 کے موقع پر شائع ہونے والے اخبار بدر کے خصوصی شمارہ کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’اکنافِ عالم میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات‘‘ کے عنوان کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ محدود صفحات میں ہم نے کوشش کی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس عنوان کا حق ادا ہو، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج جماعت جس قدر وسعت اختیار کر چکی ہے اسکو چند صفحات میں سمیٹنا ناممکن ہے۔ یہ ایسا موضوع ہے جس پر ہمیشہ لکھا جاتا رہیگا۔ حضور انور نے ہمیں سال کے شروع میں ہی اس عنوان کی منظوری مرحمت فرمادی تھی اور یہ حسن اتفاق ہے کہ اسی موضوع پر یعنی ’’مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان الہام ہے، روزنامہ الفضل آن لائن نے بھی 21 مارچ تا 26 مارچ چھ شماروں میں مضامین شائع کئے۔ اور پھر ان تمام مضامین کو کتابی شکل دیکر اپنی ویب سائٹ www.alfazlonline.org پر بھی چڑھا دیا ہے، مکرم حنیف محمود صاحب ایڈیٹر اور تمام مضمون نگار اس کیلئے شکریہ کے مستحق ہیں۔ قارئین اس گرانقدر کاوش سے ضرور استفادہ فرمائیں۔ ڈیلی الفضل آن لائن کے شکریہ کے ساتھ ایک خوبصورت مضمون مکرم عبدالسمیع خان صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل وحال استاذ جامعہ احمدیہ گھانا کا ہم اپنے اس خاص نمبر میں شامل کر رہے ہیں۔

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود اپنی بے انتہا مصروفیت کے ہماری درخواست پر اس خصوصی شمارہ کیلئے بصیرت افروز پیغام اور دستخط مبارک کے ساتھ اپنی تصویر بھی بھجوائی جس کیلئے ہم حضور انور کے بے حد ممنون اور مشکور ہیں اور آپ کیلئے دُعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ۔ بعدہٗ ہم اپنے مضمون نگار حضرات کے بھی بہت مشکور ہیں جنہوں نے عرقریزی کے ساتھ جامع وٹھوس مضامین تیار کئے۔

نبی اکیلا آتا ہے مگر اکیلا رہتا نہیں۔ بہت جلد ایک جماعت اُس کے ساتھ ہو جاتی ہے جو اُس پر اپنی جان اپنا مال اور اپنا وقت نچھاور کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہے کیونکہ وہ اسکے چہرے میں خدا کا چہرہ دیکھتی ہے اور جسے خدا کا چہرہ نظر آنے لگے اُسے دُنیا کی کوئی طاقت ڈرا نہیں سکتی۔ پھر اُسکے ماننے والے اسکی بستی سے نکل کر شہر میں اور شہر سے نکل کر ملک میں اور پھر ملک سے نکل کر پوری دُنیا میں پھیل جاتے ہیں۔ اور ایسا اُس نبی کی پیشگوئی کے مطابق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر پہلے سے دُنیا کو بتا دیتا ہے۔ یہ نبی کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نہایت مختصر الفاظ میں اس طرح بیان فرمایا ہے : كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۔ یہ اٹل تقدیر ہے۔ پس اِس اٹل تقدیر کے آثار بہت نمایاں ہو چکے ہیں اور تصویر صاف نظر آنے لگی ہے۔ آج جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 213 ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پورے عزم اور کامل یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر تمام ملکوں میں احمدیت کے پھیل جانے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ آپؑ فرماتے ہیں :

اَے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامُراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔

(تذکرۃ الشہادتین، رُوحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 66)

بہت ہی عظیم الشان رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اور وہ دن بھی دُور نہیں جب دُنیا کا کونا کونا اور چپہ چپہ اس پیشگوئی کے احاطہ میں ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ عظیم الشان پیشگوئی عطا فرمائی تھی یعنی ’’مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ وہ سال 1898 کا تھا جبکہ جماعت کی تعداد صرف دس ہزار تھی۔ اور آج کروڑوں میں پہنچ چکی ہے الحمدللہ۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے اِس الزام کے جواب میں کہ جماعت کی تعداد صرف تین سو اٹھارہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ’’البلاغ‘‘ جو 1898 کی تصنیف ہے میں فرماتے ہیں :

’’یہ کہنا کہ مرزا صاحب اپنے معتقدوں کی تعداد تین سو اٹھارہ سے زیادہ نہیں بتلا سکے یہ کس قدر حق پوشی ہے۔ یہ تعداد تو صرف ان لوگوں کی لکھی گئی تھی جو سرسری طور پر اُسوقت خیال میں آئے نہ یہ کہ درحقیقت یہی تعداد تھی اور اُسی پر حصر رکھا گیا تھا بلکہ ہم نے اپنے ایک مضمون میں صاف طور پر شائع بھی کر دیا تھا کہ اب تعداد ہماری جماعت کی آٹھ ہزار سے کم نہیں ہوگی۔ لیکن یہ ایک مدت کی بات ہے اور اِسوقت تو بڑے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ دو ہزار اور بڑھ گئے ہیں اور ہماری جماعت اس وقت دس ہزار سے کم نہیں ہے جو پشاور سے لیکر بمبئی کلکتہ کراچی حیدرآباد دکن مدراس ملک آسام بخارا غزنی مکہ مدینہ اور بلاد شام تک پھیلی ہوئی ہے اور ہر ایک سال میں کم سے کم تین چار سو آدمی ہماری جماعت میں بزمرہ بیعت کنندگان داخل ہوتے ہیں۔ اگر کوئی دس دن بھی قادیان آکر ٹھہرے تو اُسے معلوم ہو جائے گا کہ کس قدر تیزی سے خدا تعالیٰ کا فضل لوگوں کو ہماری طرف کھینچ رہا ہے۔ اندھوں اور نابیناؤں کو کیا خبر ہے کہ کس عظمت کی حد تک یہ سلسلہ پہنچ گیا ہے اور کیسے طالب حق لوگ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کے مصداق ہو رہے ہیں۔‘‘

(البلاغ - فریادِ درد، رُوحانی خزائن جلد 13 صفحہ 422)

اور آج اللہ کے فضل سے ہر ایک سال لاکھوں کی تعداد میں لوگ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں چنانچہ 2019ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے والوں کی تعداد 6 لاکھ 68 ہزار 527 تھی۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 7 جون 2015 میں فرماتے ہیں :

باقی صفحہ نمبر 21 پر ملاحظہ فرمائیں

مسیح موعود علیہ السلام کے وقت جو تمام ادیان پر غلبہ ہوگا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ہوگا

درس القرآن

یہ ایک ایسی سورۃ ہے کہ مَیں نہیں سمجھتا کہ اِسکو پڑھ کر کسی احمدی کا دل دھڑکنے سے رُک سکتا ہے
انسان کو جب عظیم الشان خوشی نصیب ہوتی ہے تو اُسکا دل اُچھلنا شروع ہوجاتا ہے
چونکہ اِس سورۃ میں ہمارے احمد علیہ السلام کا اور ہم احمدیوں کا ذکر ہے اِس لئے بہ تقاضائے فطرت ہمارا خوش ہونا ایک جائز امر ہے

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۝۹
(سورۃ الصّف آیت نمبر 9)

ترجمہ:: وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں، اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا خواہ کافر (لوگ) کتنا ہی ناپسند کریں۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس سورۃ کے متعلق فرماتے ہیں ::

یہ ایک ایسی سورۃ ہے کہ مَیں نہیں سمجھتا کہ اِسکو پڑھ کر کسی احمدی کا دل دھڑکنے سے رُک سکتا ہے۔ انسان کو جب عظیم الشان خوشی نصیب ہوتی ہے تو اُسکا دل اُچھلنا شروع ہوجاتا ہے۔ اِسی طرح رنج کے موقعہ پر ہوتا ہے اور یہ فطرت کا تقاضا ہے، کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں ہوسکتا۔ چونکہ اِس سورۃ میں ہمارے احمد علیہ السلام (خدا کے ہزاروں ہزار درود اُس پر ہوں) کا اور ہم احمدیوں کا ذکر ہے اِس لئے بہ تقاضائے فطرت ہمارا خوش ہونا ایک جائز امر ہے۔ مجھے اس سورۃ کے متعلق خدا تعالیٰ نے ایسے دلائل سمجھائے ہیں کہ اگر کوئی انصاف سے کام لے تو ہمارے دعویٰ کے سچا ہونے میں اُس کو ذرا بھی شک وشبہ نہیں ہوسکتا اور وہ اُن دلائل کے سچا ہونے سے ہرگز انکار نہیں کرسکتا۔ (الفضل 18 /اپریل 1914 صفحہ 5)

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الصّف کی مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

لوگ ارادہ کرتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے منہ کے ساتھ لیکن اللہ اپنے نور کو پھیلائیگا اگرچہ منکر لوگوں کو بُرا ہی معلوم ہوتا رہے۔ یہ صاف اِس زمانہ کے متعلق ہے۔ رسول کریم کے وقت لوگ مونہوں سے اسلام کو روکنا نہیں چاہتے تھے بلکہ تیغ وسنان سے۔ اُس وقت مسلمانوں کے مٹانے کیلئے تلوار اُٹھائی گئی تھی۔ لیکن مُنہ سے مسیح موعود کے وقت ہی لوگوں نے بجھانا چاہا ہے اور نا کام رہے ہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی خیال کیا تھا کہ ایک کفر کا فتویٰ لگ گیا تو یہ سلسلہ تباہ ہوجائے گا پر وہ کیا کرسکا۔ مسیح موعودؑ کے خلاف ہی لیکچر، ٹریکٹ اور رسالوں کا سلسلہ جاری کیا گیا لیکن خدا نے ہر ایک پہلو سے منکرین کو نیچا دکھایا۔
(الفضل 20 /اپریل 1914 صفحہ 5)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۝۱۰
(سورۃ الصّف آیت نمبر 10)

ترجمہ:: وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دیکر بھیجا ہے تا کہ اُس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

تمام مفسرین یہاں آکر کہہ دیتے ہیں کہ یہ زمانہ مسیح کا ہے جبکہ تمام دین کھل جائیں گے اور یہ بالکل ٹھیک ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت صرف دو تین ہی مذہب تھے لیکن آج کل کئی ہزار مذہب پیدا ہوگئے ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنز میں ہزاروں کی تعداد میں مذہب لکھے جارہے ہیں۔ اس آیت میں لِيُظْهِرَهٗ ہی رکھا ہے۔ یعنی اس وقت جو تمام ادیان پر غلبہ ہوگا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ہوگا لیکن کس کے ذریعے؟ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ایک دلیل مجھے اَور سمجھائی ہے کہ یہ آیت مسیح موعودؑ کی نسبت ہے کیونکہ یہ آیت قرآن کریم میں تین جگہ آئی ہے اور تینوں جگہ مسیح کا ساتھ ذکر ہے۔ (1) سورہ توبہ رکوع 5 (2) سورہ فتح رکوع 4 (3) اور اس جگہ۔

ان تینوں جگہوں میں مسیح کا ذکر بھی ہے۔ دو جگہ تو صاف نام ہے اور سورہ فتح میں انجیل کا نام لکھدیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مسیح نے دوبارہ آنا تھا اور یہ واقعات اس کو پیش آنے تھے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ یہ آیت قرآن کریم کے مختلف حصوں میں آئے اور ہر جگہ پر مسیح کا ذکر اسکے ساتھ کیا جائے۔ (الفضل 20 /اپریل 1914 صفحہ 5)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ::

علوم اور معارف بھی جمالی طرز میں داخل ہیں اور قرآن شریف کی آیت لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ میں وعدہ تھا کہ یہ علوم اور معارف مسیح موعود کو اکمل اور اتم طور پر دیئے جائیں گے کیونکہ تمام دینوں پر غالب ہونے کا ذریعہ علومِ حقہ اور معارفِ صادقہ اور دلائلِ بینہ اور آیاتِ قاہرہ ہیں اور غلبہ دین کا انہیں پر موقوف ہے۔ (اربعین نمبر 4 صفحہ 14 حاشیہ)

تخمیناً عرصہ بیس سال کا گذرا ہے کہ مجھ کو اِس قرآنی آیت کا اِلہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا وہ اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کرے) اور مجھ کو اِس الہام کے یہ معنے سمجھائے گئے تھے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اِس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور اِس جگہ یاد رہے کہ یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اِتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔ سو جس قدر اولیاء اور ابدال مجھ سے پہلے گذر گئے ہیں کسی نے ان میں سے اپنے تئیں اِس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا اور نہ یہ دعویٰ کیا کہ اِس آیت مذکورہ بالا کا مجھ کو اپنے حق میں الہام ہوا ہے لیکن جب میرا وقت آیا تو مجھ کو یہ الہام ہوا اور مجھ کو بتلایا گیا کہ اِس آیت کا مصداق تُو ہے اور تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دینِ اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ثابت ہوگی۔

(تریاق القلوب، صفحہ 47)

جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی یہ علامت قرآن شریف میں بیان فرمائی تھی کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وہ علامت میرے ہاتھ سے پوری ہوگئی۔

(تریاق القلوب، صفحہ 53)

یہ بات ظاہر ہے کہ زندہ مذہب وہی مذہب ہے جو آسمانی نشان ساتھ رکھتا ہو اور کامل امتیاز کا نور اس کے سر پر چمکتا ہو، سو وہ اسلام ہے۔ کیا عیسائیوں میں یا سکھوں میں یا ہندوؤں میں کوئی ایسا ہے کہ اِس میں میرا مقابلہ کرسکے؟ سو میری سچائی کیلئے یہ کافی حجت ہے کہ میرے مقابل پر کسی قدم کو قرار نہیں۔ اب جس طرح چاہو اپنی تسلی کرلو کہ میرے ظہور سے وہ پیشگوئی پوری ہوگئی جو براہین احمدیہ میں قرآنی منشاء کے موافق تھی اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ (تریاق القلوب، صفحہ 54)

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد ہشتم صفحہ 117، ایڈیشن 2004 قادیان)

......☆......☆......☆......

مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے

درس الحدیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے

عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے، صحیح فیصلہ کرنے والے، عدل سے کام لینے والے ہونگے وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے

الیگزینڈر ڈوئی کی موت سے پیشگوئی قتل خنزیر والی بڑی صفائی سے پوری ہوگئی

میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا

(ارشاد حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جان الیگزینڈر ڈوئی کے دعویٰ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُسکا ::

''یہ دعویٰ کہ میں بیماروں کو معجزہ سے اچھا کرتا ہوں، یہ تمام لاف وگزاف اُس کی محض جھوٹی ثابت ہوئی اور ہر ایک ذلّت اُس کو نصیب ہوئی اور آخر کار اُس پر فالج گرا اور ایک تختہ کی طرح چند آدمی اُس کو اُٹھا کر لے جاتے رہے اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہوگیا اور حواس بجا نہ رہے۔ اور یہ دعویٰ اُس کا کہ میری ابھی بڑی عمر ہے اور میں روز بروز جوان ہوتا جاتا ہوں اور لوگ بُڈھے ہوتے جاتے ہیں محض فریب ثابت ہوا۔ آخر کار مارچ 1907ء کے پہلے ہفتہ میں ہی بڑی حسرت اور درد اور دکھ کے ساتھ مر گیا۔

اَب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگا چونکہ میرا اصل کام کسر صلیب ہے سو اُس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ تمام دُنیا سے اوّل درجہ پر حامیٔ صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور اسلام نابود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اُس کو ہلاک کیا۔ میں جانتا ہوں کہ اُس کی موت سے پیشگوئی قتل خنزیر والی بڑی صفائی سے پوری ہوگئی کیونکہ ایسے شخص سے زیادہ خطرناک کون ہوسکتا ہے کہ جس نے جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا اور خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائی اور جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے اُسکے ساتھ ایک لاکھ کے قریب ایسے لوگ ہوگئے تھے جو بڑے مالدار تھے بلکہ سچ یہ ہے کہ مسیلمہ کذّاب اور اَسود عنسی کا وجود اس کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہ تھا۔ نہ اس کی طرح شہرت اُن کی تھی اور نہ اُس کی طرح کروڑ ہا روپیہ کے وہ مالک تھے پس میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔ اگر میں اُس کو مباہلہ کیلئے نہ بُلاتا اور اگر میں اُس پر بد دعا نہ کرتا اور اسکی ہلاکت کی پیشگوئی شائع نہ کرتا تو اس کا مرنا اسلام کی حقیّت کیلئے کوئی دلیل نہ ٹھہرتا لیکن چونکہ میں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کرا دیا تھا کہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا، میں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذّاب ہے اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل ہے کہ وہ میری زندگی میں ذلت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے اور کیا ہوگا؟ اب وہی اِس سے انکار کرے گا جو سچائی کا دشمن ہوگا۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی رُوحانی خزائن جلد 22، صفحہ 512)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اس عاجز کو اَور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ جس کی تفصیل براہین احمدیہ میں بہ بسط تمام مندرج ہے، حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔ سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اُترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔ جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کیلئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کریگا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چُپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور اُنکے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کیلئے دیئے گئے ہیں۔ (فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 11، حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صحیح بخاری میں آنے والے مسیح کی نسبت (جو کہ اِس وقت آگیا ہے) جو لکھا ہے کہ يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ یعنی وہ صلیبوں کو توڑیگا اور خنزیروں کو قتل کرے گا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ...... مسیح جب آوے گا تو پتھر، تانبے اور لکڑی وغیرہ کی صلیبوں کو جو پیسے پیسے پر فروخت ہوتی ہیں توڑتا پھرے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ صلیبی مذہب کی بنیاد کو توڑے گا۔ اب دیکھ لو کہ اُن کے مذہب کا تمام دار و مدار تو عیسیٰ کی زندگی پر ہے اور یہ نہیں کہ دوسرے انبیاء کی طرح وہ زندہ ہے بلکہ وہ ایسا زندہ ہے کہ پھر دوبارہ دنیا میں آئے گا اور خلقت کا فیصلہ کرے گا اور پھر معلوم نہیں کہ مسلمانوں میں عیسیٰ کی زندگی کا مسئلہ کہاں سے آگیا۔ بدقسمتی سے انہوں نے بھی عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کر دی۔

غرض سمجھنا چاہئے کہ عیسائیوں کے مذہب کی بنیاد تو صرف عیسیٰ کی زندگی پر ہے جب وہ مر گیا تو پھر ان کا مذہب بھی ان کے ساتھ ہی مر گیا۔ لدھیانہ میں ایک دفعہ ایک پادری میرے پاس آیا۔ اثنائے گفتگو میں مَیں نے اُسے کہا کہ عیسیٰ کی موت ایک معمولی سی بات ہے، اگر تم مان لو کہ عیسیٰ مر گیا ہے تو اس میں تمہارا کیا ہرج ہے؟ تو اس پر وہ کہنے لگا کہ کیا یہ معمولی سی بات ہے؟ اسی پر تو ہمارے مذہب کا تمام دار و مدار ہے۔

ایسے ہی دہلی میں جب میں گیا تھا تو بہت سے آدمی جمع ہو کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضرت عیسیٰ زندہ موجود ہیں اور وہی دوبارہ آئیں گے۔ میں نے اُن سے کہا کہ اچھا یہ تو بتلاؤ کہ سوائے اس کے کہ کئی ہزار آدمی مرتد ہوگئے اور اسکا نتیجہ ہی کیا نکلا ہے؟ اس پر وہ خاموش ہوگئے تب میں نے کہا کہ اچھا اس نسخہ کا تو آپ لوگوں نے تجربہ کر لیا ہے یہ تو غلط نکلا اب ہمارا نسخہ بھی چند روز استعمال کر کے دیکھ لو کہ نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ اس پر ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا اسلام کی سچی خیر خواہی جیسی آپ کر رہے ہیں اور کوئی نہیں کر رہا، آپ بڑی خوشی سے اس کام میں لگے رہیں۔

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 395، ایڈیشن 2003 مطبوعہ قادیان)

......☆......☆......☆......

اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کے ارشادات

جہاں تک میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کیلئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 403)

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ مَیں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور مَیں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اور مَیں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اُس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مُشتِ خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔‘‘

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409 تا 410)

......☆......☆......☆......

اسلام کے واسطے فتح و نصرت کا وقت پھر آ گیا ہے (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ)

احمدیت دنیا پر غالب آئے گی اور ضرور غالب آ کر رہے گی (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

تمام ملک اور اقوام آنحضرت ﷺ کی محبت سے سرشار ہو جائیں گی (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

ساری دنیا میں آنحضور ﷺ کا جھنڈا گاڑا جائیگا اور دشمن اسلام کی ساری خوابیں ناکام ہو جائیں گی (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا میں لہرائے گا (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’اس زمانہ میں بھی جبکہ اسلام بہت ضعیف ہے، خدا تعالیٰ نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری دوبارہ سنائی ہے کہ اس کی طرف سے اسلام کے واسطے فتح و نصرت کا وقت پھر آ گیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اور پھر اسلامیوں میں وہی روحانیت پھونکی جائیگی۔ مبارک وہ جو تکبر نہ کریں اور خدا کے کام کی عزت کریں تا کہ ان کے واسطے بھی عزت ہو۔‘‘ (حقائق الفرقان، جلد 4، صفحہ 532)

ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی تقریر میں فرمایا:

’’اس وقت بیشک تم نامعلوم اور غیر معروف ہو لیکن وہ زمانہ آئے گا جب قومیں تمہارے نام پر فخر کریں گی اور تمہارے کارناموں کو سراہیں گی۔ پس تم اپنی حرکات و سکنات کو معمولی نہ سمجھو اور یہ نہ سمجھو کہ یہ حرکات صرف میری ہیں بلکہ یہ ساری انگریز قوم کی ہیں وہ لوگ جو بعد میں آئیں گے وہ تمہاری ہر حرکت کی نقل کریں گے اور تمہارے ہر لفظ کی پیروی کریں گے......

اس زمانہ میں جب احمدیت دنیا پر غالب آئے گی اور ضرور غالب آ کر رہے گی اور کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی اس وقت لوگوں کے دلوں میں تمہاری عظمت بہت بڑھ جائے گی حتیٰ کہ بڑے سے بڑے وزیر اعظم سے بھی زیادہ ہوگی۔‘‘ (الفضل 6/مئی 1947ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اس وقف شیطان دجل کی شکل میں حق کے خلاف نبرد آزما ہے اور جماعت احمدیہ جو روحانی جنگ لڑ رہی ہے وہ شیطان کے مقابلہ میں ہی لڑی جا رہی ہے۔ اس جن کو الٰہی نوشتوں میں حق و باطل کی آخری جنگ قرار دیا گیا ہے اور اس میں فتح حاصل کر لینے کے بعد اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی توحید تمام بنی نوع انسان میں پھیل جائے گیا اور دنیا کے تمام ملک اور اقوام آنحضرت ﷺ کی محبت سے سرشار ہو جائیں گی۔‘‘

(خطبات ناصر، جلد 1 صفحہ 82)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’پس وہ جو ہمیں مٹانے کے خواہاں ہیں۔ یہ ان لوگوں کی خوابیں ہیں جو کبھی پوری نہیں ہوں گی۔ وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا حضرت محمد ﷺ کی خواب تھی، جو آپ کے عاشق کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب تھی۔ ساری دنیا میں آنحضور ﷺ کا جھنڈا گاڑا جائے گا اور دشمن اسلام کی ساری خوابین ناکام ہو جائیں گی، پوری نہیں ہوں گی، اور نامراد نکلیں گی اور ہر جگہ ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جھنڈا گاڑا جائے گا۔ یعنی وہی جھنڈا جو درحقیقت حضرت محمد ﷺ کا جھنڈا ہے تمام دشمنان اسلام کی ہر خواب نامراد ہو جائے گی۔‘‘

(الفضل 9/جون 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پس آج احیاء دین کیلئے اسلام کی کھوئی ہوئی شان و شوکت واپس لانے کیلئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں کھڑا ہونے کیلئے، اللہ تعالیٰ نے جس جری اللہ کو کھڑا کیا ہے اسکے پیچھے چلنے سے اور اسکے دیئے ہوئے براہین اور دلائل سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے بتائے ہیں اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری آب و تاب اور پوری شان و شوکت کے ساتھ دنیا میں لہرائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور لہراتا چلا جائے گا۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 17/مارچ 2006ء)

......☆......☆......☆......

2021-22ء میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

اس عرصے میں ایک لاکھ 76 ہزار 836 افراد کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت

دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات

355 نئی جماعتوں کا قیام، 209 مساجد کا اضافہ، 123 مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا اضافہ

روحانی خزائن کے ہندی ترجمہ کی تکمیل

اب تک 90 ممالک میں 606 لائبریریز کا قیام ہو چکا ہے

46 زبانوں میں 505 سے زائد مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ کی سڑسٹھ لاکھ سے زائد تعداد میں طباعت

عربک، رشین، چینی، ٹرکش، انڈونیشین، سپینش و دیگر ڈیسکس کے تحت متعدد کتب کی تیاری و اشاعت، خطبات جمعہ اور ایم ٹی اے کے پروگرامز کے تراجم

دنیا بھر میں اسلام کے پُر امن اور حقیقی پیغام کی ترویج و اشاعت کیلئے ایم. ٹی. اے کے تمام چینلز کی بے مثال خدمات کا تذکرہ

دورانِ سال چھ ہزار سے زائد کتب کی نمائش اور ساڑھے چار ہزار سے زائد بک سٹالز کے ذریعہ تینتالیس لاکھ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا

102 ممالک میں چھہتر (76) لاکھ گیارہ (11) ہزار لیف لیٹس کی تقسیم کے ذریعے ایک کروڑ سترہ (17) لاکھ کے قریب افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا

پریس اینڈ میڈیا آفس کے ذریعہ تین کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کے بارے میں خبریں پہنچیں

الفضل انٹرنیشنل کے ذریعہ ساڑھے تین کروڑ سے زائد افراد تک پیغامِ حق پہنچا

روزنامہ الفضل آن لائن، ہفت روزہ الحکم، تحریکِ وقفِ نو، ریویو آف ریلیجنز، مرکزی شعبہ آئی ٹی

احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر، الاسلام ویب سائیٹ، مرکزی شعبہ اے ایم جے، احمدیہ ٹیلیویژن اور ریڈیو پروگرامز کی مختصر رپورٹ

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اور ہیومینٹی فرسٹ کے خدمتِ انسانیت پر مبنی بے لوث کاموں کا تذکرہ

’’خدا تجھے نہیں چھوڑے گا اور نہ تجھ سے علیحدہ ہوگا جب تک کہ وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلائے۔ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں بھیجا گیا جس کے دشمنوں کو خدا نے رسوا نہ کیا۔ ہم تجھے دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے اور میں عجیب طور پر دنیا میں تیری بزرگی ظاہر کروں گا۔ میں تجھے راحت دوں گا اور تیری بیخ کنی نہیں کروں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تیرے لیے میں بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا...... ان کو کہہ دے کہ میں صادق ہوں پس تم میرے نشانوں کے منتظر رہو۔ حجت قائم ہوجائے گی اور کھلی کھلی فتح ہوگی۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ کو الٰہی بشارت)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس منعقدہ مورخہ 6/اگست 2022ء بمقام حدیقۃ المہدی (آلٹن)
سیّدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور دل نشین خطاب

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○

اس گزرے ہوئے سال میں جو اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ پر نازل ہوئے ہیں ان کا ذکر آج کے دن اس وقت کی تقریر میں ہوتا ہے۔ پہلے ایک مختصر خلاصہ پیش کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 355 ہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ 855 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئی جماعتوں کے قیام میں کانگو کنشاسا سرفہرست ہے یہاں اس سال چالیس نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر تنزانیہ ہے جہاں 36 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تیسرے نمبر پر سیرالیون ہے جہاں اس سال 31 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ اسکے علاوہ نائیجیریا میں 24، نائیجر میں 23، لائبیریا میں 22، بینن میں 15، برکینا فاسو میں 13، سینیگال میں 12، مڈغاسکر میں 11 اور مالی، ساؤتومے، آئیوری کوسٹ اور گنی کناکری میں دس دس نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسی طرح گنی بساؤ میں 9، گھانا میں 8، ٹوگو اور بنگلہ دیش میں سات سات، ہالینڈ میں چھ، سینٹرل افریقہ اور یوکے میں پانچ پانچ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسی طرح مزید انیس ممالک ہیں جن میں کسی میں ایک، کسی میں دو اور کسی میں تین جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

اِن نئی جماعتوں کے قیام کے دوران بعض واقعات بھی ہوئے ہیں ان میں سے ایک آدھ

بیان کر دیتا ہوں۔

مبلغ انچارج گیمبیا لکھتے ہیں کہ ہماری تبلیغی ٹیم نیامینا میں ویسٹ ڈسٹرکٹ کے عرفات نامی گاؤں میں گئی۔ سب سے پہلے گاؤں کے سربراہ کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ پہلے سے ہی احمدیت کے بارے میں جانتا ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے اور یقین رکھتا ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اس نے بیعت فارم کی درخواست کی اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنے خاندان کے ساتھ دستخط کر دیے۔ اس کے بعد کہتے ہیں ہم گاؤں کے امام کے پاس گئے جن کا نام علی ابوئے ہے، جن کی عمر انہتر 69 سال ہے۔ اس کو احمدیت کا پیغام پہنچایا اور امام مہدی علیہ السلام کے آنے کی نشانیاں بیان کیں۔ بیعت کی دس شرائط پڑھ کر وہ لاجواب رہ گیا اور کہا کہ کیا احمدیت کا مطلب یہی ہے؟ ہم نے مثبت جواب دیا۔ امام نے کہا یہ پیغام خالص اسلام ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ میں نے آج سے سچا اسلام پایا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رائج تھا اور تین بار اللہ اکبر اور سات بار الحمدللہ کہہ کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فوراً بیعت پر دستخط کر دیے۔ اسکے بعد کہتے ہیں ہم امام کے ساتھ مسجد میں گئے۔ نمازِ ظہر کا وقت ہو رہا تھا۔ جب مسجد پہنچے تو اس نے مائیکروفون پر اعلان کیا کہ گاؤں کے سبھی لوگ مسجد میں آئیں کیونکہ ہمارے پاس بہت اہم مہمان ہیں۔ چنانچہ نماز کے بعد تبلیغی پروگرام شروع ہوا۔ تبلیغی پروگرام کے آخر پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی دن پانچ سو چھیاسٹھ افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے اور اس طرح یہاں نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

واقعات تو بے شمار ہیں۔ امیر صاحب کانگو کنشاسا لکھتے ہیں کہ لوکل مشنری عرفان صاحب بتاتے ہیں کہ خاکسار سیٹوکا (Setuka) گاؤں میں تبلیغ کیلئے گیا جہاں ایک بھی مسلمان نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی مدد فرمائی کہ اس گاؤں کے چیف نے تمام لوگوں کو بلوایا اور میرا پیغام سننے کو کہا۔ کہتے ہیں خاکسار نے احمدیت کا تعارف کروایا اور اسلام کی خوبصورت تعلیم ان کے سامنے پیش کی۔ اس کے بعد چیف صاحب نے برملا کہا کہ جب سے میں پیدا ہوا ہوں اس جیسی خوبصورت تعلیم نہیں سنی اور نہ دیکھی۔ اور بہت متاثر ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں پچاس سے زائد افراد نے احمدیت قبول کی اور اس طرح یہاں نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

امیر صاحب لائبیریا کی یہ رپورٹ ہے کہ یہاں بھی ایک جگہ گئے جہاں ایک شخص تھامسن بینولا (Thompson Beanullah) صاحب نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں ایک لامذہب قسم کا انسان ہوں لیکن ہمیشہ سچے مذہب کی تلاش میں رہا ہوں۔ ہمارے گاؤں میں بھی صرف عیسائیت اور روایتی افریقن مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہی رہتے ہیں لیکن میں کبھی ان کی طرف مائل نہیں ہوا۔ آج پہلی دفعہ ہمارے گاؤں میں کوئی اسلام کا پیغام لے کر آیا ہے آپ لوگوں کی باتیں سن کر میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کا یہاں آنا میری دعاؤں کی قبولیت کا پھل ہے اور میرا دل اسلام کے پیغام سے مطمئن ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ اب مجھے خدا تعالیٰ سے کون سی دعا کرنی چاہیے۔ معلم صاحب نے پھر بتایا کہ آپ اس وقت خدا کا شکر ادا کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور آپ کا یہ جوش وقتی جوش نہ ہو۔ بعد میں وہ معلم صاحب کو اپنی دکان پر لے گئے جہاں وہ دوسری اشیائے خورونوش کے ساتھ شراب بھی بیچتے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ اگر میں اسلام میں داخل ہوتا ہوں تو کیا شراب کا کاروبار کرنا ٹھیک ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ یہ تو ٹھیک نہیں ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ اس کاروبار کو چھوڑ کر اسلام احمدیت میں داخل ہوں گا۔ چنانچہ معلم صاحب کے اگلے وزٹ پر موصوف نے اپنی فیملی سمیت اسلام احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کیا بلکہ بعد میں ان کے رابطوں اور معلم صاحب کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ تیس کے قریب افراد اسلام میں احمدیت میں شامل ہوئے۔ اس طرح یہاں بھی نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں ان کو میں چھوڑتا ہوں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد جماعت کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی، ان کی مجموعی تعداد 209 ہے جن میں سے 147 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 62 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ دوران سال مختلف ممالک میں تعمیر ہونے والی مساجد کی تفصیل اس طرح ہے۔ افریقہ میں گھانا میں اس سال 20 مساجد تعمیر ہوئیں اور اس طرح مساجد کی کل تعداد 762 ہو چکی ہے۔ سیرالیون میں 8 مساجد کی تعمیر ہوئی، سات بنی بنائی ملیں اس طرح وہاں ہماری مساجد کی تعداد 1556 ہے۔ نائیجیریا میں چار نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ وہاں مساجد کی تعداد 1400 ہے۔ بینن میں 15 نئی مساجد بنی ہیں، 3 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں، چھوٹا سا ملک ہے وہاں 255 مساجد ہیں۔ تنزانیہ میں اس سال 12 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں، کل تعداد 232 ہے۔ برکینا فاسو میں اس سال 7 مساجد تعمیر ہوئی ہیں، 2 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یہاں مساجد کی تعداد 495 ہے۔ کانگو کنشاسا میں اس سال 5 مساجد تعمیر ہوئی ہیں، یہاں مساجد کی کُل تعداد 191 ہے۔ آئیوری کوسٹ میں اس سال پانچ مساجد تعمیر ہوئی ہیں، ایک بنی بنائی ملی۔ کل تعداد کو میں چھوڑتا ہوں مختصر بتا دیتا ہوں۔ اسی طرح مالی میں دورانِ سال پانچ مساجد تعمیر ہوئیں۔ لائبیریا میں اس سال دو مساجد تعمیر ہوئیں۔ سولہ بنی بنائی عطا ہوئیں۔ گیمبیا میں دورانِ سال چار نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ پانچ بنی بنائی عطا ہوئیں۔ گنی بساؤ میں اس سال آٹھ مساجد کی تعمیر ہوئی ہے اور آٹھ مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ نائیجر میں اس سال چار مساجد بنی ہیں۔ یہ اس لحاظ سے نیا ملک ہے کہ یہاں گزشتہ قریباً بیس پچیس سال سے باقاعدہ جماعت کا نظام قائم ہے۔ اس طرح یہاں کُل مساجد 198 ہو چکی ہیں۔ کیمرون میں اس سال دو مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ یوگنڈا میں اس سال چار مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ سینیگال میں اس سال دو مساجد تعمیر ہوئی ہیں، ان کا اضافہ ہوا ہے اور دو مساجد بنی بنائی ملی ہیں۔ گنی کناکری میں پانچ بنی بنائی مساجد عطا ہوئی ہیں۔ چاڈ میں دوران سال ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ برونڈی میں ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ سینٹرل افریقہ میں ایک نئی مسجد بنی ہے۔ کینیا میں ایک نئی مسجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ٹوگو میں دو مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ کانگو برازاویل میں ایک مسجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ایکواٹوریل گنی میں ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ مڈغاسکر میں بھی ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ ہندوستان میں اس سال 9 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ انڈونیشیا میں اس سال چھ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ بنگلہ دیش میں دو مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ برما، نیپال اور فلپائن میں بھی ایک ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ جرمنی میں سو مساجد کے منصوبہ کے تحت دوران سال پانچ مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اس طرح ان کی مساجد کی تعداد 64 ہو چکی ہے۔ فرانس میں بھی دورانِ سال دو مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ میں ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔

بیلیز میں تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد مسجد نور کا افتتاح اس سال فروری میں ہوا۔ اس موقع پر بعض ممالک سے بعض سرکردہ شخصیات بھی شامل ہوئیں۔ وہاں اورنج واک ٹاؤن کے میئر نے کہا کہ لوگ محض احمدیت کے لائحہ عمل کا تصویری تصور نہیں دیکھتے بلکہ آپ لوگ تو نوجوانوں کو تاریک گڑھوں سے نکال کر روشنی میں لا رہے ہیں۔ آپ ان کے وہ پہلو روشن کر رہے ہیں جو پہلے کبھی روشن نہیں کیے گئے۔ آپ انہیں مواقع مہیا کر رہے ہیں تا کہ وہ اپنی صلاحیتیں دکھا سکیں۔ یہ ہے جو احمدیت کر رہی ہے۔ ملک کے وزیراعظم جان بریسینو (John Briceno) بھی شامل ہوئے، انہوں نے کہا میرے لیے باعث افتخار ہے کہ مجھے احمدیہ مسجد آنے کا موقع ملا ہے۔ جو شاندار خدمات آپ بیلیز میں بجا لا رہے ہیں ہم ان کیلئے آپ کے شکرگزار ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ ہمارا خالق آپ پر اور آپ کے خاندانوں پر اور آپ کے کاموں پر رحمت فرماتا رہے۔ بیلیز شہر کے میئر برنارڈ واگنر (Bernard Wagner) صاحب نے کہا ہمارا شہر جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہے کہ وہ ہمارے کاموں میں شراکت کر رہی ہے۔ یہ شراکت بہت باثمر ہے۔ ہم کھیل، تعلیم، سماجی خدمات اور ہمسائیگی کی تعمیر و ترقی میں آپ کی غیر معمولی شراکت کا اعتراف کرتے ہیں۔

چیسٹر ولیمز (Chester Williams) کمشنر پولیس نے بھی تاثرات پیش کیے کہ میں بطور پولیس کمشنر جماعت احمدیہ کی بیلیز میں مساعی پر شکرگزار ہوں۔ آپ اکثر اوقات گلیوں میں نوجوانوں کو بھٹکتا دیکھتے ہیں اور ان کے پاس کرنے کیلئے کوئی مفید کام نہیں ہوتا، نہ کوئی ایسے پروگرام ہوتے ہیں جن میں وہ نہ صرف مصروف رہیں بلکہ ان پر نگاہ بھی رکھی جائے۔ ایک طرف تو معاشرے کا وہ طبقہ ہے جو بیٹھ کر صرف باتیں بناتا ہے، شکایتیں کرتا ہے اور جماعت احمدیہ حقیقت میں بہت سی ایسی مساعی میں متحرک ہے جو نوجوانوں میں بہتر تبدیلی لانے کا باعث بن رہی ہے۔ ان مساجد سے بھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جہاں اسلام کو کوئی نہ جانتا ہو وہاں مسجد بنا دو تو تعارف شروع ہو جائے گا۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 119) اس طرح اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے اور تعارف ہو رہا ہے۔

امیر صاحب نائیجر واقعات میں سے ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ہماری ایک جماعت صحرا میں تاَ وَہ (Tahoua) شہر سے 65 کلومیٹر پر واقع ہے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ صرف ایک پچی سڑک تاَ وَہ شہر کو تاسوموت (Tassoumot) شہر سے ملاتی ہے۔ پھر اسکے بعد آگے بیابان اور صحرا ہے جو چالیس کلومیٹر طویل ہے اور اس جماعت تک پہنچنے کیلئے پچیس کلومیٹر کا صحرا ہے اور دھنسا دینے والی مٹی ہے، ریت ہے۔ صحرا میں قائم اس جماعت میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہونے سے پہلے بہت سے چیلنجز درپیش تھے جن میں سے ایک بڑا چیلنج کنسٹرکشن کا سامان سیمنٹ وغیرہ پہنچانا تھا۔ کوئی ٹرک یا گاڑی سامان لے جانے کو تیار نہیں تھے۔ جو راضی ہوئے انہوں نے منہ مانگی رقم کا مطالبہ کیا۔ پھر کہتے ہیں ہم نے یہاں مجھے بھی دعا کیلئے لکھا۔ اور کام کا آغاز کر دیا۔ چالیس کلومیٹر سڑک تک سامان لے جانے والے ٹرک دستیاب تھے لیکن اصل مسئلہ آگے پچیس کلومیٹر کا سفر طے کرنے کا تھا۔ گاؤں تک سامان کس طرح پہنچایا جائے۔ بہرحال اس پریشانی کے عالم میں انہوں نے پھر دعا کیلئے کہا تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ جماعتی ممبران جن کے پاس بیل گاڑی تھی وہ آگئے اور انہوں نے کہا کہ اگر ٹرک چالیس کلومیٹر تک سامان لے آئے تو آگے پچیس کلومیٹر وہ اپنی بیل گاڑی پر سامان لے آئیں گے چاہے کتنے ہی چکر لگانے پڑیں یا کتنا ہی وقت صرف ہو۔ اس طرح بیل گاڑیوں کے ذریعہ لمبا سفر کر کے تعمیر کا سامان منتقل ہوتا رہا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں بھی جماعت احمدیہ کی مسجد تعمیر ہوئی اور اسکا افتتاح بھی ہوا۔

اسی طرح تنزانیہ سے لوگوں نے واقعات لکھے ہیں اور فجی سے وہاں کے مبلغ بھی لکھتے ہیں۔

کانگو کنشاسا کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک سنی امام کی اہلیہ ہماری مسجد میں نماز ادا کرتی ہے اور وہ اپنے شوہر کی مسجد میں نماز ادا نہیں کرتی۔ اسکی وجہ یہ بیان کرتی ہے کہ یہاں دل اطمینان اور سکون پاتا ہے نیز جماعت کا باہمی بھائی چارہ اور محبت بھی اسکی وجہ ہے۔

مساجد کی تعمیر میں مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نظر آتے ہیں۔ ان کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ بوبوجلاسو کی ایک جماعت سُورَو کوڈِنگا (Souroukoudinga) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ یہ گاؤں مشرک تھا۔ صرف دو تین گھر احمدی ہوئے تھے۔ غیر احمدیوں نے بہت کوشش کی اور مسجد کی تعمیر کیلئے سامان بھی لے کر آئے اور نومبائعین سے کہا کہ جماعت چھوڑ دیں، ہم مسجد بنا کر دیں گے لیکن ان مخلصین نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ یہاں جب بھی مسجد بنے گی وہ جماعت احمدیہ کی ہی بنے گی اور ان نومبائعین نے پتھروں سے حد بندی کر کے وہاں نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو اب یہاں امسال خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔

اس سلسلہ میں جو لمبے واقعات ہیں وہ میں چھوڑ رہا ہوں۔ مختصر سے بیان کر دیتا ہوں۔ مبلغ انچارج کٹک اڈیشہ سے کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کُوٹپلہ کی ایک ہندو عورت کے پاس جماعتی وفد مسجد کیلئے زمین خریدنے گیا تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ اگلے روز جماعتی وفد دوبارہ اس خاتون کے پاس گیا تو کہنے لگی کہ جو بھی اور جتنی بھی زمین آپ لوگوں کو چاہیے لے لیں۔ کہتے ہیں اس پر ہم بڑے حیران ہوئے اور وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ چند دن قبل خواب میں دیکھا تھا کہ میرے پاس چار آدمی آئے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں کہ مسجد چلو تو میں نے یہ کہتے ہوئے منع کیا کہ میں مسجد کیوں چلوں میرا وہاں کیا کام ہے تب اذان ہوئی اور اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ اس لیے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اب مسجد کیلئے بغیر پیسے کے زمین دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے پانچ گونٹ زمین جماعت کو تحفۃً دی جہاں ایک خوبصورت مسجد بنی ہے اور اس میں پنجوقتہ باجماعت نماز بھی شروع ہو گئی ہے۔ پانچ گونٹ کا مطلب یہ ہے کہ ایکڑ کا آٹھواں حصہ، تقریباً ایک کنال۔

پھر مسجد گرانے والوں نے مسجد کی دوبارہ تعمیر میں مدد کی۔ اس بارے میں صوبہ وسطی جاوا کے ایک علاقے کے بارے میں امیر صاحب لکھتے ہیں۔ مخالفین نے تقریباً بیس سال قبل ہماری مسجد پر حملہ کر کے جلا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت کو وہاں مسجد دوبارہ تعمیر کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ وہ لوگ جو بیس سال پہلے جماعت کے مخالفین میں سے تھے وہ اب جماعت کے دوست بن گئے ہیں۔ جب مسجد کی چھت ڈالنے لگے تو پتہ چلا کہ اس میں دو سے تین دن لگ جائیں گے لیکن اس وقت قریباً سو غیر احمدی افراد جن میں سے کئی افراد جو بیس سال پہلے کے ہونے والے حملے میں شامل تھے، ہماری مدد کی غرض سے مل کر کام کرنے کیلئے آئے اور اس طرح لنٹل (lintel) ڈالنے کا کام صرف آدھے دن میں مکمل ہو گیا۔

انڈونیشیا کا ہی ایک واقعہ اَور ہے۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مغربی کالیمنتان میں جماعت احمدیہ کی مسجد کو نقصان پہنچانے پر ردعمل دیتے ہوئے انڈونیشین لیگل ایڈ فاؤنڈیشن کے چیئرمین نے کہا کہ اس مسجد کا انہدام مغربی کالیمنتان کے گورنر اور سینتا نگ (Sintang) کے ایجنٹ کی عدم برداشت کی پالیسی کی پیروی ہے۔ موصوف نے کہا کہ ان دونوں نے مسجد کے انہدام کیلئے ایک حکم نامہ جاری کیا اور سول سروس پولیس یونٹ کے سربراہ کو عمل درآمد پر مقرر کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ آئین کے آرٹیکل میں کہا گیا ہے کہ ”ریاست ہر شہری کو اپنے مذہب اور عقائد کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی کی ضمانت دیتی ہے۔“ تو محمد اسنور صاحب نے کہا کہ وہ صدرِ مملکت اور وزیر داخلہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سینتا نگ (Sintang) ریجن اور مغربی کالیمنتان کے گورنر کو سخت سرزنش کریں اور پابندیاں لگائیں اور گورنر کو ہر قسم کی آئینی خلاف ورزیوں کو روکنے کا حکم دیں۔ تو بہرحال انہوں نے کہا اس سے آگے پھر ان کے مطابق عمل بھی ہوا۔

مسجد کی تعمیر کے ساتھ بیعتیں بھی وابستہ ہیں۔ مبلغ انچارج ساؤتومے لکھتے ہیں کہ ایک سکول ٹیچر اودری (Aodry) صاحب جو مذہباً عیسائی تھے ہماری مسجد کے بالکل ساتھ ان کا گھر ہے، مسجد کی تعمیر کے دوران ایک دن میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مسلمان غیر آئینی کام کیوں کرتے ہیں؟ میرے گھر کے بالکل پاس آپ کی مسجد بن رہی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ آپ لوگ یہاں فساد پھیلائیں گے۔ اس پر ان کو اسلام کی امن پسند اور سلامتی کی تعلیم بتائی گئی اور بتایا گیا کہ بعض نادان مسلمانوں کے غلط رویے کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا تو ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ پھر کچھ عرصہ مزید تحقیق کرنے کے بعد وہ اسلام احمدیت میں شامل ہو گئے اور اب باقاعدہ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیونکہ میرا گھر مسجد کے بالکل قریب ہے اس لیے مسجد کی صفائی مَیں اور میری بیوی کیا کریں گے۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال مشن ہاؤسز میں 123 کا اضافہ ہوا ہے اور اس سال مشن ہاؤسز اور تبلیغی سینٹرز کے قیام کے حوالے سے پہلے نمبر پر سیرالیون اور تنزانیہ ہیں جہاں چودہ، چودہ مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ دوسرے نمبر پر بینن ہے جہاں دس مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ تیسرے نمبر پر گھانا ہے جہاں نو مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ اس سال برکینا فاسو اور مالی میں سات سات، نائیجیریا اور انڈونیشیا میں پانچ پانچ، ہندوستان اور کینیڈا میں چار چار، کانگو کنشاسا، گنی کناکری، سینیگال، ماریشس، آسٹریلیا میں تین تین اور گنی بساؤ، لائبیریا، مڈغاسکر، روانڈا، یوگنڈا اور بنگلہ دیش میں دو دو مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ سینٹرل افریقہ، کونگو برازاویل، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، کینیا، بھوٹان، نیپال، ترکی، آسٹریا، فن لینڈ، لتھوینیا، سربیا، ہیٹی، ہونڈورس، جمائیکا، قرغیزستان اور پیراگوئے میں ایک ایک مشن ہاؤس کا اضافہ ہوا۔

پھر وَسِّعْ مَكَانَكَ کے تحت جائیدادوں کی خرید اور عمارات کی تعمیر کا ذکر ہے۔ آسٹریلیا میں اس سال چار مختلف مقامات پر کل سات ملین ڈالر کی باموقع جائیدادیں خریدی گئیں۔ برزبن (Brisbane) میں ایک اعشاریہ ایک (1.1) ایکڑ رقبہ پہ چار بیڈ روم کا ایک گھر بھی خریدا گیا۔ اسی طرح کیلی ول (Kellyville) میں یہ جگہ ہے یا جو بھی اس کا نام و تلفظ ہے زمین لی گئی۔ پھر پینرتھ (Penrith) میں بھی زمین خریدی گئی جس میں بنا بنایا گھر بھی ہے۔ بیت الہدیٰ سڈنی سے چھ کلومیٹر کے فاصلے پر ریورسٹون (Riverstone) میں اڑھائی ایکڑ کا ایک رقبہ خریدا گیا۔ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے اپنے طور پر پراپرٹی خریدی۔ سڈنی گیسٹ ہاؤس کی تعمیر ایک بڑا پراجیکٹ ہے اس پہ خرچ ہو رہا ہے۔ کینیڈا میں انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ایک بڑی جگہ کی تلاش تھی۔ اس سال ایک سو چار ایکڑ کی پراپرٹی گیارہ اعشاریہ آٹھ ملین ڈالر میں خریدی گئی۔ بیلجیم کے شہر لیج (Liège) میں ایک چار منزلہ عمارت خریدی گئی۔ فرانس میں بھی اس سال لیون (Lyon) کے شہر میں ایک عمارت خریدی۔ اٹلی میں موجودہ مشن ہاؤس کے قریب ایک نئی ہال نما عمارت اور قطعہ زمین خریدا گیا۔ بارسلونا سپین میں بھی جگہ خریدی گئی۔ یہ ایک تین منزلہ عمارت ہے۔ یوکے میں مرکزی طور پر اسلام آباد کے قریب ایک ووڈ لینڈ (Woodland) جس کا رقبہ تقریباً تین ایکڑ ہے خریدا گیا۔ بورڈن (Bordon) کے علاقے میں چار نئے تعمیر شدہ مکان خریدے گئے۔ لجنہ اماء اللہ نے ٹلفورڈ میں اپنی جگہ خریدی، گیسٹ ہاؤس خریدا اور فارنہم میں

تین کمرشل یونٹ خریدے گئے۔ مرکزی گیسٹ ہاؤسز اور دیگر عمارات اور اسلام آباد میں بھی اللہ کے فضل سے ترقیات ہو رہی ہیں۔ انصار اللہ نے بھی اپنا ایک گیسٹ ہاؤس خریدا۔ یوکے جماعت کی بھی کافی پراپرٹیاں ہیں جو اس دفعہ انہوں نے خریدی ہیں اور اسکے علاوہ گھانا میں جامعۃ المبشرین میں مزید عمارتوں کی تعمیر ہوئی ہے۔ جاپان میں بیت الاحد کا ترقیاتی منصوبہ ہے۔ وہاں بھی مربی ہاؤس وغیرہ کے لحاظ سے تعمیر ہوئی ہے۔ سپین پیدروآباد میں تعمیر ہوئی۔ چاڈ میں مرکزی مشن ہاؤس اور مبلغ کی رہائش بنی۔ اسی طرح نائیجر وغیرہ میں بھی ایک پراجیکٹ پر کام ہوا۔ اس طرح بہت ساری جائیدادیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ہر ملک میں ہمیں عطا فرمائی ہیں۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز 'وقارعمل' ہے۔ افریقہ کے ممالک میں جماعتیں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں وقارعمل کے ذریعہ سے حصہ لیتی ہیں۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اب مساجد اور سینٹرز اور تبلیغی مراکز کی تعمیر میں بہت سارے کام وقارعمل کے ذریعہ سے کر رہی ہیں چنانچہ اس سال 108 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق اڑسٹھ ہزار ایک سو چھیاسی (68186) وقارعمل کیے گئے جن کے ذریعہ سے انتیس لاکھ انسٹھ ہزار یو ایس ڈالرز کی بچت ہوئی اور اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے واقعات ہیں۔

پھر وکالت تصنیف کی رپورٹ ہے۔ اس سال قرآنِ کریم کا سپینش ترجمہ پرنٹ کروایا گیا ہے۔ اسی طرح نئے فونٹ 'خطِ منظور' کے ساتھ انگریزی ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طباعت کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے پانچ تصانیف کا بھی انگریزی ترجمہ اس سال طبع کیا گیا ہے جس میں فتح اسلام، سر الخلافہ، لجۃ النور، نور القرآن نمبر ایک، دو۔ تحفہ بغداد اور درج بالا کتب کے علاوہ ملفوظات جلد دہم کا انگریزی ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔ یہ اور Selected poems of Promised Messiah a.s شائع کی گئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی کتاب ردِ تناسخ کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے اور اسی طرح اَور بہت سارا لٹریچر ہے جو شائع کیا گیا ہے۔ بچوں کی بہت ساری کتابیں بھی شائع کی گئی ہیں۔ یہاں انہوں نے display بھی لگایا ہوا ہے۔ بک سٹال سے بھی میسر ہیں۔ اس سال ملفوظات کی نئی دس جلدوں پر مشتمل کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کی انگلستان سے طباعت کی کارروائی کی گئی ہے اور پریس میں ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ جلدی دستیاب ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں کتابوں کے مسودات تیار ہو رہے ہیں۔ فولڈرز وغیرہ تیار ہوئے ہیں۔

روحانی خزائن کے عربی ترجمہ کی تکمیل اور اشاعت کے بارے میں رپورٹ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال مرکزی عربک ڈیسک کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بارہ کتب کا اردو ترجمہ فائنل کر کے پرنٹنگ کیلئے بھجوانے کی توفیق ملی۔ اس طرح بارہ کتب کی پرنٹنگ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ اردو کتب کا عربی ترجمہ مکمل طور پر شائع ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اگلے مرحلہ میں سب ترجمہ شدہ کتب کو روحانی خزائن کی طرز پر تیئیس جلدوں میں شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ عربوں کیلئے بھی ایک بڑا مواد اور لٹریچر مہیا ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ جو اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ترجمہ نہیں کرتے۔ (وہ سن لیں کہ) انگریزی میں، عربی میں باقی زبانوں میں بھی ان شاء اللہ ترجمے ہو رہے ہیں۔

روحانی خزائن کے ہندی ترجمہ کی تکمیل نظارت نشرواشاعت قادیان کی رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے روحانی خزائن کا ہندی ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور یہ بھی ان شاء اللہ جلدی شائع ہو جائے گا۔ اس میں یہ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اٹھاسی 88 کتب میں سے اٹھہتر 78 کتب کا ہندی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ باقی بھی ان شاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو جائے گا۔ جرمن زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا جو ترجمہ ہے اس میں بہتر 72 کتب جرمن زبان میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس سال درج ذیل آٹھ 8 کتب شائع ہوئی ہیں۔ خطبہ الہامیہ، نجم الہدیٰ، سراج منیر، سر الخلافہ، کرامات الصادقین، اعجاز المسیح، ازالہ اوہام حصہ اول دوم اور تحفہ غزنویہ۔

وکالتِ اشاعت طباعت کی رپورٹ ہے کہ پچانوے ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دورانِ سال پانچ سو پانچ مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ چھیالیس زبانوں میں سڑسٹھ 67 لاکھ انیس 19 ہزار تین سو بہتر 373 کی تعداد میں طبع ہوئے۔

جن چھیالیس 46 زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا ان کی تفصیل درج ذیل ہے: عربی، اسامیز (Assamese)، ہنگیرین، انڈونیشین، بلگیرین (Bulgarian)، آذربائیجانی، بنگلہ، بمبا (Bemba)، بوزنین، کریئول (Creole)، کروئیشین، ڈچ، انگلش، جیپنیز (Japanese)، کناڈا (Kannada)، لیٹوین (Latuian)، لنگالا (Lingala)، لگونڈا (Luganda)، مالے (Malay)، مالٹیز (Maltese)، ملیالم، مراٹھی، پورچوگیز، پنجابی، شون (Shon)، سلووینین، سپینش، سنڈانیز (Sundanese)، سواحیلی، تامل، ٹوساں (Tausug)، فرنچ، جرمن، ہیبریو (Hebrew)، ہندی، نیپالی، نارویجین، نیانجا (Nyanja)، اوریا (Oriya)، تیلیگو، تھائی، ٹانگ (Tong)، ٹرکش۔

وہ دس ممالک جن میں زیادہ تعداد میں لٹریچر شائع کیا گیا ان میں سے نمبر ایک جرمنی ہے جہاں چھتیس لاکھ تہتر ہزار سے اوپر تعداد میں لٹریچر شائع ہوا، کتب شائع ہوئیں۔ ہالینڈ پانچ لاکھ چھ ہزار، یوکے چار لاکھ تیئیس ہزار، تنزانیہ ایک لاکھ اڑتالیس ہزار، انڈیا ایک لاکھ اکتیس ہزار، کیمرون ایک لاکھ بائیس ہزار، آسٹریا اور پرتگال ایک لاکھ، سوئٹزرلینڈ نوے ہزار، بنگلہ دیش اٹھہتر ہزار، زیمبیا پچپن ہزار۔

نظارت نشرواشاعت قادیان کی رپورٹ کے مطابق دوران سال اردو انگریزی کے علاوہ گیارہ زبانوں میں ایک سو دو ٹائٹل پر مشتمل نوے ہزار آٹھ سو دو کی تعداد میں کئی کتب کی اشاعت ہوئی۔ اسی طرح گیارہ زبانوں میں تینتیس ٹائٹل پر مشتمل پینتیس ہزار سات سو پچاسی کی تعداد میں کتب ری پرنٹ ہوئیں۔

وکالت اشاعت ترسیل کی رپورٹ کے مطابق بائیس مختلف ممالک کو سینتالیس زبانوں میں ایک لاکھ پچیس ہزار ایک سو دس سے زائد تعداد میں کتب بھجوائی گئیں۔ ان کتب کی کل مالیت چار لاکھ تیس ہزار پاؤنڈ ہے۔

جماعت کے ذریعہ فری لٹریچر پانچ ہزار اکہتر مختلف عناوین کی کتب فولڈرز سینتالیس لاکھ اکاون ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کیے گئے۔ اسکے ذریعہ دنیا بھر میں بیاسی لاکھ بانوے ہزار سے زیادہ افراد تک پیغام پہنچا۔

جماعتوں میں لٹریچر اور لائبریریز دنیا کے ایک سو ایک ممالک میں اب تک چھ سو چھ سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا قیام ہو چکا ہے جہاں قادیان سے بھی کتب بھجوائی جاتی ہیں اور لندن سے بھی بھجوائی جاتی ہیں۔

وکالت تعمیل وتنفیذ انڈیا کی رپورٹ کے مطابق دورانِ سال بیرون ممالک کی جماعتوں سے موصولہ جماعتی کتب کے مطالبات پر بروقت کتب کی ترسیل کی گئی۔ نظارت نشرواشاعت سے آمدہ رپورٹ کے مطابق اٹھائیس ہزار سے اوپر کی تعداد میں کتب بھجوائی گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ہندی ترجمہ کروانے کا انتظام کیا گیا۔ قادیان میں مختلف تعمیراتی پراجیکٹس مکمل کیے گئے۔ بعض پہ کام جاری ہے۔ نئی تعمیرات بھی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نظر بھی آتی ہیں۔ قادیان کی جو تصویریں ہم دیکھتے ہیں تو وہ نظر بھی آجاتی ہیں۔

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے احمدیہ پرنٹنگ پریس اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس فارنہم کو اس سال بڑی تعداد میں جماعتی کتب اور لٹریچر طبع کرنے کی توفیق ملی۔ اس سال رقیم پریس فارنہم کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد دو لاکھ انتیس ہزار سے اوپر ہے۔ اس طرح رسالہ موازنہ مذاہب، انصار الدین اور النصرت، وقف نو کے رسالہ جات مریم اور اسماعیل، چھوٹے پمفلٹس، لیف لیٹس اور جماعتی دفاتر کی سٹیشنری وغیرہ کو شائع کرنے کی یا چھاپنے کی توفیق ملی۔ خطِ منظور کے ساتھ قرآن کریم کا انگلش ترجمہ نہایت دلکش اور دیدہ زیب جلد کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

کہتے ہیں کہ گذشتہ ماہ لندن میں ہونے والے عالمی کتب میلے میں جماعت کے سٹال پر اس قرآن کریم کو بہت پرکشش انداز میں پیش کیا گیا تھا۔ غیر از جماعت مسلمانوں کی بڑی تعداد نے قرآن کریم کی اس طرز پر طباعت کی تعریف کی ہے۔ ایک عرب ملک کی مذہبی ثقافتی نمائش کے انچارج صاحب نے ہمارے سٹال کا دورہ کیا اور قرآن کریم انگلش کے ترجمہ کی اس خوبصورت انداز میں طباعت کی بہت تعریف کی۔ انکا کہنا تھا کہ آپ لوگوں نے اسکا ہدیہ بہت کم رکھا ہے کیونکہ وہ صرف دس پاؤنڈ ہے جبکہ ہم نے انگلش ترجمہ کا ہدیہ تیس پاؤنڈ رکھا ہوا ہے۔ رقیم پریس میں جدید

دوکلر مشین کی تنصیب کی گئی ہے۔

احمدیہ پرنٹنگ پریس افریقہ میں سات ممالک میں ہیں۔گھانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، گیمبیا اور برکینا فاسو۔انہوں نے بھی پانچ لاکھ اکہتر ہزار سے اوپر لٹریچر شائع کیا ہے، کتب شائع کیں۔گیمبیا میں پہلی جدید فائیو کلر مشین کی تنصیب ہوئی اور یہ وہاں بڑا ماڈرن پریس بن گیا ہے۔

لیف لیٹس فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ اس سال ایک سو دو ممالک میں مجموعی طور پر چھہتر لاکھ گیارہ ہزار سے اوپر لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اسکے ذریعہ سے ایک کروڑ سولہ لاکھ نوے ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ان میں جرمنی نمبر ایک ہے۔پھر یوکے ہے۔پھر آسٹریا، ہالینڈ، سویڈن، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، پرتگال، فرانس، بیلجیم، سپین، مالٹا، ناروے، یونان اور پولینڈ، آئرلینڈ، کینیڈا، ٹرینی ڈاڈ، امریکہ، ہیٹی، بیلیز، ارجنٹائن، میکسیکو، ہونڈوروس، برازیل، گیانا، جمیکا، یوراگوئے، پیراگوئے، آسٹریلیا، فجی، نیوزی لینڈ ہیں۔اور افریقہ میں لیف لٹ کے لحاظ سے جو نمایاں ملک ہیں ان میں برکینا فاسو ہے، پھر بینن ہے، پھر تنزانیہ ہے۔کیمرون، کانگو کنشاسا، پھر چاڈ، پھر سیرالیون، پھر نائیجیریا، پھر کینیا، پھر زیمبیا، پھر آئیوری کوسٹ، پھر ٹوگو، پھر گھانا، پھر گیمبیا، مڈغاسکر، پھر نائیجیریا، پھر مالی اور برونڈی۔جاپان میں بھی اس سال سینتالیس ہزار لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔

امیر صاحب سپین کہتے ہیں کہ ایک سپینش احمدی سپین کے شمال کے ایک چھوٹے سے گاؤں جس کی آبادی بارہ سو کے قریب ہے اس میں کافی پینے کیلئے رکے تو وہاں ریسٹورنٹ میں جماعت کے لیف لیٹس پڑے ہوئے تھے۔اس پر وہ بہت حیران ہوئے۔پوچھنے پر پتہ چلا کہ جامعہ یوکے کے فارغ التحصیل 2019ء کا جو گروپ سپین کے شمالی علاقے میں لیف لیٹس کیلئے بھیجا گیا تھا انہوں نے یہ لیف لیٹس ریسٹورنٹ کے مالک کی اجازت سے وہاں رکھے ہوئے تھے جو کہ دو سال کے بعد بھی وہاں موجود تھے اور یہاں آنے والے ان کو دیکھتے اور ان سے استفادہ کرتے۔اسی طرح بہت سارے ممالک ہیں جہاں لیف لیٹس کے بارے میں مختلف قسم کے واقعات ہیں۔

پھر نمائش اور بک سٹالز اور بک فیئرز کی رپورٹ ہے۔موصولہ رپورٹس کے مطابق چھ ہزار اکتالیس نمائشوں کے ذریعہ سے نو لاکھ انتیس ہزار سے اوپر افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔بارہ سو چونتیس سے زائد تراجم قرآن کریم تحفۃً مہمانوں کو دیے گئے۔چار ہزار آٹھ سو بیس بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ گیارہ لاکھ چونتیس ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

نمائشوں کے حوالے سے بھی انہوں نے واقعات لکھے ہوئے ہیں۔ساؤتھ آسٹریلیا کے ایک ٹاؤن ملیسنٹ (Millicent) میں قرآن کریم کی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر ایک مقامی خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک زبردست کاوش ہے۔کاش! میں نے اس طرح کی نمائش پہلے دیکھی ہوتی۔یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے بار بار دہرایا جانا چاہیے کیونکہ ہم میں سے اکثر یا تو اسلام کے بارے میں بالکل تھوڑا جانتے ہیں یا بالکل نہیں جانتے اور میڈیا میں اسلام کے بارے میں منفی پیغام پیش کیا جاتا ہے۔اگر لوگ خود نہیں پڑھ سکتے تو یہ نمائش ان کیلئے اسلام کی اصل تصویر کو دیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔کاش! میں نے اسلام کے بارے میں پہلے سنا یا پڑھا ہوتا۔

ایڈیلیڈ کے قریبی ٹاؤن میلر (Mylor) میں قرآن کریم کی نمائش اور بک سٹال لگایا گیا۔ایک مقامی سکول ٹیچر نے کہا: مجھے اس بات کا علم ہے کہ مسلمانوں کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ لوگ یہاں شدت پسند جنونیت اور عام لوگوں میں فرق بتانے کیلئے آئے ہیں۔تمام مذاہب میں شدت پسند پائے جاتے ہیں اور اکثر شدت پسند کچھ غلط کام کر بیٹھتے ہیں۔اس لیے آپ سب لوگوں کو ایک ہی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے۔آپ بہت اچھا پیغام پھیلا رہے ہیں کہ مسلمان عمومی طور پر پُرامن لوگ ہیں اور اچھے آسٹریلین ہیں۔

پھر بک فیئرز اور سٹالز میں شامل ہونے والوں کے تاثرات کے بارے میں بھی رپورٹ ہے۔دیکھتا ہوں اگر وہ مختصر ہوئی تو بیان کر دوں گا۔انڈیا کی ایک رپورٹ ڈیبروگڑھ (Dibrugarh) آسام کی ہے۔بک فیئر کے موقع پر ڈاکٹر سدارتھ شرما جو کہ مشہور ڈاکٹر ہیں اور آر ایس ایس کے ضلع کے صدر بھی ہیں جماعتی سٹال پر آئے۔موصوف اسلام کے بارے میں بہت تعصب رکھنے والے شخص تھے مگر جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے پھیلائے جانے والے اسلام کی امن پسند تعلیم کو دیکھ کر موصوف نے کہا کہ میری اسلام کے بارے میں جو بھی منفی سوچ تھی وہ ختم ہوگئی ہے۔اب میں قرآن کا مطالعہ کر رہا ہوں جو کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مجھے ملا ہے۔

امیر صاحب آسٹریلیا لکھتے ہیں کہ ساؤتھ آسٹریلیا میں سنڈے مارکیٹ میں سٹال لگانا بہت مشکل ہے۔کہتے ہیں کیونکہ اکثر مارکیٹوں میں سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو سٹال لگانے کی اجازت نہیں ہوتی۔جو مارکیٹیں اجازت دیتی بھی ہیں وہ بھی مسلمانوں کا نام سن کر انکار کر دیتی ہیں۔ہم نے ایک لوکل چرچ وزٹ کیا۔وزٹ کے دوران ان کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔آخر پر چرچ کی منسٹر سے پوچھا کہ کیا ہم پورٹ براڈن (Port Broughton) کی کمیونٹی مارکیٹ میں سٹال لگانے کیلئے ان کا نام بطور ریفرنس کے استعمال کر سکتے ہیں۔اس پر انہوں نے نہ صرف اس بات کی اجازت دی بلکہ خود ہمیں اجازت لے کر دی اور تین اکتوبر کا سٹال بُک کروا دیا۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں تبلیغ کا ایک اَور موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا۔

جرمنی کی جماعت سوئے زوسٹ (Soest) کے صدر لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت تبلیغی سٹال لگانے کیلئے ایک گاؤں میں گئی۔جب ٹینٹ لگایا تو وہاں پولیس آ گئی۔ان کو ہم نے اپنا تعارف کروایا تو کہنے لگے ہمیں علم ہے کہ آج آپ لوگوں نے یہاں سٹال لگانا ہے۔ہم لوگ آپ کیلئے ہی آئے ہیں۔آپ کو کسی قسم کی تکلیف تو نہیں ہوئی یا کسی نے آپ کو تنگ تو نہیں کیا؟ کہنے لگے کہ ہم آپ کی حفاظت کیلئے آئے ہیں تاکہ آپ کو کوئی پریشان نہ کرے۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اس نے جماعت احمدیہ سے روا رکھا ہوا ہے کہ مقامی پولیس اپنی نگرانی اور حفاظت میں ہمیں تبلیغ اسلام کرنے میں مدد فراہم کر رہی ہے۔

مختلف ممالک میں مقامی طور پر جماعتی رسالوں کی اشاعت کے بارے میں رپورٹ ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں جماعت اور ذیلی تنظیموں کے تحت چوبیس زبانوں میں 120 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر اخبارات اور رسائل شائع ہو رہے ہیں۔

الفضل انٹرنیشنل کی رپورٹ ہے کہ الفضل انٹرنیشنل جس کا اجرا 1994ء میں ہفت روزہ اخبار کی شکل میں ہوا تھا اور ستائیس مئی 2019ء سے ہفتہ میں دو روز باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔دورانِ سال الفضل انٹرنیشنل کو پانچ خصوصی نمبروں سمیت ایک سو ایک شمارے شائع کرنے کی توفیق ملی۔سوشل میڈیا پر بھی یہ دیکھا جاتا ہے۔الفضل کو فیس بک پر اپنا پیج شروع کرنے کی توفیق ملی۔اس سال الفضل انٹرنیشنل کی ویب سائٹ، ٹوئٹر اور فیس بک وغیرہ کے ذریعہ تین کروڑ اکہتر لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغامِ حق پہنچا۔ایسے احباب جو اردو پڑھنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں لیکن اردو سمجھتے ہیں یا کاموں میں مصروف رہنے کی وجہ سے اردو مضامین سننا پسند کرتے ہیں ان کیلئے

آڈیو الفضل کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔موبائل فون ایپ پر آڈیو مہیا کر دی جاتی ہے۔اب تک ایک لاکھ چوبیس ہزار سے اوپر لوگ ان آڈیوز سے استفادہ کر رہے ہیں۔

روزنامہ الفضل آن لائن شائع ہو رہا ہے اور یہاں سے انسٹاگرام اور ٹوئٹر اور فیس بک کے ذریعہ سے اس کے قارئین کی تعداد بھی فیس بک سٹیٹس اور پی ڈی ایف کے ذریعہ چار لاکھ سے زائد تک پہنچ چکی ہے۔

الحکم جو انگریزی دان طبقہ کیلئے انگریزی میں شائع ہوتا ہے، اس کی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد بڑھ رہی ہے۔انہوں نے پوڈکاسٹ بھی بنایا ہے آڈیو پوڈکاسٹ اور غیر احمدی احباب خصوصاً متعلقہ فیلڈز سے تعلق رکھنے والے ماہرین بھی یہ پوڈکاسٹ دلچسپی سے سنتے ہیں اور سوشل میڈیا پر تبصرے بھی کرتے ہیں۔اس کی تعداد یہاں مجھے لکھی ہوئی نظر نہیں آئی کہ یہ پڑھنے والے اس وقت کتنے ہیں۔بہرحال یہ تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔

ریویو آف ریلیجنز جس کا اجرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔جو 1902ء میں پہلی دفعہ شائع ہوا تھا۔اس کو ایک سو بیس 120 سال ہو چکے ہیں۔یہ رسالہ انگریزی میں ماہوار اور جرمن میں ہر دوسرے ماہ جبکہ فرنچ اور سپینش میں سہ ماہی شائع ہو رہا ہے۔دورانِ سال یہ رسالہ انگریزی، فرنچ، سپینش اور جرمن زبانوں میں دو لاکھ سے زائد تعداد میں پرنٹ ہوا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریویو آف ریلیجنز اب ایک میڈیا آرگنائزیشن کی حیثیت اختیار کر چکا ہے جس میں بیک وقت مختلف پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے۔

پھر پریس اینڈ میڈیا آفس ہے۔دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس اینڈ میڈیا کو دو

سوا کا نوے خبریں اور مضامین شائع کروانے کی توفیق ملی۔ اسکے ذریعہ سے ایک محتاط اندازے کے مطابق تین کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا اور بڑے بڑے اچھے ادارے ٹی وی کے بھی اور ریڈیو کے بھی انہوں نے خبریں دیں۔

پھر الاسلام ویب سائٹ ہے۔ قرآن کریم کے سرچ کی نئی ویب سائٹ openquran.com کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ الاسلام پر قرآن کریم پڑھنے اور سننے کیلئے جدید دیدہ زیب readquran.app کے پہلے موبائل ورشن کا اجرا ہوا ہے۔ انگریزی زبان میں تین سو تیس اور اردو زبان میں ایک ہزار کتب ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ انگریزی زبان میں بیس نئی کتب ایپل، گوگل اور ایمازون (amazon) پر شائع کی گئی ہیں۔ اب تک اکانوے کتب اس پلیٹ فارم پر شائع ہو چکی ہیں۔ اردو اور انگریزی میں سترہ نئی آڈیو کتب تیار کی گئی ہیں۔ اس طرح اب تک اردو میں بیاسی 82 اور انگریزی میں اکاون 51 کتب کی آڈیو فائلز تیار ہو چکی ہیں۔ میرے خطبات بیس زبانوں میں آڈیو اور ویڈیوز میں دستیاب ہیں۔ مختلف تقاریر اور کتب، پریس ریلیز وغیرہ بھی دستیاب ہیں۔

عربی ڈیسک عربی ڈیسک کے تحت گذشتہ سال جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ہیں ان کی تعداد تقریباً 166 ہے۔ اس سال چھوٹی بڑی بارہ کتب پرنٹنگ کیلئے بھجوائی گئیں اس طرح یہ تعداد اب 178 ہو چکی ہے اور تفصیل کچھ پہلے بھی میں بتا چکا ہوں۔ عربی ڈیسک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے۔ عربوں کے واقعات میں دیکھ لیتا ہوں کوئی مختصر ہوا تو بیان کر دوں گا۔

یمن سے انفال صاحبہ کہتی ہیں میں نے پانچ سال قبل بیعت کی ہے۔ میں ہمیشہ دعا کرتی تھی کہ خدایا مجھے صحیح راستے کی طرف ہدایت دے۔ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت ہے اور نماز میں دعا کرتی تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایسا پانی پیوں کہ پھر کبھی پیاس نہ لگے۔ میرے میاں احمدی تھے اور مجھ سے احمدیت کے بارے میں بات کرتے تھے۔ ہم مل کر ایم ٹی اے دیکھتے تھے۔ مجھے جماعتی افکار اچھے لگتے تھے اور میں نے بیعت کر لی۔ بیعت سے قبل میں نے کئی مبارک خوابیں دیکھیں۔ ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ سے فرماتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کی اتباع کرو کہ اصل جماعت احمدیت ہی ہے اس کے بعد آواز کٹ گئی۔ بیدار ہوئی تو یقین تھا کہ یہ آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تھی۔ پھر

مصر سے ایک خاتون راندہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ میں کورونا ویکسین سے ڈرتی تھی۔ ایک دن مروہ شبوطی صاحبہ نے مجھ سے پوچھا کہ ویکسین لگوا لی ہے؟ میں نے اپنے خدشات کا اظہار کیا تو انہوں نے میرا حوالہ دیا کہ میں نے کہا ہوا ہے کہ ساروں کو ویکسین لگوانی چاہیے۔ یہ سن کر وہ کہتی ہیں کہ میں نے خوف کے باوجود ویکسین لگوا لی اور دوسری ڈوز پر بھی خوف تھا لیکن میں نے خدا تعالیٰ سے عرض کی کہ میں خلیفۃ المسیح کی اطاعت میں لگوا رہی ہوں تُو سب آسان کر دے۔ خدا کی قسم! اس کے بعد مجھے کچھ نہ محسوس ہوا نہ کوئی درد ہوئی۔ عربوں کے بھی کافی واقعات ہیں۔

رشین ڈیسک اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشین ڈیسک کو گذشتہ تیرہ سال سے توفیق مل رہی ہے کہ دورانِ سال میرے خطبات کا اور خطابات کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی تقاریر کا ترجمہ کر رہے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام بہت وسیع ہو گیا ہے اور رشین جو مجھے خط لکھتے ہیں اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ خطبات کو باقاعدہ سن کے ان کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور بڑا شکر گزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

پھر فرنچ ڈیسک ہے۔ اس ڈیسک کے ذمہ درج ذیل کام ہیں۔ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے خطبات کا ترجمہ۔ جماعت کے لٹریچر کا ترجمہ۔ خط و کتابت جو مرکزی ہے۔ سوشل میڈیا، فرنچ ویب سائٹ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہ انہوں نے کافی کام کیا ہے۔

چینی ڈیسک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چینی ترجمہ اس سال طبع ہوا ہے۔ اس وقت چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب Women in Islam کا ترجمہ تیار ہو چکا ہے اور کہتے ہیں ٹائٹل کی تیاری کا کام جاری ہے۔ ''مسیح ہندوستان میں'' اس کے بھی چینی ترجمہ کی آخری چیکنگ ہو رہی ہے۔ اسی طرح اَور لٹریچر چھپ رہا ہے۔

ٹرکش ڈیسک دورانِ سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل کتب کا ترکی ترجمہ بغرض اشاعت ترکی بھجوایا گیا ہے۔ تحفۃ الندوۃ، راز حقیقت، حقیقۃ المہدی، توضیح مرام، لیکچر لدھیانہ، استفتاء، تجلیات الٰہیہ، حجۃ الاسلام، سچائی کا اظہار، قادیان کے آریہ اور ہم۔ اسکے علاوہ اَور کتابیں بھی ترجمہ ہو رہی ہیں۔

سواحیلی ڈیسک ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ پر نشر ہونے والے تمام پروگراموں کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ کیلئے قرآن کریم کا مکمل سواحیلی ترجمہ ریکارڈ کروایا جا چکا ہے جو کہ دوران سال رمضان المبارک کے علاوہ دیگر ایام میں بھی تلاوت کے ساتھ نشر ہوتا رہا۔

انڈونیشین ڈیسک ہے۔ انڈونیشیا سے مجھے انڈونیشین لوگوں کے جو خطوط آتے ہیں وہ اب بہت زیادہ تعداد میں آنے لگ گئے ہیں اس ڈیسک کے تحت ان خطوط کا ترجمہ اور خلاصہ تیار کر کے وہ پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تراجم کتب میں ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جلد اول کے نصف حصہ کے ترجمہ پر اس سال کام جاری ہے۔ رازِ حقیقت کا انڈونیشین ترجمہ پرنٹنگ کے مراحل میں ہے۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے پروگراموں کی طرف بھی ان کی توجہ ہے۔

سپینش ڈیسک، مرکزی سپینش ڈیسک کا قیام سپین میں ہے۔ دورانِ سال بعض سپینش ممالک کی مدد سے اس ڈیسک کے تحت درج ذیل کام ہوئے: خطبات اور خطابات کا انہوں نے ترجمہ کیا اور باقی ٹی وی پروگراموں کا بھی ترجمہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح مرکزی پریس میڈیا کے ساتھ تعاون کر کے ان کی پریس ریلیز شائع کر رہے ہیں اور کتب جو نظرِ ثانی ہو چکی ہیں اس سال ابھی چھپی نہیں لیکن نظر ثانی ہوئی ہے اس سال، لیکچر لاہور، لیکچر سیالکوٹ، راز حقیقت، چشمہ مسیحی، آسمانی فیصلہ اور منہاج الطالبین حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہے۔ سوشل ویب سائٹ پہ بھی کام کر رہے ہیں۔

انٹرنیشنل ٹرانسلیشن اینڈ ریسرچ آفس پہلے اس کا نام ''عربک انگلش ٹرانسلیشن اینڈ ریسرچ آفس'' تھا۔ اب یہ عربی سے انگلش میں اور انگلش سے عربی میں ترجمہ کا کام کر رہے ہیں۔ ترجمہ صحیح بخاری کی شرح جو حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے کی تھی اس کا انگریزی ترجمہ جاری ہے۔ پہلی جلد کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ فقہ المسیح اور مجموعۂ اشتہارات جلد اول کا انگریزی ترجمہ جاری ہے اور اسی طرح میرے خطابات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے دروس اور کچھ خطابات وغیرہ ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی بعض چھوٹی کتب ہیں۔ ان کے ترجمے یہ اس میں کر رہے ہیں۔

تحریک وقف نو، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا بھر میں واقفین نو کی تعداد 78 ہزار ہے جس میں سے پینتالیس ہزار آٹھ سو بتیس لڑکے اور بتیس ہزار ایک سو اڑسٹھ لڑکیاں ہیں۔ اس سال نئی درخواستیں جن پر والدین کو ابتدائی منظوری بھجوائی گئی ان کی تعداد تین ہزار پانچ سو انیس ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بھی ہر سال بڑھ رہی ہے اور مرکزی شعبہ کے دفتر نے اچھا کام سنبھال لیا ہے۔

مرکزی شعبہ آئی ٹی یہ شعبہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا فعال ہو چکا ہے اور اچھا کام کر رہا ہے اور مرکزی دفاتر کی آئی ٹی میں مدد کرنے میں یہ کافی کام کر رہا ہے۔

پریس اینڈ میڈیا آفس اس کے تحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل اسکے سولہ 16 ڈیپارٹمنٹس ہیں اور اللہ کے فضل سے پانچ سو تین 503 کارکنان ہیں۔ 279 مرد اور 144 خواتین۔ ان میں سے اسّی تنخواہ دار ہیں۔ تنخواہ کیا، ان کو الاؤنس ملتا ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ افریقہ کے مختلف ممالک میں بارہ سٹوڈیوز اور بیوروز قائم ہیں۔ 150 کارکنان ان میں کام کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکتیس جنوری کو ایم ٹی اے کا آغاز ہوئے تیس سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک کیلئے ایم ٹی اے کے آٹھ چینل چوبیس گھنٹے کی نشریات پیش کر رہے ہیں۔ اس میں تئیس مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ کیا جاتا ہے اور اس لحاظ سے ایم ٹی اے اپنا بڑا فعال کردار ادا کر رہی ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ سے بھی اب بڑا کام ہو رہا ہے اور وہاں کینیا میں بھی اور روانڈا میں بھی اور گھانا میں بھی اور مایوٹ آئی لینڈ میں بھی ان کے سٹوڈیوز ہیں۔ یہ تین تو اس سال نئے بنے ہیں۔ گھانا وغیرہ کے پہلے کام کر رہے تھے۔ کیمرون میں ایم ٹی اے کیبل سسٹم پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

کانگو کنشاسا سے معلم باندونو لکھتے ہیں کہ باندونو شہر میں ایک عیسائی بوڑھی خاتون جو ہمارا پروگرام ٹیلیویژن پر دیکھتی ہے اس نے معلم صاحب سے کہا کہ احمدیت کی یہ تعلیمات اگر پہلے آجاتیں تو مجھے یقین ہے کہ آج تمام چرچ خالی ہوتے کیونکہ وہ ان تعلیمات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے لوگوں پر اچھا اثر بھی ہو رہا ہے جیسا کہ اس خاتون کا بھی میں نے پڑھا۔

اسی طرح خطبات جو ایم ٹی اے پہ سنتے ہیں اسکے ذریعہ سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں اور کافی لوگ اس طریقے سے بھی خطبات سن کے بیعتیں کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ریڈیو سٹیشنز بھی ہیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے اپنے پچیس ریڈیو سٹیشنز ہیں۔ مالی میں پندرہ، برکینا فاسو میں چار، سیرالیون میں تین۔ اس کے علاوہ تنزانیہ، گیمبیا، کانگو کنشاسا میں ایک ایک ریڈیو سٹیشن کام کر رہا ہے۔ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

یہاں Voice of Islam ریڈیو ہے۔ اس ریڈیو کی توسیع ہوگئی ہے۔ پہلے یہ صرف لندن کیلئے تھا اب بریڈفورڈ، ایڈنبرا اور کارڈف اور لنڈن ڈیری اور گلاسگو بھی اس میں شامل ہو گئے ہیں۔

اسی طرح ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ سے بھی بیعتیں ہو رہی ہیں اور لوگوں کو قبولیتِ احمدیت کی توفیق مل رہی ہے۔ دیگر ٹی وی پروگرامز پر چوبیس گھنٹے کی نشریات کے علاوہ چوہتر ممالک میں ریڈیو چینل جماعت کا پیغام دے رہے ہیں۔

اس سال دو ہزار چھ سو چھیاسی ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ دو ہزار پانچ سو انیس گھنٹے وقت ملا اور ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ سے چوبیس ہزار سات سو باسٹھ گھنٹے پر مشتمل سترہ ہزار دو سو چار پروگرام نشر ہوئے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے ان پروگراموں کے ذریعہ مختلف اندازے کے مطابق چونتیس کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

اخبارات میں جماعتی خبروں کے علاوہ مضامین بھی شائع ہوئے۔ اس ذریعہ سے بھی اللہ کے فضل سے بہت کام ہو رہا ہے اور اخباروں میں بھی، پریس میں بھی جماعت کا تعارف شائع ہوتا ہے۔

پھر مخزن تصاویر ہے۔ یہ شعبہ بھی بڑا کام کر رہا ہے۔ ایک تصویری زبان میں جماعت احمدیہ کی تاریخ انہوں نے محفوظ کر لی ہے۔

احمدیہ آرکیٹکٹس ایسوسی ایشن ہے۔ یہ بھی واٹر فار لائف کیلئے اور سولر سسٹم کے ذریعہ افریقہ کے غریب ممالک میں ماڈل ویلیجز کے کام سرانجام دے رہے ہیں اور اس کے ذریعہ سے خدمت کر رہے ہیں۔

مرکزی شعبہ اے ایم جے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دفتری فرائض احسن رنگ میں انجام دے رہا ہے۔

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سنٹر میں بھی اللہ کے فضل سے جماعت کی بعض نایاب تاریخ جو ہے وہ انہوں نے کھوج لگا کر تلاش کر کے جمع کی ہے اور جمع کر بھی رہے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں سینتیس ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ ہسپتالوں میں اڑتالیس مرکزی ڈاکٹرز ہیں اور چونتیس مقامی ڈاکٹر خدمت انجام دے رہے ہیں۔ لائبیریا میں ایک ڈینٹل کلینک کا بھی اجرا ہوا ہے۔ افریقہ کے گیارہ ممالک میں چھ سو پندرہ پرائمری اور مڈل سکول ہیں جبکہ دس ممالک میں اسّی 80 سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں۔

نائیجر میں پہلے احمدیہ مسلم کلینک کا اجرا ہوا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں اچھا کام کر رہا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ ہے، اسکے تحت بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ خون کے عطیات دیے جا رہے ہیں۔ آپریشن لاکھوں کے ہوتے ہیں۔ فری میڈیکل کیمپ لگتے ہیں اور پھر disaster مختلف قسم کے جو طوفان وغیرہ آتے ہیں یا جو ہنگامی صورتحال ہوتی ہے اس میں یہ لوگ بڑی مدد کر رہے ہیں۔

قیدیوں سے رابطے اور ان کی خبر گیری کے سلسلہ میں نائیجر میں بہت اچھا کام ہوا ہے۔ کانگو کنشاسا میں، برکینا فاسو میں، گھانا میں، سینٹرل افریقہ میں، گیمبیا میں، کینیا، آئیوری کوسٹ، مالی، تنزانیہ، گنی بساؤ، گنی کناکری، سیرالیون، انڈیا، ہالینڈ میں بھی قیدیوں سے اچھے رابطے ہوئے ہیں اور ان کو اسلام کی تبلیغ کی گئی۔ اس کا اچھا اثر ہو رہا ہے۔

نومبائعین کیلئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورس کا انعقاد ہوا۔ نومبائعین کیلئے چار ہزار آٹھ سو ستاسی جماعتوں میں اکاون ہزار سات سو پینتالیس تربیتی کلاسز، تعلیمی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد ہوا۔ نومبائعین سے بحالی رابطے کے مطابق نائیجر میں پندرہ ہزار کے قریب رابطے ہوئے۔ کیمرون میں دس ہزار تین سو پچپن، سینیگال میں تین ہزار سے اوپر، سیرالیون میں تین ہزار تین سو اکسٹھ، بینن میں دو ہزار سے اوپر، آئیوری کوسٹ میں دو ہزار سے اوپر، تنزانیہ میں دورانِ سال تقریباً دو ہزار، نائیجیریا، برکینا فاسو، گھانا، گنی کناکری، گنی بساؤ، کینیا، لائبیریا، گیمبیا، کانگو کنشاسا، بنگلہ دیش، ہندوستان، انڈونیشیا، ملائیشیا، ٹوگو، یوگنڈا، یوکے ان سب ممالک میں نئے رابطے ہو رہے ہیں اور جو پرانی بیعتیں تھیں ان کے ساتھ اللہ کے فضل سے رابطے بحال ہو رہے ہیں۔

اس سال ہونے والی بیعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ چھہتر ہزار آٹھ سو چھتیس (1,76,836) ہے۔ گذشتہ سال کی نسبت اللہ کے فضل سے اکاون ہزار چھ سو پندرہ کا اضافہ ہے۔ ایک سو نو ممالک سے ایک سو ساٹھ سے زائد اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔ دورانِ سال نائیجیریا میں پینتیس ہزار چھ سو ستائیس بیعتیں ہوئیں، سینیگال میں بائیس ہزار، گنی کناکری میں اٹھارہ ہزار پانچ سو بیالیس، سیرالیون پندرہ ہزار سات سو سترہ، کیمرون میں بیعتوں کی تعداد چودہ ہزار، کانگو برازاویل میں بارہ ہزار اور پھر دس ہزار کے قریب قریب جو ہیں گنی بساؤ میں ہیں، تنزانیہ میں اور کانگو کنشاسا میں ہیں، پھر برکینا فاسو میں، لائبیریا میں، گیمبیا میں، مالی میں، آئیوری کوسٹ، چاڈ، مڈغاسکر، سینٹرل افریقن ریپبلک، کینیا، یوگنڈا، ساؤتومے، زمبابوے، روانڈا، گھانا اور اس طرح بہت سارے ممالک ہیں۔ ایتھوپیا، ماریشس، مصر، گابون، موریطانیہ، جنوبی افریقہ، کوموروز آئی لینڈ، مایوٹ آئی لینڈ، کیپ وردے آئی لینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایشیا اور بعض عرب ممالک اور یورپ میں بھی بیعتیں ہوئی ہیں۔

قرغیزستان سے ضمیرووِ اِلزَار (Zamirov Ilzar) صاحب کہتے ہیں کہ اس سال موسمِ بہار میں مَیں نے اللہ تعالیٰ کی رضا سے سچے راستے یعنی احمدیت کو قبول کیا۔ میرے ایک دوست نے مجھے ایک سال تک تبلیغ کی۔ اس طرح مجھے اپنے سوالوں کے جوابات مل گئے جیسے دجال کے بارے میں مجھے پہلے یہ بات سمجھ نہ آئی تھی کہ اس کی پیشانی پر چھ سو چھیاسٹھ یا جھوٹا لکھا ہوا ہوگا وغیرہ۔ اس طرح میرا دل پُرسکون ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سے میرا دل کھل گیا۔ اس پر میں بہت خوش ہوں۔

پیراگوئے کی ایک نومبائع خاتون کہتی ہیں میں پہلے عیسائی تھی اور چھ ماہ قبل احمدی مسلمان ہوئی ہوں۔ مَیں نے مذہب کا کبھی بھی سنجیدگی سے مطالعہ نہیں کیا تھا۔ میرے عیسائیت کے بارے میں بعض سوالات تھے جن کا مجھے تسلی بخش جواب نہیں ملتا تھا۔ پھر مَیں نے مختلف مذاہب کے بارے میں تحقیق شروع کر دی اور مجھے لگا کہ اسلام کی بنیاد بہت مضبوط ہے اور اسلام کے عقائد سمجھ میں آتے ہیں۔ پھر میرا رابطہ جماعت احمدیہ کے مبلغ سے ہوا تو انہوں نے اسلام کی بہت سی خوبیاں

بیان کیں جو کہ میرے لیے بالکل ایک نئی دنیا تھی۔ مجھے اسلام کی حقیقت سمجھ آگئی اور میں نے اسلام قبول کرلیا۔

اسی طرح ازبکستان ہے، افریقن ممالک ہیں، یورپ کے ممالک ہیں، رشین ممالک ہیں، بہت سارے ملکوں کے واقعات ہیں جو اس وقت تفصیل سے بتائے نہیں جا سکتے۔

خوابوں کے ذریعہ سے بہت سارے لوگوں نے احمدیت قبول کی اور اسکے بھی کافی واقعات ہیں۔ آئندہ کسی وقت ان شاء اللہ بیان ہو جائیں گے۔

پھر نشانات دیکھ کر لوگوں نے بیعتیں کیں۔ فلپائن کے مبلغ انچارج کہتے ہیں ایک نومبائع دوست سلیم حسن البانی صاحب ہیں جن کا تعلق تاؤسگ (Tausug) قبیلہ سے ہے۔ ایک چھوٹے سے جزیرہ سِگانگنگ (Sigangang) کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سنی مسلمان تھا اور مجھے لوکل صدر جماعت نے ایک جماعتی پروگرام میں مدعو کیا۔ مبلغ کا ایڈریس انگریزی میں تھا مَیں سمجھ نہ سکا۔ بعد میں لوکل صدر صاحب نے ترجمہ کرکے بتایا۔ چنانچہ میں پروگرام میں شامل ہوتا رہا اور لوکل معلم سے بھی سوال و جواب ہوتے رہے۔ پانچ نومبر 2021ء کو ہمارے ہی علاقے میں جمعہ کی نماز کا انتظام تھا اور تبلیغی نشست بھی تھی۔ مَیں اُس دن صبح سے دعا کرتا رہا کہ اے اللہ! اگر احمدیت سچی ہے تو مجھے اس کا کوئی نشان دکھا۔ اگر جماعت سچی ہے تو مجھے بارش کا نشان دکھا کیونکہ بارش تیری رحمت کا نشان ہے اور سورج دوزخ کی گرمی کا۔ ابھی میں دعا کر ہی رہا تھا کہ شدید بارش شروع ہوگئی اور اس قدر شدید بارش شروع ہوئی کہ مجھے لگا کہ میں نماز پڑھنے کیلئے نہیں جا سکوں گا۔ جب ایسا ہوا تو میں نے دعا کرنا شروع کر دی کہ اے اللہ اب اس بارش کو روک دے تاکہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے جا سکوں اور اس دعا کے ساتھ ہی بارش تھم گئی اور میں جمعہ کی نماز پڑھنے چلا گیا۔ کیونکہ ہمارے علاقے میں باقاعدہ مسجد نہیں تھی اس لیے ہم جنگل میں ہی ایک چھوٹا سا شامیانہ لگا کر نماز پڑھ رہے تھے جو ہمیں بارش سے بمشکل بچا سکتا تھا۔ جب میں وہاں پہنچ گیا تو دوبارہ بارش شروع ہوگئی اور خطبہ کے دوران معلم صاحب کی قمیص بھی پیچھے سے بھیگ گئی اور ہم نے بھی اپنی جائے نمازوں پر ناریل کے پتے رکھ کر گیلا ہونے سے بچایا۔ ہم جتنی دیر نماز پڑھتے رہے بارش ہوتی رہی۔ نماز کے بعد تبلیغی نشست تھی جس میں بتایا گیا کہ کس طرح امام مہدی علیہ السلام کے آنے سے دنیا میں امن قائم ہوا ہے۔ بارش کا نشان دیکھ کر میں نے اسی دن بیعت کر لی۔

مخالفین کی مخالفت کے نتیجہ میں بھی بیعتیں ہوتی ہیں۔ بیعتوں کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ یہ تو علیحدہ اتنا وسیع مواد اکٹھا ہو چکا ہے کہ علیحدہ علیحدہ کسی وقت بیان ہوتا رہے گا۔ نومبائعین کو مخالفین کی طرف سے احمدیت چھوڑنے کیلئے دھمکیاں ملتی رہیں۔ مال اور مدد کا لالچ ملتا رہا لیکن نومبائعین ثابت قدم رہے۔

پھر نشان بھی لوگوں نے دیکھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مخالفین کے بد انجام ان کو دکھا رہا ہے۔ قبولیتِ دعا کے بہت سارے لوگوں نے واقعات لکھے ہیں اور جماعتی جلسوں میں شامل ہو کر جو اُن میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اس کے انہوں نے واقعات لکھے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنے مخالفین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’باز آ جاؤ اور اس کے قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مہر لگا چکے۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کر دیتی۔ مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی۔ بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے...... کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے اور ہم بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلہ میں تمہارا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔‘‘ (نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 409)

پھر آپؑ نے فرمایا: ’’یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اپنے گروہ کو غالب کرے گا۔ تُو کچھ بھی خوف نہ کر میں تجھے غلبہ دوں گا۔ ہم آسمان سے کئی بھید نازل کریں گے اور تیرے مخالفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو ہم وہ باتیں دکھلائیں گے جن سے وہ ڈرتے تھے۔ پس تُو غم نہ کر۔ خدا ان کی تاک میں ہے۔ خدا تجھے نہیں چھوڑے گا اور نہ تجھ سے علیحدہ ہوگا جب تک کہ وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلائے۔ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں بھیجا گیا جس کے دشمنوں کو خدا نے رسوا نہ کیا۔ ہم تجھے دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے۔ اور میں عجیب طور پر دنیا میں تیری بزرگی ظاہر کروں گا۔ میں تجھے راحت دوں گا اور تیری بیخ کنی نہیں کروں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ اور تیرے لیے میں بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا...... ان کو کہہ دے کہ میں صادق ہوں پس تم میرے نشانوں کے منتظر رہو۔ حجت قائم ہو جائے گی اور کھلی کھلی فتح ہوگی...... وہ چاہتے ہیں کہ تیرا کام ناتمام رہے لیکن خدا نہیں چاہتا مگر یہی کہ تیرا کام پورا کر کے چھوڑے۔ خدا تیرے آگے آگے چلے گا اور اس کو اپنا دشمن قرار دے گا جو تیرا دشمن ہے۔ جس پر تیرا غضب ہوگا میرا بھی اسی پر غضب ہوگا اور جس سے تو پیار کرے گا میں بھی اسی سے پیار کروں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور انجام کار ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں...... میری فتح ہوگی اور میرا غلبہ ہوگا مگر جو وجود لوگوں کیلئے مفید ہے میں اس کو دیر تک رکھوں گا۔ تجھے ایسا غلبہ دیا جائے گا جس کی تعریف ہوگی اور کاذب کا خدا دشمن ہے اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 588 تا 590)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی بھی توفیق دے اور تبلیغ کرنے کی بھی توفیق دے۔ اپنی حالتوں کو بدلنے کی بھی توفیق دے اس طرح اپنی حالتیں کرنے والے ہوں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو کامیابیاں عطا فرما رہا ہے یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ہمیں بھی لہو لگا کر اس میں شامل ہونے کی کچھ نہ کچھ کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ذرا سی کوشش میں برکت ڈالے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے۔ پس ہم میں سے وہ خوش قسمت ہیں جو اپنے عملوں کے ذریعہ سے، اپنی تبلیغ کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مشن کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور دنیا میں پھر اسلام غالب ہوگا۔ اسلام کا بول بالا ہوگا اور آج جو دنیا اسلام کو تحقیر کی نظر سے دیکھتی ہے وہ دوبارہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نغمے گائے گی۔ آپؐ کی مدح کرے گی اور آپؐ کے پیچھے چلنے میں اپنا فخر محسوس کرے گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں یہ سب دیکھنے والے ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 8 نومبر 2022ء)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(حٰم السجدۃ:34)

ترجمہ: اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ

(فاطر:35)

ترجمہ: اور وہ کہیں گے کہ تمام تر تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ یقیناً ہمارا ربّ بہت ہی بخشنے والا (اور) قدردان ہے۔

طالب دعا : شیخ دیدار احمد صاحب، فیملی ومرحومین (جماعت احمدیہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ)

خدا تجھے بکلّی کامیاب کریگا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دیگا

خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہوجائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا

وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

جماعت احمدیہ کی ترقیات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

(اطہر احمد شمیم، مربی سلسلہ، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

خاکسار کو جماعت احمدیہ کی ترقیات پر کچھ لکھنے کی سعادت مل رہی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل یہی ہے کہ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک زمانہ پہلے ہی اس بات کی بشارت دے دی تھی کہ وہ آپ کو ایک ایسی جماعت عطا کرے گا جو کامیابی ہی کامیابی، فتح ہی فتح اور ترقی ہی ترقی دیکھے گی اور پھر یہ بھی بتایا کہ یہ جماعت جو آپ کو عطا کی جائے گی یہ آپ کے آباء واجداد کے افراد سے نہیں بلکہ خالصۃً آپؑ کے وجود سے ہی شروع ہوگی یعنی کہ اس جماعت کی ابتداء آپ کے اکیلے وجود سے ہوگی اور اسکے بعد یہ اس قدر ترقی کرے گی کہ فرمایا يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَيَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ کہ جوق در جوق لوگ آپ کی طرف آئیں گے اور پھر فرمایا کہ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ کہ لوگوں کی کثرت سے آمد کی وجہ سے تُو اُن سے منہ نہ موڑنا اور اُن سے اُکتاہٹ کا اظہار نہ کرنا۔ یہ تعداد صرف آپ کے زمانہ میں ہی نہیں بلکہ یہ آپؑ کے بعد بھی بڑھے گی۔ اس وقت ممکن ہے کہ آپؑ کی جماعت مایوسی کا اظہار کرے لہٰذا پہلے ہی نبی کو مخاطب کر کے اُسکی جماعت کو متنبہ کر دیا کہ کبھی بھی مایوسی کا اظہار نہ ہو۔

پھر صرف اسی پر بس نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بشارات دیتے ہوئے فرمایا ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ اور یہاں تک اللہ اس سلسلہ کو برکت دیگا کہ صرف عام انسان ہی نہیں بلکہ بادشاہ بھی اس سلسلہ میں داخل ہوں گے لہٰذا فرمایا ”میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی خوشخبری عطا فرمائی کہ یہ سلسلہ سورج کی طرح چمک کر دکھلائے گا۔ یعنی جس طرح سورج کو اپنی صداقت کیلئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں بلکہ اسکا خود طلوع ہونا ہی اس کی صداقت ہے۔ اسی طرح یہ جماعت اتنی ترقی کرے گی کہ آخر کار اسکا نام ہی اسکی صداقت ہوگا۔ لہٰذا اس ترقی کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتادیا کہ ”ایک دن آنے والا ہے جو قادیاں سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔“

یہ تو جماعت احمدیہ کی ترقیات کی چند جھلکیاں آپ کے سامنے رکھی ہیں۔ آج جماعت احمدیہ کا وجود ببانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ آج سے 133 سال قبل کی گئی تمام پیشگوئیاں اپنے اپنے وقت پر مرحلہ وار پوری ہوتی چلی گئیں اور آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اب خاکسار اس سلسلہ کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی الفاظ میں آپ علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں کا ذکر کرے گا۔

(1)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

پھر خدائے کریم جَلَّشَانُہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پُوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تُو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور مَیں تیری ذُریّت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض اُن میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاوَلد رہ کر ختم ہوجائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا اُن پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہوجائیں گے۔ اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور اُنکی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریّت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہوجائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ مَیں تُجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بُلاؤں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤنگا اور ان کے نفوس واموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تابروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے، خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ عَلٰی حَسْبِ الْاِخْلَاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تُجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اُس فضل واحسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اِس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کیلئے تیار ہے۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد 1 صفحہ 125 مطبوعہ قادیان 2019ء)

(2)

میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی پڑی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرَ۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول وحلول انوار ہے اور وہ نور قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہیں۔ جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے۔ اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی۔ یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔ سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا۔ اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے پھر میں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا۔ اور مجھے یہ الہام ہوا۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَكَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ اَيْنَمَا قُمْتَ یعنی خدا تیرے ساتھ ہے خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تُو کھڑا ہو۔ یہ حمایت الٰہی کیلئے ایک استعارہ ہے۔ (انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 300 حاشیہ)

(3)

براہین احمدیہ میں ایک یہ بھی پیشگوئی ہے يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَلَوْ لَمْ يَعْصِمُكَ النَّاسُ یعنی خدا تجھے آپ تمام آفات سے بچائے گا اگرچہ لوگ نہیں چاہیں گے کہ تو آفات سے بچ جائے یہ اس زمانہ کی پیشگوئی ہے جبکہ میں ایک زاویۂ گمنامی میں پوشیدہ تھا اور کوئی مجھ سے نہ تعلق بیعت رکھتا تھا نہ عداوت۔ بعد اس کے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ مَیں نے کیا تو سب مولوی اور اُن کے ہم جنس آگ کی طرح ہو گئے اُن دنوں میں میرے پر ایک پادری

ڈاکٹر مارٹن کلارک نام نے خون کا مقدمہ کیا اس مقدمہ میں مجھے یہ تجربہ ہو گیا کہ پنجاب کے مولوی میرے خون کے پیاسے ہیں اور مجھے ایک عیسائی سے بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے اور گالیاں نکالتا ہے بدتر سمجھتے ہیں کیونکہ بعض مولویوں نے اس مقدمہ میں میرے مخالف عدالت میں حاضر ہو کر اس پادری کے گواہ بن کر گواہیاں دیں اور بعض اس دعا میں لگے رہے کہ پادری لوگ فتح پاویں۔ میں نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ وہ مسجدوں میں رورو کر دعائیں کرتے تھے کہ اے خدا اس پادری کی مدد کر اُس کو فتح دے مگر خدائے علیم نے اُن کی ایک نہ سنی۔ نہ گواہی دینے والے اپنی گواہی میں کامیاب ہوئے اور نہ دعا کرنے والوں کی دعائیں قبول ہوئیں۔ یہ علماء ہیں دین کے حامی اور یہ قوم ہے جس کیلئے لوگ قوم قوم پکارتے ہیں۔ ان لوگوں نے میرے پھانسی دلانے کیلئے اپنے تمام منصوبوں سے زور لگایا اور ایک دشمن خدا اور رسول کی مدد کی۔ اور اس جگہ طبعاً دلوں میں گذرتا ہے کہ جب یہ قوم کے تمام مولوی اور اُن کے پیرو میرے جانی دشمن ہو گئے تھے پھر کس نے مجھے اُس بھڑکتی ہوئی آگ سے بچایا حالانکہ آٹھ، نو گواہ میرے مجرم بنانے کیلئے گذر چکے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اُسی نے بچایا جس نے پچیس برس پہلے یہ وعدہ دیا تھا کہ تیری قوم تو تجھے نہیں بچائے گی اور کوشش کرے گی کہ تو ہلاک ہو جائے مگر میں تجھے بچاؤں گا جیسا کہ اُس نے پہلے سے فرمایا تھا جو براہین احمدیہ میں آج سے پچیس برس پہلے درج ہے اور وہ یہ ہے **فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قالوا وکان عند الله وجیها** یعنی خدا نے اُس الزام سے اُس کو بری کیا جو اُس پر لگایا گیا تھا اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 242، 243)

(4)

براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی ہے جو اُس کے صفحہ 241 میں درج ہے اور پیشگوئی کی عبارت یہ ہے لا تیئس من روح اللہ۔ الآ انّ روح الله قریب۔ الآ انّ نصر الله قریب۔ یأتیك من کُلّ فجٍّ عمیق۔ یأتون من کلّ فجٍّ عمیق۔ ینصرك الله من عندہٖ۔ ینصرك رجالٌ نوحی الیهم من السّمآء۔ ولا تصعّر لخلق الله وَلا تسئم من النّاس۔ دیکھو صفحہ 241 براہین احمدیہ مطبوعہ 1881ء و 1882ء مطبع سفیر ہند پریس امرتسر۔ (ترجمہ) خدا کے فضل سے نومید مت ہو اور یہ بات سُن رکھ کہ خدا کا فضل قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک راہ سے تجھے پہنچے گی اور ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اِس کثرت سے آئیں گے کہ وہ راہیں جن پر وہ چلیں گے عمیق ہو جائیں گی۔ خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ القا کریں گے مگر چاہئے کہ تو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں گے بدخلقی نہ کرے اور چاہئے کہ تو اُن کی کثرت دیکھ کر ملاقاتوں سے تھک نہ جائے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 261)

(5)

1868ء تا 1869ء میں بھی ایک عجیب الہام اردو میں ہوا تھا جس کو اِسی جگہ لکھنا مناسب ہے۔ اور تقریب اس الہام کی یہ پیش آئی تھی کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کہ جو کسی زمانہ میں اس عاجز کے ہم مکتب بھی تھے، جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو ان کے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کیلئے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا چنانچہ اُسکے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اُس شخص کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو معہ اُن کے والد صاحب کے مسجد میں پایا۔ پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اُس وقت کی تقریر کو سن کر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہو اس لئے خاص اللہ کیلئے بحث کو ترک کیا گیا۔ رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اسی ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پھر بعد اُسکے عالمِ کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ چونکہ خالصاً خدا اور اس کے رسول کیلئے انکسار و تذلّل اختیار کیا گیا اس لئے اُس محسن مطلق نے نہ چاہا کہ اُس کو بغیر اجر کے چھوڑے۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 621 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

(6)

مجھے اللہ جل شانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک میں بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(برکات الدعا، روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 35)

(7)

إنی أریٰ أن أهل مكة یدخلون أفواجًا فی حِزب الله القادر المختار، وهذا من ربّ السّماء وعجیب فی أعین أهل الأرضین میں دیکھا تو ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں عجیب۔

(نور الحق، حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 197)

(8)

خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا۔ اور اُسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کر دے۔ پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام ونشان نہ رہتا۔ مگر تم نے دیکھا کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔ دیکھو کس قدر دشمن ہیں جو میرے ساتھ مباہلہ کر کے ہلاک ہو گئے۔ اے بندگانِ خدا کچھ تو سوچو کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے؟ (تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 554)

(9)

سنو! وہ جس نے یہ کلام نازل کیا وہ کیا کہتا ہے۔ اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

سو ضرور ہے کہ یہ زمانہ گذر نہ جائے اور ہم اد دنیا سے کوچ نہ کریں جب تک خدا کے وہ تمام وعدے پورے نہ ہوں۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 466)

(10)

مخالف چاہتے ہیں کہ مَیں نابود ہو جاؤں اور ان کا کوئی ایسا داؤ چل جائے کہ میرا نام ونشان نہ رہے مگر وہ ان خواہشوں میں نامراد رہیں گے اور نامرادی سے مریں گے اور بہتر ے ان میں سے ہمارے دیکھتے دیکھتے مر گئے اور قبروں میں حسرتیں لے گئے مگر خدا تمام میری مرادیں پوری کرے گا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ جب میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے اس جنگ میں مشغول ہوں تو میں کیوں ضائع ہونے لگا اور کون ہے جو مجھے نقصان پہنچا سکے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کا ہو جاتا ہے تو اس کو بھی اس کا ہونا ہی پڑتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 305)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق سلسلہ احمدیہ کی ترقیات زیادہ سے زیادہ اپنی زندگی میں دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

جماعت احمدیہ کی ترقیات کے متعلق خلفائے کرام کے ارشادات

(مامون الرشید تبریز، مربی سلسلہ، نائب انچارج شعبہ تاریخ احمدیت قادیان)

ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جہاں امت محمدیہ میں فتنوں کے جنم لینے، برائیوں اور بدیوں کے گھر کر جانے، آفات ومصائب کے بادلوں کے چھانے اور مسلمانوں کے تنزل وادبار کی خبروں کے متعلق انذاری پیشگوئیاں فرمائیں وہیں ایسے مشکل اور تکلیف دہ حالات سے مسلمانوں کو نجات دلانے کیلئے ایک ایسے شخص کے آنے کی بھی خبر دی جو تائیدات سماویہ اور دعاؤں کے ذریعہ ایک ایسی جماعت پیدا کرے گا جو اوّلین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسوہ کو اپناتے ہوئے اسلام کی حقیقی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ احکامات پر دل وجان سے عمل کرنے والی ہوگی اور قرآنی پیشگوئی وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی حقیقی مصداق ہوگی۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام مسیح موعود اور مہدی معہود بن کر مبعوث ہوئے اور آپؑ نے 23/مارچ 1889ء کو اُس جماعت کی بنیاد رکھی جسے آج ساری دنیا میں ''جماعت احمدیہ مسلمہ'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

انبیاء کی سنت کے عین مطابق جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کا قیام فرمایا وہیں اس جماعت کی آئندہ زمانہ میں ہونے والی ترقیات سے متعلق خوشخبریاں بھی دیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مَیں وہ مسیح ہوں کہ کامیاب ہو کر دنیا سے جاؤں گا۔ جس سے تمام دنیا کی اقوام فائدہ اٹھائیں گی۔ پہلے مسیح کو تو لوگوں نے دکھ دیئے اور پھانسی تک چڑھانے کی سعی کی اور بعض نے اسے اپنے زعم میں مصلوب بنا کر ملعون قرار دیا مگر میں کامیاب اور مظفر ومنصور ہو کر دنیا سے جاؤں گا۔'' (اصحاب احمد، جلد 7، صفحہ 107، سیرت ماسٹر عبد الرحمن صاحب)

پھر فرمایا: ''خدا کے مسیح کو فتح ہوگی اور شیطانی قوتیں ہلاک ہو جائیں گی اور ایک مدت تک خدا کا جلال اور عظمت اور پاکیزگی اور توحید زمین پر پھیلتی جائے گی۔''

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 179)

پھر فرمایا: ''دو گروہ یعنی دو جماعتیں تمہیں عطا کی جاویں گی ایک وہ جماعت ہے جو نزولِ آفات سے پہلے قبول کرلے گی اور دوسری وہ جماعت ہے جو نشانوں کو دیکھ کر بکثرت جوق جوق سلسلہ بیعت میں داخل ہوگی۔''

(نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 518)

اپنے بعد خلافت کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا: ''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جسکا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا ...... مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

> وہ ملائکہ کا ہی لشکر ہے جو سب مخالفوں کے حملوں کا دفاع کرتا
> اوران کی آرزوؤں کے خلاف ہزاروں ہزار کو اسکے جھنڈے کے نیچے لارہا ہے
>
> اسلام کے واسطے فتح ونصرت کا وقت پھر آ گیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے
>
> **ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ**

معزز قارئین! احمدیت کی بناء حقیقی اسلام کے اصولوں پر کھڑی ہے۔ اسی لئے احمدیت کی ترقیات اسلام کی ہی ترقیات تصور ہونگی کیونکہ اسلام اور احمدیت کوئی الگ الگ مذاہب نہیں ہیں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں مبعوث ہوئے اسی طرح آپؑ کی یہ جماعت بھی اسلام کی پیروی میں ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ اسلام کی ترقیات کے متعلق فرماتے ہیں:

''ہمارا بھروسہ صرف ان دعاؤں پر ہے جو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں کرتے ہیں خداوند تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور وہ خود ہی ایسے سامان مہیا کرے گا کہ کفر ذلیل ہو جائے گا اور اسلام کے واسطے غلبہ اور عزت کے دن آجائیں گے۔'' (حقائق الفرقان، جلد 4، صفحہ 582)

ایک اور موقع پر آپؓ فرماتے ہیں:

''اہل اسلام کی خاطر ہمیشہ فرشتے آیا کرتے ہیں اور آیا کریں گے۔ اگر فرشتے اسلام کی خاطر نہ آیا کریں اور نہ آیا کرتے تو جس قدر اسلام کے نابود کرنے کیلئے ہمیشہ دشمنانِ حق زور لگاتے تھے اور لگاتے ہیں، اب تک اسلام نابود ہو جاتا۔ ہمیشہ اسلام کے مقابلہ میں کافر ذلیل وخوار ہی رہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں تمام عرب وعجم نے کیا کیا زور لگائے۔ مگر کیا اس ایک انسان کا کام تھا کہ کامیاب ہوتا۔ کیا اس سے صاف ثابت نہیں ہوتا کہ حقیقی دیوتا اور اس کے مظاہر قدرت دیوتے اس کے ساتھ تھے۔ جب ہی تو دنیا کو حیران کرنے والی فتوحات انہیں نصیب ہوئیں۔ آج بھی ہمارے زمانہ میں ہم میں ایک حامئ اسلام اور سچا مسلمان موجود ہے۔ اسکے استیصال کیلئے بیرونی دنیا میں تمام عیسائیوں تمہارے نئے بھائیوں سکھوں وغیرہ نے اور اندرونی طور پر شیعہ سجادہ نشین مولویوں وغیرہم نے کیسے کیسے زور لگائے۔ آخر وہ ملائکہ کا ہی لشکر ہے جو سب مخالفوں کے حملوں کا دفاع کرتا اور ان کی آرزوؤں کے خلاف ہزاروں ہزار کو اسکے جھنڈے کے نیچے لارہا ہے۔''

(حقائق الفرقان، جلد 2، صفحہ 284)

پھر آپؓ فرماتے ہیں: ''چنانچہ اس زمانہ میں بھی جبکہ اسلام بہت ضعیف ہے، خدا تعالیٰ نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری دوبارہ سنائی ہے کہ اسکی طرف سے اسلام کے واسطے فتح ونصرت کا وقت پھر آ گیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اور پھر اسلامیوں میں وہی روحانیت پھونکی جائیگی۔ مبارک ہیں وہ جو تکبر نہ کریں اور خدا کے کام کی عزت کریں تا کہ ان کے واسطے بھی عزت ہو۔''

(حقائق الفرقان، جلد 4، صفحہ 533)

> زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر توحید کا قیام،
> خدائے واحد کے کلمہ کا اعلاء اور اسکے دین کا دُنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلنا کبھی رک نہیں سکتا
>
> قطعی اور یقینی بات ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا، قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی، پھر دنیا اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی
>
> **ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ**

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی اسلام اور احمدیت کی ترقیات کے بارہ میں بہت کچھ اپنی جماعت کو بتایا ہوا ہے۔ ان میں سے بعض ارشادات ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں:

''آسمان ٹل سکتا ہے زمین ٹل سکتی ہے مگر اس سلسلہ کی دنیا میں اشاعت کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ نہیں ٹل سکتیں۔'' (خطبہ جمعہ یکم فروری 1952ء از الفضل 13/فروری 1952ء)

پھر آپؓ فرماتے ہیں: ''پس مجھے یہ فکر نہیں کہ یہ کام کس طرح ہوگا۔ جب خدا نے ایک کام میرے سپرد کیا ہے تو یقیناً وہ کام ہو کر رہے گا۔ خواہ وہ میری زندگی میں ہو اور خواہ میری موت کے بعد ہو۔ خواہ تمہارے ذریعہ سے ہو خواہ تمہاری نسلوں کے ذریعے سے ہو بہر حال یہ ناممکن اور بالکل ناممکن ہے کہ جو کام خدا نے میرے سپرد کیا ہے وہ نہ ہو۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر توحید کا قیام، خدائے واحد کے کلمہ کا اعلاء اور اسکے دین کا دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلنا کبھی رک نہیں سکتا۔ یورپ کا فلسفہ، یورپ کی سیاست اور یورپ کا تمدن اب اسکے رستہ میں حائل نہیں رہ سکتا۔ خدا کے فرشتے اسکی دیواروں پر اپنی توپیں داغ نے کیلئے تیار بیٹھے ہیں اور قریب ہے کہ خدا کا حکم جاری ہو جائے پھر وہ عمارتیں اسلام اور احمدیت کے مقابلہ میں اس طرح منہدم ہو جائیں گی جس طرح ایک چھوٹی سے چھوٹی اور کمزور سے کمزور

دیواروں والی عمارت منہدم ہوجاتی ہے۔“

(رپورٹ مجلس مشاورت، 1944ء، صفحہ 18)

ایک موقع پر حضور رضی اللہ عنہ نے مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی تقریر میں فرمایا:

”اس وقت بیشک تم نامعلوم اور غیر معروف ہو لیکن وہ زمانہ آئیگا اور جلد آئے گا جب قومیں تمہارے نام پر فخر کریں گی اور تمہارے کارناموں کو سراہیں گی۔ پس تم اپنی حرکات وسکنات کو معمولی نہ سمجھو اور یہ نہ سمجھو کہ یہ حرکات صرف میری ہیں بلکہ یہ ساری انگریز قوم کی ہیں وہ لوگ جو بعد میں آئیں گے وہ تمہاری ہر حرکت کی نقل کریں گے اور تمہارے ہر لفظ کی پیروی کریں گے ......اس زمانہ میں جب احمدیت دنیا پر غالب آئے گی اور ضرور غالب آکر رہے گی اور کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی اس وقت لوگوں کے دلوں میں تمہاری عظمت بہت بڑھ جائے گی حتیٰ کہ بڑے سے بڑے وزیر اعظم سے بھی زیادہ ہوگی۔“

(الفضل 6 / مئی 1947ء)

سال 1965ء میں عید الاضحیٰ کے خطبہ میں آپؒ نے فرمایا: ”یہ خدائی فیصلہ ہے جس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ ایک ایک کرکے دنیا اس توحید کے جھنڈے کے نیچے آئے گی یہاں تک کہ ساری دنیا وہاں جمع ہوجائے گی اور آخر ایک دن آئے گا جس طرح آج کی عید کے دن مکہ میں خدا کی توحید کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ دنیا کے کونہ کونہ سے توحید کے نعرے بلند کئے جائیں گے اور خدائے واحد کی تکبیر کہی جائے گی اور جس طرح دنیا سے تمام جھوٹے معبود مٹا کر ایک خدا کی حکومت قائم کی گئی ہے اسی طرح دنیا سے مختلف قومیتیں مٹا کر انسانیت کی حکومت قائم کی جائے گی اور آسمان پر بھی ایک خدا ہوگا اور زمین پر بھی ایک ہی نسل ہوگی۔ سب جھوٹی قومیتیں مٹادی جائیں گی جس طرح سب جھوٹے خدا مٹائے جاچکے ہیں۔“ (خطبہ عید الاضحیٰ 31 / جولائی 1955ء از خطبات محمود، جلد 2، صفحہ 386)

پھر آپؓ فرماتے ہیں: ”قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں۔ زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی۔ پھر دنیا اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی اور باوجود اسکے کہ دنیا کی حالت اس قرآنی تعلیم کو قبول کرنے کے خلاف ہے اسلام کی حکومت پھر قائم کردی جائے گی ایسی طرح کہ پھر اس کی جڑوں کو ہلانا انسان کیلئے ناممکن ہوجائے گا۔“ (دیباچہ تفسیر القرآن، صفحہ 324)

ایک اور جگہ آپؒ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ پھر غلبہ اسلام کے سامان پیدا کئے ہیں اور اس نے آپ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر مسلمان اسلام کی اس تعلیم پر جسے آپؑ نے بڑا روشن اور نمایاں کر کے دلائل اور آسمانی تائیدوں کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے مضبوطی پر قائم ہوجائیں تو انہیں دین بھی ملے گا اور دنیا بھی ملے گی اور یہ غلبہ اسلام کا، یہ غلبہ توحید باری کا، یہ غلبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دنیا میں اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ قیامت نہ آجائے بشرطیکہ شرائط پوری ہوتی جائیں۔

غرض یہ وعدہ دہرایا گیا ہے اور نئے سرے سے اسلام کے غلبہ کے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنی نسل کی بھی فکر ہے اور اس نسل کی بھی فکر ہے جس نے ہماری جگہ لینی ہے۔“ (خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 19 / اکتوبر 1968ء از مشعل راہ، جلد 2، صفحہ 121)

ایک اور موقع پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”عنقریب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اسکے فضل سے وہ دن آنے والا ہے جب اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا اور تمام ملتیں مٹ جائیں گی سوائے اسلام کے۔ جس کا گھر ہر انسان کا سینہ ہوگا اور جس خدا کو اس نے پیش کیا اس کی محبت میں ہر دل مستانہ وار اپنی زندگی گذار رہا ہوگا۔“ (خطبہ جمعہ 18 / جنوری 1974ء، الفضل 27 / جنوری 1974ء)

پھر آپؒ فرماتے ہیں: ”ایک دن آئے گا کہ لوگ حیران ہوں گے اور وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا مال سے محروم وسائل سے محروم، دنیا کی عزتوں سے محروم ہر طرف سے دھتکارا جانے والا، ذلیل کیا جانے والا اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔“

(الفضل 3 / دسمبر 1965ء)

ایک اور موقع پر آپؒ نے جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے کہا: ”خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ ایک نہایت ہی اہم اور مقدس فریضہ ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے اور وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا اور اللہ کی محبت ہر انسانی دل میں پیدا کرنا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ وہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرے گا انشاء اللہ! یہ اس کی تقدیر ہے جو ہمارے ذریعہ یا ایک اور ایسی احمدی قوم کے ذریعہ سے جو ہم سے زیادہ اپنے اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والی ہو پورا کرے گا۔“ (خطبہ جمعہ 15 / مارچ 1968ء از خطبات ناصر، جلد 2 صفحہ 78)

پھر آپؒ نے دوسری صدی میں اسلام کے غلبہ کے متعلق فرمایا کہ ”جیسا کہ مَیں نے کئی بار پہلے بھی بتایا ہے میرے اندازے کے مطابق جماعت احمدیہ کی جو دوسری صدی ہے وہ غلبہ اسلام کی صدی ہے اس میں ساری دنیا میں اسلام غالب آئے گا اور کیا مسلم اور کیا غیر مسلم جماعت احمدیہ کی ان خدمات کے قائل ہوچکے ہوں گے کہ واقعی یہی جماعت احمدیہ اسلام کی خدمت کیلئے قائم کی گئی تھی اور اس نے دنیا کے دل جیت کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالے ہیں۔“

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26 / دسمبر 1978ء از الفضل 22 / فروری 1979ء)

> عنقریب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اسکے فضل سے وہ دن آنے والا ہے
> جب اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا اور تمام ملتیں مٹ جائیں گی سوائے اسلام کے
>
> اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ وہ اسلام کو
> تمام دنیا پر غالب کرے گا انشاء اللہ! یہ اس کی تقدیر ہے جو ہمارے ذریعہ یا ایک اور
> ایسی احمدی قوم کے ذریعہ سے جو ہم سے زیادہ اپنے اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والی ہو پورا کریگا
>
> **ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ**

جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے جن کے عہد خلافت کے دوران پاکستان اور مسلم ممالک میں جماعت احمدیہ پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور سوشل بائیکاٹ کیا گیا اور یہی نہیں بلکہ احمدیوں کو ہر طرح سے ستایا گیا اور ایسے ستایا گیا گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکی دور نظر کے سامنے سے گزر رہا ہو۔ ایسے وقت میں آپؒ نے اپنی جماعت کا حوصلہ نہ ٹوٹنے دیا اور احمدیت کی آئندہ ترقیات کے متعلق متعدد ارشادات سے اپنی جماعت کا جوش بڑھائے رکھا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

”اس وقت شیطان دجل کی شکل میں حق کے خلاف نبرد آزما ہے اور جماعت احمدیہ جو روحانی جنگ لڑ رہی ہے وہ شیطان کے مقابلہ میں ہی لڑی جارہی ہے۔ اس جنگ کو الٰہی نوشتوں میں حق و باطل کی آخری جنگ قرار دیا گیا ہے اور اس میں فتح حاصل کرلینے کے بعد اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے گا اور اللہ تعالیٰ کی توحید تمام بنی نوع انسان میں پھیل جائے گی اور دنیا کے تمام ملک اور اقوام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار ہوجائیں گی۔“ (خطبہ جمعہ 7 / جنوری 1966ء از خطبات ناصر، جلد 1 صفحہ 82)

> وہ جو ہمیں مٹانے کے خواہاں ہیں، یہ ان لوگوں کی خوابیں ہیں
> جو کبھی پوری نہیں ہوں گی، وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب تھی
> ہر جگہ ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جھنڈا گاڑا جائے گا
>
> احمدیت کوئی مسیح موعود کا لگایا ہوا پودا نہیں
> یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس کو اللہ نے آپ کے ہاتھ سے لگوایا ہے
> اور یہ پودا کبھی ناکام نہیں ہوسکتا، یہ لازماً بڑھے گا اور لازماً ہمیشہ ترقی کرتا چلا جائے گا
>
> **ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ**

جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں بھی جماعت کو مشکلات اور پریشانیوں کے دور سے گزرنا پڑا۔ دشمنان احمدیت نے اس قدر مخالفت کی کہ بالآخر آپ کو اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑی۔ سب جانتے ہیں کہ مکی دور

میں ہجرت کے بعد ہی اسلام کو ترقیات حاصل ہوئیں اور اس قدر ترقیات ملیں کہ قیصر وکسریٰ کی حکومتیں بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آگئیں۔ آپؒ کی ہجرت بھی اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقیات کا پیش خیمہ تھی۔ آپؒ نے بھی مخالفین کی ایذا رسانیوں پر اپنی جماعت کو صبر کی تلقین کی اور آنے والے دور میں اسلام اور احمدیت کی ترقیات کا آئینہ دکھا کر شکستہ دلوں کو راحت پہنچائی۔ اسلام اور احمدیت کی ترقیات کے بارہ میں آپؒ کے ارشادات درج ذیل ہیں۔

آپؒ فرماتے ہیں: ''یہ تقدیر الٰہی ہے کہ اللہ ہی کا ارادہ ہے جس نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ دُنیا میں ایک دفعہ ضرور توحید کی بادشاہی ہوگی اور ہر جھوٹا خدا مٹا دیا جائے گا۔ سو اس مقصد کیلئے آپ اٹھ کھڑے ہوں اور یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی ان کوششوں کو ضرور بار آور فرمائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی لازماً پورا ہوگا کہ ''مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' یہ بھی 1897ء کا الہام ہے۔ پس اب وقت آرہاہے کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے جو توحید کے نور سے معطر تھے، ان کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔'' (خطبہ جمعہ 25/جولائی 1997ء از الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 1997)

پھر آپؒ نے فرمایا: ''پس وہ جو ہمیں مٹانے کے خواہاں ہیں، یہ ان لوگوں کی خوابیں ہیں جو کبھی پوری نہیں ہوں گی۔ وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب تھی، جو آپ کے عاشق کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب تھی۔ ساری دنیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا گاڑا جائیگا اور دشمن اسلام کی ساری خوابین ناکام ہو جائیں گی، پوری نہیں ہوں گی اور نامراد نکلیں گی اور ہر جگہ ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جھنڈا گاڑا جائے گا۔ یعنی وہی جھنڈا جو درحقیقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا ہے تمام دشمنان اسلام کی ہر خواب نامراد ہو جائے گی۔'' (اختتامی خطاب برموقع اجتماع انصاراللہ ربوہ، 7/نومبر 1982 از الفضل 9/جون 1983ء)

پھر آپؒ نے یہ بھی خوشخبری دی کہ ''ہم ایسے دَور میں ہیں کہ آئندہ کا زمانہ ہمارے سپرد کیا جانے والا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مالکیت اب کل عالم پر جلوہ دکھانے والی ہے اور خدا نے ہم عاجزوں اور نکموں کو چن لیا ہے تو وہی طاقت بخشے گا، وہی صلاحتیں عطا کرے گا لیکن وہ صلاحیتیں اسماء باری تعالیٰ پر غور کے نتیجے میں حاصل ہوں گی۔'' (خطبہ جمعہ 17/مارچ 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 28/اپریل 1995ء)

آپ نے ملک فجی کی ایک مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے اپنے خطاب میں فرمایا: ''گو درمیانی عرصہ میں بعض دفعہ ہم پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ ہمارے رستے میں مشکلات کے پہاڑ کھڑے کر دیئے گئے۔ ہمیں ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا اور ایذا رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی رہی لیکن بایں ہمہ احمدیت کا قافلہ مخالفت کی آندھیوں اور طوفانوں میں سے زندہ وسلامت گزر کر ترقی کی نئی سے نئی منزلوں سے ہمکنار ہوتا رہا۔ اس لئے یہ ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ دین اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کی کوششیں رنگ لائیں گی اور اللہ تعالیٰ اس کے شیریں ثمرات عطا فرمائے گا۔''

(خطاب برموقع افتتاح مسجد صووا (فجی) 18/ستمبر 1983ء از الفضل 19/اکتوبر 1983ء)

ایک اور موقع پر آپؒ اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں: ''پس جماعت احمدیہ کو چونکہ اب دنیا میں عظیم غلبے عطا ہونے والے ہیں اور جماعت احمدیہ کے حق میں گزشتہ انبیاء کے وعدے پورے ہونے کے دن قریب آرہے ہیں......اس پہلو سے لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف پہلے سے بڑھ کر متوجہ ہوں۔'' (خطبہ جمعہ 27/جولائی 1990ء از الفضل انٹرنیشنل 23/اکتوبر 1990ء)

آپؒ نے جلسہ سالانہ یو.کے 1993ء کے افتتاحی خطاب میں فرمایا: ''آج ساری دنیا کے آسمان سے جماعت احمدیہ پر افضال نازل ہو رہے ہیں......عنقریب فوج درفوج افراد احمدیت کی آغوش میں آئیں گے۔ اس مضمون کا گہرا تعلق بخشش سے ہے کلام الٰہی میں جب ایسی فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے تو ساتھ حکم ہے کہ اللہ کی تسبیح کرو اور اللہ سے بخشش مانگو تو جب بھی فتح کا وقت آئے اس بات کو یاد رکھیں۔ دنیا بھر سے فوجیں اپنے تاج وتخت آپ کی گود میں ڈالنے آئیں گی۔ اس موقع پر فتح کے نقارے نہیں بجانے۔ خدا کی حمد کے نعرے لگانے ہیں۔''

(خلاصہ افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یو.کے، 30/جولائی 1993ء از الفضل 2/اگست 1993ء)

پھر آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''احمدیت کوئی مسیح موعود کا لگایا ہوا پودا نہیں۔ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس کو اللہ نے آپ کے ہاتھ سے لگوایا ہے اور یہ پودا کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ یہ لازماً بڑھے گا اور لازماً ہمیشہ ترقی کرتا چلا جائے گا اور دشمن کی پھونکیں اس روشن چراغ کو کبھی بجھا نہیں سکیں گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور قرآن کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے میں روشن کیا گیا ہے۔''

(خطبہ جمعہ 14/مئی 1999ء از الفضل انٹرنیشنل 2/جولائی 1999ء)

یہ دَور انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دَور ہے
مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں
اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے

اگر حکومتیں کھڑی ہوں گی تو وہ بکھر جائیں گی، اگر تنظیمیں کھڑی ہوں گی تو وہ پارہ پارہ ہو جائیں گی
آخری فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس فتح کو روک نہیں سکتی

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی احباب جماعت کو ثابت قدم رکھنے کیلئے اور مخالفت سے نہ گھبراتے ہوئے ترقیات کی طرف اپنے قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھانے اور آنے والے زمانہ میں اسلام اور احمدیت کو حاصل ہونے والی غیر معمولی ترقیات نیز افضال اور برکات الٰہی کو سمیٹنے کیلئے اپنی نسلوں کی اصلاح اور تربیت کی تلقین کی۔ آپ نے بھی جماعت کو آئندہ زمانہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقیات کے بارے میں بتایا۔ آپ فرماتے ہیں:

''پس آج احیاء دین کیلئے اسلام کی کھوئی ہوئی شان وشوکت واپس لانے کیلئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں کھڑا ہونے کیلئے، اللہ تعالیٰ نے جس جری اللہ کو کھڑا کیا ہے اسکے پیچھے چلنے سے اور اسکے دیئے ہوئے براہین اور دلائل سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے بتائے ہیں اور اسکی تعلیم پر عمل کرنے سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری آب وتاب اور پوری شان وشوکت کے ساتھ دنیا میں لہرائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور لہراتا چلا جائے گا۔'' (خطبہ جمعہ 24/فروری 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 17/مارچ 2006ء)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو

اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔’’(خطبہ جمعہ 21 مئی 2004ء از خطبات مسرور، جلد 2 صفحہ 353)

2004ء میں مغربی افریقہ سے واپسی پر لجنہ اماء اللہ کی استقبالیہ تقریب سے خطاب کے دوران آپ نے فرمایا: ’’انشاء اللہ تعالیٰ الٰہی وعدے جو ہیں وہ ضرور پورے ہو کر رہیں گے اور ایک دن تمام دنیا پر احمدیت کا اور اسلام کا غلبہ ہوگا لیکن یہ سب کچھ تبھی ہوگا جب ہم خلافت کے نظام سے وابستہ رہیں گے اور خلافت کے ہر حکم پر لبیک کہنے کو اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دیں گے۔’’(دورہ مغربی افریقہ سے واپسی پر لجنہ کی استقبالیہ تقریب سے خطاب یکم مئی 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی 2004ء)

جلسہ یوم خلافت 27 مئی 2008ء کے موقع پر اپنے خطاب میں آپ نے فرمایا: ’’یہ دَور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دَور ہے۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔ مَیں تو جب اپنا جائزہ لیتا ہوں تو شرمسار ہوتا ہوں۔ مَیں تو ایک عاجز، ناکارہ، نااہل، پر معصیت انسان ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ کی مجھے اس مقام پر فائز کرنے کی کیا حکمت تھی لیکن یہ مَیں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دَور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دَور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا رہے گا۔’’

(خطاب برموقع جلسہ یوم خلافت 27 مئی 2008ء بمقام Excel سینٹر لندن از الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2008ء)

جلسہ سالانہ قادیان 2006ء میں لندن سے براہ راست خطاب میں آپ نے فرمایا:

’’جب اللہ کی مدد اور نصرت شامل حال ہو تو دشمن کچھ نہیں بگاڑ سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ شہیدوں کے خون رائیگاں نہیں جائیں گے بلکہ ضرور رنگ لائیں گے۔ احمدی کا صرف خون ہی رنگ نہیں لاتا بلکہ مَیں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ احمدی کو پہنچنے والی معمولی سی تکلیف کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ ایک مسجد بند ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ دس مساجد عطا کر دیتا ہے، ایک جماعت پر پابندی لگائی جاتی ہے تو دس جماعتیں آزادی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے والی مل جاتی ہیں۔ پس ہر تکلیف اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے برداشت کریں۔ انشاء اللہ وہ دن دُور نہیں جب تمام مخالفین ہوا میں اڑ جائیں گے اور مخالفت کرنے والے آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہونگے۔’’

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 26 جنوری 2007ء)

اپنے ایک خطبہ جمعہ میں آپ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں ترقیات کے نظارے دکھا بھی رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دکھائے گا۔ ہر الہام اور پیشگوئی اپنے وقت پر پوری بھی ہوئی ہے جن سے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان دیکھے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوں گی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے اور بہرحال اس نے غالب آنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ سے ہی اسلام کا غلبہ تمام دنیا میں ہونا ہے۔’’

(خطبہ جمعہ 25 جولائی 2003ء از خطبات مسرور، جلد 1 صفحہ 206)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’یہ ظلم جو مخالفین کی طرف سے ہو رہے ہیں یہ امتحان ہیں۔ صبر یہی ہے کہ ثابت قدم رہو۔ یہ سختیاں اور تنگیاں تم پر وارد کی جا رہی ہیں ان کے خلاف کسی بھی دنیاوی مدد کی بجائے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر اور جو تعلیم اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے اس پر عمل کرو اور برائیوں سے بچو۔ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور ضرور آئے گی اور آخری فتح انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ انشاء اللہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے غلبہ پانا ہے، آنحضرت کے عاشق صادق کی جماعت نے دنیا پر غالب آنا ہے۔’’ (خطبہ جمعہ 23 نومبر 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 14 دسمبر 2007ء)

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا: ’’ماریشس کے ساتھ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے، روڈرگس ...... وہاں جا کر شدید خواہش پیدا ہوئی اور دعا بھی ہوئی کہ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے، اس پورے جزیرے کو جلد سے جلد احمدیت کی آغوش میں لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بہرحال چھوٹے جزیرے ہوں یا بڑے ہوں، چھوٹے ملک ہوں یا بڑے ملک ہوں ان کی اکثریت نے انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت اور حقیقی اسلام کی آغوش میں آنا ہی آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں وہ نظارے دکھائے جب ہم احمدیت کا غلبہ دیکھیں۔ یاد رکھیں کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کی گئی دعائیں ہی ہیں جو ربوہ کے راستے بھی کھولیں گی اور قادیان کے راستے بھی کھولیں گی اور مدینہ اور مکہ کے راستے بھی کھولیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ’’(خطبہ جمعہ 20 جنوری 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 10 فروری 2006ء)

جماعت احمدیہ کی حفاظت اور ترقیات کے متعلق آپ نے فرمایا: ’’آج بھی وہی خدا جماعت احمدیہ کی حفاظت کے لئے کھڑا ہے۔ آج بھی وہ اپنے بندے اور اپنے مسیح کی جماعت کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ آج بھی تم ایسے نظارے دیکھو گے کہ جو دشمن ان دعاؤں کی لپیٹ میں آئے گا اسکے ٹکڑے ہوا میں بکھرتے چلے جائیں گے۔ اگر حکومتیں کھڑی ہوں گی تو وہ بکھر جائیں گی، اگر تنظیمیں کھڑی ہوں گی تو وہ پارہ پارہ ہو جائیں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ بعض دفعہ الٰہی جماعتوں کو امتحانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہر احمدی کا کام ہے کہ دعائیں کرتے ہوئے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ ان امتحانوں سے گزر جائے۔ آخری فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس فتح کو روک نہیں سکتی۔ یہ خدا کی باتیں ہیں جن کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے یہ پوری ہوں گی اور ضرور پوری ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔’’

(خطبہ جمعہ 27 اکتوبر 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 17 نومبر 2006ء)

آج جماعت احمدیہ دنیا کے دوسو سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے اور اسلام کا علم بلند کئے ہوئے ہے۔ جس قدر مخالفوں نے ہمیں دبانے کی کوشش کی خدا تعالیٰ نے ہمارا ہاتھ تھاما اور ہم آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے۔ آج جماعت احمدیہ دنیا میں ایک مقام رکھتی ہے اور غیروں میں ایک پہچان بنائے ہوئے ہے۔ امن عالم کیلئے اپنی کوششوں اور مخلوق خدا کے حق میں فلاحی کاموں کی وجہ سے حکومتیں بھی جماعت احمدیہ کی مداح ہیں اور سب سے بڑھ کر اسلام کی تبلیغ اور قرآن کریم کی اشاعت کی وجہ سے دیگر اسلامی فرقوں سے ایک امتیاز رکھتی ہے۔ آج ہم جماعت احمدیہ کے افراد اپنے ایمان میں اور بھی تقویت محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے خلفاء کرام نے جو بھی ارشادات اسلام اور احمدیت کی ترقیات کے بارہ میں فرمائے اور جو بھی خوشخبریاں دی تھیں وہ الٰہی وعدوں کے مطابق ہم پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں اور آئندہ ہماری نسلیں اس سے زیادہ دیکھیں گی۔

آمین اللھم آمین۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہے شکر ربِّ عزّ و جل خارج از بیان ✡ جس کی کلام سے ہمیں اُس کا ملا نشاں

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں ✡ ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

افسردگی جو سینوں میں تھی دُور ہوگئی ✡ ظلمت جو تھی دلوں میں وہ سب نور ہوگئی

جو دَور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے ✡ چلنے لگی نسیم عنایات یار سے

’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘

الہام الٰہی کا پس منظر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچنے کے معجزانہ نظارے

(عبدالسمیع خان، استاذ جامعہ احمدیہ گھانا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجموعہ الہامات ’’تذکرہ‘‘ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو نصرت ربانی اور عالمی غلبہ کی کثرت سے بشارات دی ہیں اور اتنے رنگوں میں ان کو دہرایا ہے کہ کسی قسم کا شک باقی نہیں رہتا۔ ان الہامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔‘‘ آپ کا یہ الہام 1898ء کا ہے یعنی آج سے 124 سال پہلے کا۔ اور یہ اکیلا الہام ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔ اس الہام سے ملتے جلتے الہام اور قریب ترین الفاظ جو دوسرے الہامات میں ملتے ہیں وہ یہ ہیں کہ

☆میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔

(تذکرہ صفحہ 149 از قادیان 2008ء)

☆خدا...... تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔

(اشتہار 20 فروری 1886 و تذکرہ صفحہ 112)

☆خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ (تذکرہ، صفحہ 282)

☆وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائے گا اور انہیں برکت دے گا اور بڑھائے گا اور ان کی عزت زمین پر قائم کرے گا۔

(تحفۃ الندوہ، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 97)

☆عربی میں ہے کہ ’’وَعَدَنِیْ اَنَّہٗ سَیَنْصُرُنِیْ حَتّٰی یَبْلُغَ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَہَا‘‘ (تذکرہ، صفحہ 260)

یعنی اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری مدد کرے گا یہاں تک کہ میرا معاملہ زمین کے ہر مشرق اور ہر مغرب میں پہنچ جائے گا۔

☆انگلش میں ہے:

I shall give you
a large party of Islam

(تذکرہ، صفحہ 80)

(1) اس الہام کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی کیا صورت حال تھی؟

(2) الہام کے وقت حضور کا پیغام کہاں کہاں تک پہنچ چکا تھا؟

(3) زمین کے کناروں سے کیا مراد ہے؟

(4) زمین کے کناروں تک حضور کی تبلیغ پہنچنے کے خرق عادت نظارے۔

الہام کا پس منظر

الہام کے پس منظر کا جائزہ لینے کیلئے ہم اس سے 4 سال پہلے یعنی 1894ء سے لے کر 1897ء کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ امت محمدیہ جس مہدی کی مدتوں سے منتظر تھی اسکی علامات میں سے ایک کسوف و خسوف کا نشان تھا۔ یہ مارچ، اپریل 1894ء میں ظاہر ہوا۔ بعض سعید روحوں نے اسے دیکھ کر حضور کو قبول کیا مگر عام طور پر امت مسلمہ نے اس نشان کو رد کر دیا۔ علماء نے طرح طرح کے عذر ایجاد کیے۔ حدیث کو حدیث ماننے سے انکار کر دیا۔ روایت کو جھوٹا قرار دے دیا اور چاند سورج گرہن کیلئے وہ تاریخیں تجویز کیں جو قانون قدرت کو جڑھ سے اکھاڑنے کیلئے کافی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے جواب میں بہت دلائل پیش کیے، کئی کتب لکھیں، متعدد چیلنج دیے مگر ماننے والے بہت کم اور انکار کرنے والے ہزاروں گنا کثرت میں تھے۔

1890ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات مسیح کا الہامی اعلان کیا تھا جس کی وجہ سے عام طور پر مسلمان برہم تھے مگر 1895ء میں حضور علیہ السلام نے یہ انکشاف بھی فرما دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر سرینگر کشمیر میں موجود ہے۔ اس اعلان نے مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا اور وہ دونوں قومیں شعلہ جوالہ بن گئیں۔

1896ء میں حضور نے ایک تبلیغی خط والی کابل امیر عبدالرحمان کے نام لکھا جو حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب شہید لے کر گئے تھے جس پر امیر نے جواب دیا کہ ایں جابیا۔ یعنی کابل میں آ کر دعوی کرو تو معلوم ہو جائے گا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اسکے بعد کابل گئے اور انہوں نے امیر کو خوب بھڑکایا اور واپس آ کر کہا کہ مرزا صاحب کابل جائیں تو زندہ واپس نہیں آ سکیں گے۔ (تاریخ احمدیت، جلد 1، صفحہ 548) اسکے بعد امیر نے حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور 1903ء میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے جرم میں سنگسار کر دیا۔

1896ء میں ہی حضور نے ہندوستان کے تمام علماء اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا جسکے نتیجہ میں ان کے مریدوں میں نفرت کی لہر اور بھی بلند ہوگئی۔ واقعہ یہ ہے کہ 1906ء تک ان مخالف علماء کی اکثریت کا خاتمہ ہو چکا تھا اور جو زندہ تھے وہ کسی نہ کسی بلاء میں گرفتار تھے۔ (تاریخ احمدیت، جلد 1، صفحہ 551)

پادری عبداللہ آتھم سے حضور کا مباحثہ (جنگ مقدس) 1893ء میں ہوا تھا جس کے آخر پر حضور نے عبداللہ آتھم کی ہلاکت کی پیشگوئی کی مگر وہ دل میں رجوع کر کے خدا کے فوری غضب سے تو بچ گیا مگر اخفائے حق کے جرم کا مرتکب ہوتا رہا اور 27 جولائی 1896ء کو بالآخر ہاویہ میں جا گرا۔ اس واقعہ نے عیسائی دنیا کو اپنی تپش اور نفرت میں اور بھی بڑھا دیا اور بالآخر اسی موت کے بدلہ کے طور پر اگست 1897ء میں پادری مارٹن کلارک نے حضور کے خلاف اقدام قتل کا مقدمہ دائر کر دیا۔

1897ء میں نائب سفیر سلطان ترکی حسین کامی قادیان آئے۔ وہ ترکی کی مزعومہ خلافت عثمانیہ کیلئے انگریزوں کے مد مقابل حضور کی تائید حاصل کرنے کے متمنی تھے۔ مگر حضور کو کشفاً بتایا گیا کہ سلطنت ترکی کی حالت اچھی نہیں اور ان حالتوں کے ساتھ انجام بخیر نہیں ہے۔ اس پر اس نے واپس جا کر حضور کے خلاف اخبار میں ایک غضب آلود مضمون شائع کروایا اور کثرت سے چرچا بھی کیا۔ اس طرح گویا حضور نے مسلمانوں کی طاقتور سلطنت عثمانیہ سے بھی دشمنی مول لے لی۔

حضور نے 1893ء میں شاتم رسول لیکھرام کی 6 سال میں ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی۔ 6/مارچ 1897ء کو جب یہ پیشگوئی عظیم شان سے پوری ہوئی تو ہندو اور آریہ آپ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ الزام لگایا کہ آپ نے اسے قتل کروایا ہے۔ آپ کے گھر کی تلاشی لی گئی اور تلاشی لینے والے تھانے دار نے کہا کہ مرزا ہمیشہ بچتا رہا ہے اب میرا ہاتھ دیکھے گا۔ آپ کے قتل کی سازشیں کی گئیں اور قاتلوں کیلئے انعام مقرر کیے گئے۔ مولوی بٹالوی صاحب نے لکھا کہ میں قسم کھانے کو تیار ہوں کہ لیکھرام کے قتل میں مرزا صاحب شریک ہیں۔ اس سلسلہ میں گرفتاری کی کوششیں بھی کی گئیں۔ (تاریخ احمدیت، جلد 1، صفحہ 598)

1898ء کے شروع میں ایک مولوی ملا محمد بخش جعفر زٹلی نے ایک اشتہار شائع کر کے حضور کی وفات کی جھوٹی خبر مشہور کر دی۔ (تاریخ احمدیت، جلد 2، صفحہ 9) وسط 1898ء میں حضور علیہ السلام پر حکومت پنجاب نے انکم ٹیکس ادا نہ کرنے اور سرکاری خزانہ کو نقصان پہنچانے کا مقدمہ دائر کیا۔ 1898ء کے آخر پر مولوی محمد حسین بٹالوی کی مخبری پر حضور کے خلاف حفظ امن کا مقدمہ دائر ہوا اور مولوی صاحب نے بیان کیا کہ مرزا صاحب مجھے قتل کرا دیں گے۔

یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر براہین احمدیہ کی ابتدائی جلدوں کی اشاعت کے بعد کفر کا فتویٰ لگ گیا تھا۔ (عالمی فتنہ تکفیر کے متعلق رسول کریمؐ کی پیشگوئیاں، دوست محمد شاہد، صفحہ 16، ڈنمارک) اس کے بعد 1890 میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے ہندوستان میں گھوم کر 200 علماء سے کفر کے فتاویٰ حاصل کئے اور غلیظ ترین گالیاں دیں۔

(حیات طیبہ صفحہ 102 شیخ عبدالقادر)

یہ واقعات چیخ چیخ کر اعلان کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جان مال اور عزت سخت خطرے میں تھی اور مخالفین نے ہر طرف سے گویا محاصرہ کر رکھا تھا۔ ان حالات میں کسی کا یہ سوچنا کہ وہ دشمن کے شر سے بچ جائے گا، مخالفین ناکام و نامراد ہوں گے، اور وہ زمین کے کناروں تک عزت اور شہرت پائے گا اور قبول کیا جائے گا دنیا کی نظر میں ایک دیوانے کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ کیا ایسی ہی نہیں جیسے اپنی قوم کے ظلم سے تنگ آ کر خدا کے ایک عظیم فرستادہ کا تعاقب کرنے

والے سے یہ کہا کہ کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے۔

پیغام کہاں کہاں پہنچ چکا تھا

اس الہام کے وقت ابھی جماعت کا کوئی نام نہیں تھا اور نوزائیدہ شکل میں تھی۔ اسلئے ہندوستان میں احمدی تو موجود تھے مگر کوئی نظام جماعت نہیں تھا۔ احمدی مالی قربانی بھی کرتے تھے مگر چندوں کا کوئی باقاعدہ نظام نہیں تھا۔ حضور علیہ السلام حسب ضرورت تحریک کرتے اور احباب لبیک کہتے۔ کوئی مبلغ، کوئی مربی نہیں تھا۔ کوئی اخبار یا رسالہ نہ تھا۔ الحکم اخبار 1897ء کے آخر پر ہفت روزہ کے طور پر امرتسر سے جاری ہوا اور ریویو آف ریلیجنز 1902ء میں جاری ہوا۔

ہندوستان سے باہر سب سے زیادہ حضور کا ذکر برطانیہ میں ہوگا کیونکہ ہندوستان پر انگریز حکمران تھے اور انڈیا کی ساری خبریں وہاں پہنچتی تھیں۔ مئی 1897ء میں حضور نے تحفہ قیصریہ کے نام سے ایک تبلیغی خط ملکہ وکٹوریہ انگلستان کو بھجوایا مگر اس پر بھی کوئی خاص ردعمل سامنے نہیں آیا۔

حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوتے ہی اشتہارات کے ذریعہ عالمگیر نشان نمائی کا اعلان کیا تھا اور دنیا کے بڑے بڑے لیڈروں اور مذہبی راہنماؤں کو اپنے پیغام سے مطلع کیا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’یہ دعویٰ بفضلہٖ تعالیٰ وتوفیقہٖ میدانِ مقابلہ میں کروڑہا مخالفوں کے سامنے کیا گیا ہے اور قریب تیس ہزار کے اس دعویٰ کے دکھلانے کیلئے اشتہارات تقسیم کئے گئے اور آٹھ ہزار انگریزی اشتہار اور خطوط انگریزی رجسٹری کرا کر ملک ہند کے تمام پادریوں اور پنڈتوں اور یہودیوں کی طرف بھیجے گئے اور پھر اس پر اکتفا نہ کر کے انگلستان اور جرمن اور فرانس اور یونان اور روس اور روم اور دیگر ممالک یورپ میں بڑے بڑے پادریوں کے نام اور شہزادوں اور وزیروں کے نام روانہ کئے گئے۔ چنانچہ ان میں سے شہزادہ پرنس آف ویلز ولی عہد تخت انگلستان اور ہندوستان، اور گلیڈسٹون وزیر اعظم اور جرمن کا شہزادہ بسمارک ہے۔ چنانچہ تمام صاحبوں کی رسیدوں سے ایک صندوق بھرا ہوا ہے‘‘

(مکتوبات احمدیہ، جلد اول، صفحہ 649)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام مشہور لیڈروں تک حضور کا دعویٰ پہنچ گیا تھا لیکن ان میں سے کسی نے قبولیت کی خواہش ظاہر نہیں کی اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی ساری قوموں تک بھی حضور کا پیغام پہنچ گیا۔ کیونکہ ان سب قوموں کی زبانوں تک ہی رسائی کیلئے ایک بہت بڑا نظام درکار تھا

دنیا کے کناروں سے کیا مراد ہے

''Verdens Ende''

The End of the Earth

یعنی ’’دنیا کا آخری حصہ‘‘ ناروے

زمین تو عرف عام میں گول ہے، اور گول چیز کا کوئی کنارہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس الہام میں دنیا کے کناروں سے مراد ہر جگہ ہو سکتی ہے یعنی زمین کے چپے چپے پر تیری تبلیغ پہنچے گی۔

وہ معروف مقامات جنہیں دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے جہاں آبادیاں ختم ہو جاتی ہیں اور سمندر کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔

ناروے کے شہر شون کے شمال میں ایک مقام End of the world کہلاتا ہے۔

قطب شمالی کے قریب واقع ملک فن لینڈ کو دنیا کا آخری سرا کہا جاتا ہے۔ اسی طرح امریکہ، روس، اور کینیڈا کے شمالی علاقوں کو بھی آخری کنارہ کہا جاتا ہے۔ نیز قطب جنوبی اور براعظم انٹارکٹکا کو بھی دنیا کا آخری کنارہ سمجھا جاتا ہے۔ وہاں صرف چند سائنس دان رہتے ہیں جو سائنسی تحقیقات کرتے ہیں۔

فجی جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے اور دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے، اسے بھی کنارہ کہا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے پہلے سورج جاپان میں طلوع ہوتا ہے۔

بحرالکاہل میں موجود ریاست ساموا نے دسمبر 2021ء میں اپنے معیاری وقت کو تبدیل کر دیا ہے اور اس طرح یہ ریاست دنیا میں سب سے پہلے سورج طلوع ہوتا دیکھتی ہے۔

اگر آپ نقشے پر شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک نظر دوڑائیں تو جتنے ممالک اور خطے ساحل سمندر پر موجود ہیں وہ سب زمین کے کنارے کہلا سکتے ہیں۔ انکی بھاری اکثریت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ چند جزائر ایسے ہوں جو ابھی اس نور سے منور نہیں ہوئے، کوئی بعید نہیں کہ چند سالوں میں وہاں بھی حضور علیہ السلام کا پیغام پہنچ جائے۔

پیغام پہنچنے سے متعلق غیر معمولی نظارے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب یہ وعدہ دیا گیا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا تو اس میں لازماً اس طرف بھی اشارہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت تمہارے ساتھ ہوگی اور یہ بھی کہ الٰہی سنت کے مطابق پیشگوئیوں کو پورا کرنے کیلئے الٰہی جماعت کی محنت اور کاوش بھی ضروری ہو گی۔ چنانچہ اس کے عین مطابق جماعت احمدیہ جان، مال، وقت، عزت اور اولادوں کی قربانی کر کے اس مقدس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ اس راہ میں شہادتیں بھی ہوئیں، بہت دکھ سہے، بیوی بچوں کو چھوڑا، بھوک پیاس برداشت کی، زخم کھائے، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں مگر کوئی کمی نہ چھوڑی اور خدا نے اپنے وعدوں کے مطابق قربانیوں کا بہترین پھل اور صلہ عطا کیا مگر اسکا ایک ایمان افروز پہلو یہ بھی ہے کہ بہت سی ایسی جگہوں پر جماعت کا پیغام اس طرح بھی پہنچا کہ اس کیلئے کوئی خاص محنت اور جد و جہد نہیں کرنی پڑی بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر اور تجلی کے طفیل ان ملکوں میں احمدیت کی داغ بیل پڑی مثلاً

☆گھانا میں ابتدائی تبلیغ کیلئے کوئی باقاعدہ منصوبہ بندی نہیں کی گئی تھی۔ گھانا میں قصبہ اکرافو کے ایک مسلمان یوسف نیارکو (Yousuf Nyarko) صاحب نے 1920ء میں خواب میں دیکھا کہ وہ ایک سفید آدمی کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے خواب کا ذکر مسٹر عبدالرحمان پیڈرو (Abdul Rahman Pedro) صاحب کے ساتھ کیا جو نائیجیریا کے رہنے والے تھے۔ عبدالرحمان صاحب نے انہیں بتایا کہ میں نے ایک مسلم مشن کے متعلق پڑھا ہے جس کا مرکز ہندوستان میں ہے اور ایک برانچ لندن میں بھی ہے۔ یوسف صاحب نے اپنے خواب کی اطلاع جب چیف مہدی آپا کو دی تو انہوں نے مسلمانوں کی ایک میٹنگ منعقد کی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ احمدیت کے مرکز کو ایک خط لکھا جائے کہ ان کیلئے کوئی مبلغ بھجوایا جائے۔ پہلے گھانین احمدی چیف مہدی آپا نے کیپ کوسٹ کے ایک شامی مسلمان تاجر سے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ جو اس وقت لندن میں تھے کا پتہ لیا اور ان سے خط و کتابت کی اور کچھ رقم جمع کر کے سفید مبلغ منگوانے کے لئے لندن مشن کو بھیج دیا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حکم پر مارچ 1921ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ عنہ لندن سے گھانا پہنچے۔

☆گیمبیا کا مشن بھی اسی طرح قائم ہوا۔ گیمبیا کی ایک لڑکی اعلیٰ تعلیم کیلئے سیرالیون گئی۔ وہاں اسے کسی دکان پر نماز کی ایک کتاب ملی جس میں عربی زبان کے ساتھ انگریزی ترجمہ بھی تھا۔ اس لڑکی نے اپنے ملک میں کبھی ایسی کتاب نہ دیکھی تھی۔ اس نے وہ کتاب خرید لی اور گیمبیا میں اپنے ایک عزیز کو بھجوا دی۔ یہ کتاب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی شائع شدہ تھی۔ ایک نوجوان مسٹر بارہ انجائے (Bara Injoy) نے قادیان میں جماعت سے رابطہ کیا اور مزید دینی کتب کیلئے درخواست کی۔ اسے جماعت نے مزید کتب ارسال کیں اور بتایا کہ آپ کے قریبی ملک نائیجیریا میں ہمارا مشن ہے۔ وہاں رابطہ کر کے مزید لٹریچر اور معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں مکرم نسیم سیفی صاحب نائیجیریا کے مشنری انچارج تھے۔ سب سے پہلے نائیجیریا سے ایک معلم مکرم حمزہ سنی الو صاحب گیمبیا تشریف لائے اور تقریباً ایک سال تک بانجول میں تبلیغ کرتے رہے۔ ان کے بعد گھانا سے ایک لوکل معلم مکرم سعید جبریل چند ماہ کیلئے تشریف لائے اس زمانہ میں چونکہ گیمبیا میں باقاعدہ جماعت قائم نہ ہوئی تھی اس لئے مکرم سعید صاحب اپنے گلے میں ایک بیگ ڈالے رکھتے تھے جس پر احمدیت لکھا ہوا تھا اور گھوم پھر کر لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہتے۔ اس طرح پڑھے لکھے نوجوانوں کا مرکز احمدیت قادیان کے ساتھ بذریعہ خط و کتابت اچھا خاصا رابطہ قائم ہو گیا اور وہاں سے اخبارات و رسائل بھی باقاعدگی کے ساتھ آنے شروع ہو گئے۔

(ارض بلال از منور احمد خورشید مبلغ سلسلہ)

☆انڈونیشیا کے 4 نوجوان 1923ء میں دینی تعلیم کیلئے ہندوستان آئے تو قادیان آ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے دینی تعلیم کی درخواست کی۔ اسی دوران انہوں نے احمدیت قبول کر لی اور وہاں سے اپنے ملک میں تبلیغ شروع کر دی

☆جاپان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے تبلیغی خطوط کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچ چکا تھا لیکن باقاعدہ مشن 1935ء میں صوفی عبد القدیر نیاز صاحب کے ذریعہ قائم ہوا۔

☆مشرق بعید میں جو سعید روحیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں احمدیت سے مشرف ہوئیں ان میں سے چند نام یہ ہیں ہانگ کانگ و چین میں حضرت قاری غلام مجتبیٰ صاحب رضی اللہ عنہ و قاری غلام رحم صاحب

رضی اللہ عنہ۔ آسٹریلیا میں حضرت صوفی حسن موسیٰ صاحب رضی اللہ عنہ نے ستمبر 1903ء میں بیعت کی۔ نیوزی لینڈ سے حضرت پروفیسر کلیمنٹ ریگ صاحب رضی اللہ عنہ نے مئی 1908ء میں حضور علیہ السلام کی زیارت کی اور واپس جاکر بیعت کرلی۔ فجی کے پہلے احمدی حاجی محمد رمضان صاحب تھے جو 1959ء میں شامل جماعت ہوئے۔

☆ چین میں ہمارے پہلے مبلغ صوفی عبد الغفور صاحب 1935ء میں پہنچے مگر احمدیت کا پیغام 1924ء میں پہنچ چکا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ کئی احمدی تھے مگر ان کا رابطہ مرکز سے نہیں تھا۔

(خطبات محمود جلد 8 صفحہ 312)

☆ امریکہ کو بھی نئی دنیا کہا جاتا ہے اور ایک لحاظ سے وہ دنیا کا کنارہ بھی ہے۔ امریکہ میں الیگزنڈر رحضور علیہ السلام کی خط و کتابت کے نتیجہ میں مسلمان ہو گئے اور انہی کے ذریعے مسٹر اینڈرسن 1904 میں احمدی ہوئے جن کا نام حضور علیہ السلام نے احمد تجویز فرمایا۔

☆ روس کے قطب شمالی کے علاقے بھی دنیا کے کنارے کہلاتے ہیں۔ روس کے مفکر اور عظیم ناول نگار ٹالسٹائی کے ساتھ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی معرفت خط و کتابت ہوتی رہی اور جب اس کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ بھیجا گیا تو اس نے اس پر بڑا خوبصورت تبصرہ کیا۔

یہ محض چند مثالیں ہیں اور اس بات کا کافی ثبوت مہیا کرتی ہیں کہ یہ وعدہ خدا کی طرف سے تھا جو تمام نامساعد حالات میں پورا ہوا۔ بیسیوں ایسے واقعات ہیں جہاں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی مشیت ہی نظر آتی ہے۔ الغرض یہ محض ایک الہام نہیں۔ یہ ایک عظیم الشان وعدہ ہے جس کے پورا ہونے کی کہانیاں زمین کے چپے چپے پر بکھری ہوئی ہیں۔ ایک پیشگوئی ہے جو ہر خطہ ارض پر اپنی چمکار دکھلا رہی ہے۔ ایک تاریخ ہے جو خدائی نصرت و تائید سے بھرپور ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک کھلا کھلا ثبوت ہے جس کا ایک عالم گواہی دے رہا ہے۔ ایک نور سے لکھی ہوئی تحریر ہے جو خاکدان عالم پر نقش کی گئی ہے۔ صلحائے عرب اور ابدال شام بھی اب اس پر درود بھیج رہے ہیں اور عجم کے لوگ بھی اس کے ایک اشارہ پر جانیں قربان کرنے پر تیار ہیں۔ دنیا کے 213 ملکوں میں اس کا پرچم لہراتا ہے اور ہر جھنڈا اس کا الہام یاد کراتا ہے۔

کہاں قادیان کی معمولی سی بستی اور قادیان کے چند لوگ اور کہاں دنیا کے دور دراز جزائر جو سمندروں سے گھرے ہوئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقے جو فصلوں سے اَٹے ہوئے ہیں۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی جو پانیوں اور برفوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ وہ صحرا جو تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ پرانی دنیا ہو یا نئی دنیا ہو۔ گنجان آبادیاں ہوں یا آسٹریلیا اور کینیڈا کی طرح ساحلی اور ریتلے علاقے۔ سب جگہ قادیان اور اس کے مقدس نبی کا نام گونجتا ہے اور گونجتا رہے گا جب تک کہ انسان اس کرہ ارض پر موجود ہے۔ اور ایک وقت آئے گا کہ اَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا (الزمر: 70) ساری زمین اپنے ربّ کے نور سے منور ہوجائے گی۔ انشاء اللہ

(بشکریہ اخبار روزنامہ الفضل لندن 21/مارچ 2022)

بقیہ اداریہ از صفحہ اوّل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی نسبت یہاں بھی (یعنی جرمنی میں۔ناقل) اور دُنیا کے ہر ملک میں بھی یہ رو چلی ہے کہ تعارف بڑھے ہیں اور لوگ احمدیت کے قریب ہو رہے ہیں۔ وسیع پیمانے پر احمدیت کو جانا جاتا ہے۔ اور ملکوں کے بڑے بڑے شہروں میں احمدیت کو اب لوگ جاننے لگ گئے ہیں۔ اور اس میں مسلمان اور غیر مسلم سب شامل ہیں۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 7-جون 2015)

اور آج جماعت کا تعارُف دُنیا میں یقیناً اُس سے بہت زیادہ وسیع ہو چکا ہے جو آٹھ سال قبل تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اب دُنیا کے بڑے بڑے ترقی یافتہ ملکوں میں زبردست پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔

کہاں وہ وقت کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی بستی زاویۂ گمنامی میں تھی اور کہاں یہ وقت کہ پوری دُنیا میں آپ کی شہرت اور آپ کا ڈنکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے 1882 کے بعض الہامات جن میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا وعدہ تھا، کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

یہ اُس زمانہ کی پیشگوئی ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا......صرف ایک اَحَدٌ مِّنَ النَّاس تھا اور محض گمنام تھا اور ایک فرد بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا........... بعد اِس کے خدا تعالیٰ نے اِس پیشگوئی کے پورا کرنے کیلئے اپنے بندوں کو میری طرف رجوع دلایا اور فوج در فوج لوگ قادیان میں آئے اور آرہے ہیں اور نقد اور جنس اور ہر ایک قسم کے تحائف اِس کثرت سے لوگوں نے دیئے اور دے رہے ہیں جن کا میں شمار نہیں کرسکتا۔

(رُوحانی خزائن جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 261)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں :

اِک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا ⋆ قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد ⋆ لیکن اَب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار
اُس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر ⋆ جو کہ اَب پوری ہوئی بعد از مُرورِ روزگار
کون در پردہ مجھے دیتا ہے ہر میداں میں فتح ⋆ کون ہے جو تم کو ہر دم کر رہا ہے شرمسار
تم تو کہتے تھے کہ یہ نابود ہوجائے گا جلد ⋆ یہ ہمارے ہاتھ کے نیچے ہے اِک ادنیٰ شکار
بات پھر یہ کیا ہوئی کس نے مری تائید کی ⋆ خائب و خاسر رہے تم، ہو گیا مَیں کامگار

آنے والے مسیح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نزول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”اور دوسری وجہ، مسیح موعود کی تمام ملکوں میں شہرت کا جلد سے جلد تر وقت اور زمانے میں ظاہر ہوجانا ہے کیونکہ جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اُسے ہر دُور و نزدیک اور مختلف اطراف و اکناف والے دیکھ لیتے ہیں اور منصفوں کی نظر میں اس پر کوئی پردہ نہیں رہتا اور اس بجلی کی طرح اس کا مشاہدہ کرلیا جاتا ہے جو ایک طرف سے دوسری طرف کوندتی ہے اور تمام اطراف پر دائرے کی طرح محیط ہوجاتی ہے۔“ (خطبہ الہامیہ اُردو ترجمہ صفحہ 3)

پس وہ دن بھی اب دُور نہیں جب جماعت تمام اطراف پر دائرے کی طرح محیط ہوجائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے پوری دُنیا میں غلبہ کے لئے تین صدی کا عرصہ مقرر فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں :

”ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔“

(تذکرۃ الشہادتین، رُوحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 67)

تذکرۃ الشہادتین 1903 کی تصنیف ہے۔ آج اس پیشگوئی کو ایک سو اٹھارہ سال پورے ہو چکے ہیں۔ تین صدی مکمل ہونے میں ایک سو بیاسی سال باقی رہ گئے ہیں۔ ایک سو بیاسی سال کے بعد پوری دُنیا میں جماعت احمدیہ کا غلبہ ہوگا۔ لیکن جس رفتار سے احمدیت دُنیا میں پھیل رہی ہے اور جس رفتار سے اس کی شہرت اور مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے ہمیں یقین ہے کہ اس سے بہت کم عرصہ میں احمدیت دُنیا میں غالب آجائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ اَے اللہ تُو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین۔ (منصور احمد مسرور) ☆☆

مشرق بعید میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

(انیس رئیس، مبلغ انچارج جاپان)

مشرقِ بعید ایک جغرافیائی اصطلاح ہے، جو مشرق وسطیٰ کے بالمقابل یورپ سے دور دراز فاصلوں پر واقع ایشیائی ممالک اور جزائر کیلئے مستعمل ہے۔ یورپی محققین کے مطابق جنگ عظیم اوّل سے پہلے تک سلطنت عثمانیہ کو مشرق قریب اور اس سے ورے مشرق وسطیٰ اور اس کے علاوہ کم وبیش دیگر تمام ایشیائی ممالک کو مشرق بعید کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جدید دَور کی جغرافیائی تقسیم کے لحاظ سے چین، منگولیا، جاپان، کوریا، انڈونیشیا، ویتنام، تھائی لینڈ، سنگاپور، کمبوڈیا اور ملائیشیا سمیت متعدد ممالک مشرق بعید کہلاتے ہیں۔ بسا اوقات آسٹریلیا اور جنوبی ایشیا کے ممالک یورپ سے دوری پر واقع ہونے کی وجہ سے مشرق بعید میں شمار کیے جاتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہ مشرق بھی اور مغرب بھی دونوں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ پس ضروری تھا کہ اسلام کا نورِ صداقت مشرق کو بھی روشن کرتا اور مغرب بھی اس سے مستفیض ہوتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہی سرزمین عرب بت پرستی کا جامہ اُتار کر توحید کے نور سے منور ہو چکی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اسلام کی کرنیں عرب سے نکل کر چہار دانگِ عالم میں پھیلنے لگیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور تربیت سے فیض یافتہ صحابہؓ نے آپ کی وفات کے بعد اسلام کی تبلیغ واشاعت کے جو کامیاب نقوش دنیا میں چھوڑے مشرق بعید میں اسلام کا نفوذ اسکی ایک درخشاں مثال ہے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام دنیا میں تلوار یا طاقت کے زور پر پھیلا، مشرق بعید کی اقوام کا قبولِ اسلام اس اعتراض کا کافی وشافی جواب ہے۔ مشرق بعید کے ممالک خصوصاً چین اور انڈونیشیا کے جزائر میں اسلام کی تبلیغ واشاعت میں وسعت کا زمانہ گو کہ سولہویں صدی عیسوی قرار دیا جاتا ہے، لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں اسلام کی تخم ریزی خلافتِ راشدہ کے دور میں صحابہ کرامؓ کے ذریعہ سے ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دُور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کروڑوں مسلمان ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 482، ایڈیشن 1988ء)

بعض تاریخی شواہد اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ خلفائے راشدین کے عہد مبارک میں ہی مسلمان مبلغین اسلام کا پیغام لیے چین تک پہنچ چکے تھے۔ ان بزرگ صحابہ کی یادگاریں اور پاکیزہ نقوش آج بھی چین میں محفوظ ہیں۔ بحری راستوں سے تشریف لانے والے ان مبلغین اسلام کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے:

’’بحری راستہ سے جو لوگ آئے تھے وہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں تھے اور خشکی کے راستہ جو لوگ آئے تھے وہ خلفائے بنی امیہ کے زمانہ میں۔ جبکہ یہ چار مبلغ چین میں داخل ہوئے تو ان میں ایک نے شہر Canton میں سکونت اختیار کر لی، دوسرے نے شہر Yangchow اور تیسرے اور چوتھے نے شہر Chuangchow میں۔ آج ہم کو شہر ’’کنٹن‘‘ میں ایک پرانی مسجد جو ’’دائی شن زی‘‘ کے نام سے موسوم ہے نظر آتی ہے اور اس میں ایک اونچا منارہ ہے جس میں اذان کی آواز آج تک گونجتی رہتی ہے، ان دونوں چیزوں میں عرب کے فنِ تعمیر کی جھلک نظر آتی ہے‘‘

(چینی مسلمان از بدرالدین چینی صفحہ 14 مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ سن 1935ء)

بعض غیر مستند روایات کے مطابق خلیفۂ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایلچی کی حیثیت سے حضرت سعد بن ابی اوقاص رضی اللہ عنہ چین تشریف لے گئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی چین آمد کا ذکر چینی مسلمانوں میں زبان زدِ خاص وعام ہونے کے علاوہ چین میں مسلمانوں کی تاریخ میں جابجا ملتا ہے۔ چین کے جنوبی شہر Guangzhou میں واقع آپ سے منسوب مزار مبارک اور مسجد سعد بن ابی وقاص کی شہرت آپ کی چین تشریف آوری کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ گو کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی چین آمد والی روایات غیر مستند ہیں لیکن کم از کم اس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ چین میں اسلام کی اشاعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی کاوشوں کی مرہون منت ہے۔

صحابہؓ کی پاکیزہ حیات اور کردار سے مشرق بعید میں اسلام کا جو بیج بویا گیا اس نے چین کی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ چین کی تاریخ پر کام کرنے والے محققین اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ چین نے مسلمانوں کے علوم وفنون سے بھرپور استفادہ کیا۔ خصوصاً ہلاکو خان کے ہاتھوں بغداد کی تباہی اور خلافت عباسیہ کے خاتمہ کے بعد جب اسلامی علوم وفنون کی روشنی ماند پڑنا شروع ہوئی تو جن ممالک اور خطوں میں یہ قیمتی ورثہ محفوظ و مامون رہا چین بھی ان میں سے ایک ہے۔

(چینی مسلمان از بدرالدین چینی صفحہ 27 مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ 1935ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی مہم آپ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی مشرق ومغرب میں زمین کے کناروں تک جا پہنچی۔ ایک طرف دنیا کے انتہائی مغرب میں واقع براعظم امریکہ اسلام احمدیت سے روشناس ہو گیا تو دوسری طرف دنیا کے انتہائی مشرقی کنارے یعنی نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا سے بھی سعید فطرت روحیں امام الزمانؑ کی آغوش میں آنے لگیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی مشرقِ بعید سے احمدیت قبول کرنے والے بعض خوش نصیب افراد کے اسماء درج ذیل ہیں:

ہانگ کانگ وچین

حضرت قاری غلام مجتبیٰ صاحب چینیؓ

حضرت قاری غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ

آسٹریلیا

حضرت حاجی موسیٰ حسن صاحب رضی اللہ عنہ

نیوزی لینڈ

حضرت پروفیسر کلیمنٹ صاحب

خلافت ثانیہ کے اوائل میں چین میں احمدیت کا چرچا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1924ء کے ایک خطبہ جمعہ میں چین میں احمدیت کے حوالے سے ایک عجیب واقعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں: ’’اسی سال یعنی گزشتہ بارہ مہینوں میں کئی نئی باتیں احمدیت کے متعلق معلوم ہوئی ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ چین میں احمدیہ جماعت موجود ہے۔ وہاں کون گیا۔ وہ لوگ کس طرح احمدی ہوئے۔ ہمیں اس کا بھی علم نہیں اور نہ اس جماعت کے متعلق کوئی علم تھا کہ ترکی پارلیمنٹ کا ایک ممبر چین میں گیا اس نے اپنا سفر نامہ لکھا جس میں وہ لکھتا ہے کہ میں نے چین کے شہر کانٹن میں یہ جھگڑا فساد سنا کہ احمدی جامع مسجد کے متعلق کہتے تھے یہ ہماری ہے اور دوسرے مسلمان کہتے تھے کہ ہماری ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 29 فروری 1924ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 8 صفحہ 312)

پھر حضورؓ فرماتے ہیں: ’’کچھ عرصہ ہوا ایک ترک ایک عجیب بات چین میں احمدیت کے متعلق اپنی تصنیف میں لکھتا ہے کہ ایک شہر میں میں گیا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک مسجد کے متعلق جھگڑا ہے اور کچھ لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے سے روکا جاتا ہے۔ میں نے دریافت کیا تو بتایا گیا کہ یہ احمدی لوگ ہیں جو ہندوستان کے ایک شخص کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ ان کو ہم مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ چین میں بھی احمدی ہیں حالانکہ آج تک وہاں کوئی احمدی مبلغ نہیں گیا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 فروری 1924ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 8 صفحہ 312)

تحریک جدید کے تحت
پہلی تبلیغی مہم کیلئے مشرق بعید کا انتخاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے منصوبہ کا اعلان فرمایا تو اس منصوبہ کے تحت مبلغین کا پہلا وفد بھجوانے کیلئے آپؓ نے مشرقِ بعید کے ممالک کا انتخاب فرمایا۔ یہ وفد 6 مئی 1935ء کو قادیان سے روانہ ہوا۔ پہلے قافلے میں شامل مبلغین اور ممالک کی فہرست درج ذیل ہے:

سنگاپور

مبلغ: مکرم مولانا غلام حسین ایاز صاحب

تاریخ روانگی: 6 مئی 1935ء

چین

مبلغ: مکرم صوفی عبدالغفور صاحب بھیروی

تاریخ روانگی: 6/مئی 1935ء

جاپان

مبلغ: مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز

تاریخ روانگی: 6/مئی 1935ء

مشرق بعید کے مبلغین کی قید و بند اور غیر معمولی قربانیاں

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے تحریک جدید کی سکیم کے تحت پہلی تبلیغی مہم کیلئے جس خطہ کا انتخاب کیا گیا وہ مشرق بعید کے ممالک ہیں۔ 1935ء میں مبلغین کا پہلا قافلہ میدان عمل میں پہنچا۔لیکن جاپانیوں اور اتحادی ممالک کی چپقلش اور جنگ عظیم دوم کے نتیجہ میں برصغیر سے خدمت اسلام کیلئے آنے والے مبلغین کو بھی شک کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔کچھ سالوں میں ہی دیکھتے دیکھتے مشرق بعید کے اکثر ممالک جاپان کے زیرنگیں آ گئے اور یہاں خدمت اسلام پر مامور مبلغین اسیر بنا لیے گئے۔جن مبلغین کو قید و بند کی صعوبتیں اور ایذا رسانی برداشت کرنی پڑی ان میں صوفی عبد القدیر صاحب نیاز (جاپان) مکرم مولوی غلام حسین ایاز صاحب (سنگاپور) مکرم مولوی عبد الواحد صاحب (انڈونیشیا) مکرم مولوی شاہ محمد صاحب (انڈونیشیا) مکرم مولوی محمد صادق سماٹری صاحب (انڈونیشیا) اور مکرم ملک عزیز احمد صاحب (انڈونیشیا) شامل تھے۔ان مبلغین کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

’’تحریک جدید کے بعض مبلغین اس وقت دشمن کے ہاتھوں میں قیدی ہیں۔سٹریٹ سیٹلمنٹس (سنگاپور) میں ہمارے مبلغ مولوی غلام حسین ایاز صاحب تھے۔جاوا، سماٹرا میں مولوی شاہ محمد صاحب اور ملک عزیز احمد صاحب گئے تھے اور یہ تینوں اس وقت جاپانیوں کی قید میں ہیں،گویا یہ تین قید ہیں اور ایک اس وقت تک لاپتہ ہیں‘‘

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد2 صفحہ 451)

’’آج ہی بذریعہ تار مجھے اطلاع ملی ہے کہ جاپانی گورنمنٹ نے صوفی عبد القدیر صاحب کو قید کر لیا ہے......ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ جاپانی گورنمنٹ کے مخالف ہیں اور یہ بھی ہمارے لئے ایک نیا تجربہ ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/نومبر 1937ء بحوالہ تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل)

مگر یہ مبلغین ہر قسم کی ایذا رسانیوں اور تکالیف پہنچائے جانے کے باوجود اشاعتِ اسلام کی جدوجہد میں مصروف عمل رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مبلغین کی کاوشوں کو باثمر کیا اور مشرقِ بعید کے ممالک کو اسلام احمدیت کے نور سے منور کر دیا۔ان مبلغین کی اسلام احمدیت کی اشاعت کے میدان میں جرأت و بہادری کا ذکر ملتا ہے۔جاپانیوں کے زمانے میں جب کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ جاپانیوں کے خلاف اپنے گھر میں بھی کسی قسم کی بات کرے۔ایسے خطرناک وقت میں مولوی غلام حسین ایاز صاحب .I.N.A کے کیمپ میں جا کر علی الاعلان تبلیغ کرتے اور باوجود اس کے کہ ہر وقت جاپانی جاسوس آپ کے درپے رہتے آپ فریضہ تبلیغ بجالاتے رہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 209)

’’ایسے علاقوں میں بھی احمدیت پھیلنی شروع ہوگئی ہے جہاں پہلے باوجود کوشش کے ہمیں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ملایا میں تو یہ حالت تھی کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو ایک دفعہ لوگوں نے رات مار مار کر گلی میں پھینک دیا اور کتے ان کو چاٹتے رہے اور یا اب وہ لوگ ملایا سے واپس آئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ اچھے اچھے مالدار ہوٹلوں کے مالک اور معزز طبقہ کے ستر اسی کے قریب دوست احمدی ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔‘‘(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 18/دسمبر 2006ء صفحہ 18)

مشرقِ بعید کے مبلغین کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے مبلغ انڈونیشیا مولوی محمد صادق صاحب سماٹری کی قربانیاں اور صبر و استقامت کا مظاہرہ بھی اس علاقے میں خدمت پر مامور مبلغین کیلئے ایک روشن مثال ہے۔آپ قید و بند میں تھے اور جاپانی حکومت کی طرف سے آپ کی سزائے موت کا فیصلہ ہو چکا تھا اور سزا پر عمل درآمد کیلئے اگست 1945ء کے آخری ہفتہ کی تاریخ بھی مقرر کی جا چکی تھی، لیکن قدرتِ خداوندی اور قبولیت دعا کے اعجاز کے نتیجہ میں اگست میں ہی جنگ عظیم دوم فیصلہ کن موڑ پر پہنچ کر اپنے اختتام کو پہنچی اور جاپان کی شکست پر منتج ہوئی۔جنگ عظیم کے خاتمہ کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ آپ کو رہائی نصیب ہوئی بلکہ اس علاقہ میں اسلام احمدیت کا پیغام مزید تیزی سے پھیلنے لگا۔آج مشرق بعید کے اکثر ممالک میں مخلص جماعتیں قائم ہیں۔بطور مثال بعض ممالک میں جماعت کے قیام کی تاریخ نہایت اختصار سے پیش ہے۔

آسٹریلیا میں
اسلام احمدیت کی اشاعت اور مرکز کا قیام

خیر پور سندھ سے تعلق رکھنے والے پٹھانوں کی قوم کے چشم و چراغ حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحبؓ نہ صرف آسٹریلیا بلکہ مشرقی ممالک سے بیعت کر کے امام الزماں کی آغوش میں گرنے والا پہلا پھل تھے۔آپؓ نے آسٹریلیا سے ستمبر 1903ء میں بذریعہ خط بیعت کی سعادت حاصل کی۔آپ کی بیعت کے خط کے جواب میں حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے بیعت کی قبولیت کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا کہ

’’اس بات سے بے حد خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسے دور دراز اور اجنبی ملک میں اس سلسلہ کی سچائی اور صداقت کو کس طرح آپ کے دل پر کھول دیا ہے۔یہ محض اسکا فضل ہے‘‘

(رسالہ اصحاب احمد، جلد دوم بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 18/دسمبر 2006ء صفحہ 35)

خلافت ثانیہ کے دَور میں آسٹریلیا میں باقاعدہ جماعت قائم ہو چکی تھی۔خلافت ثالثہ کے دَور میں 1980ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں جماعت آسٹریلیا کا پہلا وفد ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب (سابق پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور) امیر جماعت آسٹریلیا کی سربراہی میں شریک ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی منظوری سے 1981ء میں آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کی تعمیر کا منصوبہ شروع ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ستمبر 1983ء میں آسٹریلیا تشریف لے گئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی خلیفہ کا یہ آسٹریلیا کا پہلا دورہ تھا۔اسی دورے کے دوران مسجد بیت الہدیٰ سڈنی کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

اس مسجد کا افتتاح 14/جولائی 1989ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دوسرے دورۂ آسٹریلیا کے دوران فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 2006ء اور 2013ء میں دو مرتبہ آسٹریلیا تشریف لے گئے۔ان دوروں نے جماعت احمدیہ آسٹریلیا میں بیداری کی ایک نئی روح پھونک دی۔مساجد کی تعمیر، نئے مبلغین کی آمد، اخبارات و رسائل کے ذریعہ اسلام احمدیت کی اشاعت، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعہ تبلیغ و ترقی کے ایک نئے دَور کا آغاز ہوا اور نہ صرف آسٹریلیا بلکہ پورے براعظم کے طول و عرض اور دور دراز کے جزائر تک اسلام احمدیت کا پیغام عام ہوا۔

جزائر فجی میں
احمدیت کا آغاز اور مرکز کا قیام

خلافتِ ثانیہ کے اوائل سے ہی فجی میں غیر مبائعین افراد موجود تھے اور یوں یہ جزائر ایک لحاظ سے احمدیت سے متعارف ہو چکے لیکن فجی سے احمدیت قبول کر کے خلافتِ احمدیہ کے سایہ میں آنے والے پہلے وجود مکرم حاجی رمضان صاحب تھے جو 1959ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔

اس وقت جزائر فجی میں دس سے زیادہ مساجد اسلام احمدیت کے مستقل مراکز کی حیثیت سے شبانہ روز خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں۔ایک احمدیہ سکول کے علاوہ خلفاء کی قیادت میں قرآن کریم کے تراجم اور لٹریچر کی تیاری نیز

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

مرکزی مبلغین کے علاوہ داعیان الی اللہ کی صورت میں خدام خلافت کا ایک گروہ دنیا کے انتہائی مشرق میں واقع ان دور دراز جزائر میں خدمتِ اسلام پر مامور ہے۔اشاعت اسلام احمدیت کی عالمگیر مہم کی قیادت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 1983ء میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2006ء میں فجی تشریف لے گئے اور جزائر فجی کے طول وعرض کے دورے کر کے زمین کا کنارہ کہلانے والے اس خطہ ارضی تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

نیوزی لینڈ میں
احمدیت کا نفوذ اور مرکز کا قیام

نیوزی لینڈ بھی ان خوش قسمت جزائر میں شامل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ہی اسلام احمدیت سے روشناس ہوگیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری ایام میں پروفیسر کلیمنٹ صاحب ہندوستان کا سفر کرتے ہوئے قادیان پہنچے اور مئی 1908ء میں حضرت امام الزماں کی زیارت سے فیضیاب ہوئے۔نیوزی لینڈ واپس چلے جانے کے بعد آپ نے اسلام احمدیت کو قبول کرلیا اور حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ساتھ رابطے میں رہے اور 10/دسمبر 1922ء تک تادم وفات جماعت سے وابستہ رہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے دورۂ نیوزی لینڈ کے دوران 7/مئی 2006ء کو آپ کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا کی۔

خلافت رابعہ کے دَور میں 1998ء میں نیوزی لینڈ کے شہر آک لینڈ (Auckland) میں جماعت احمدیہ نے ایک قطعہ زمین خرید کر باقاعدہ مرکز اسلام احمدیت کی بنیاد رکھی۔خلافت خامسہ کے بابرکت دَور میں 2013ء میں یہاں مسجد بیت المقیت کا افتتاح عمل میں آیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز 2006ء اور 2013ء میں بنفس نفیس نیوزی لینڈ تشریف لے گئے اور نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ سمیت ملک کے طول وعرض کے دورے کر کے دنیا کے انتہائی مشرق میں واقع نیوزی لینڈ کے خوبصورت جزائر کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کا فریضہ ادا کیا۔

نیوزی لینڈ میں اس وقت ایک منظم جماعت قائم ہے،خلافت حقہ کے زیر سایہ اس وقت تین مبلغین اور درجنوں داعیان الی اللہ ملک کے مختلف علاقوں میں سرگرم عمل ہیں، اخبارات ورسائل، ٹی وی اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ملک کے ہر طبقہ تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا جارہا ہے۔نیوزی لینڈ کے مقامی باشندوں کی زبان ''ماوری'' میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

چین میں اسلام احمدیت کا قیام

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ مبارک میں ہی احمدیت کا پودا لگ چکا تھا لیکن چین میں پہلا احمدیہ مشن صوفی عبدالغفور صاحب بھیروی نے قائم کیا جو 27/مئی 1935ء کو ہانگ کانگ پہنچے اور متعدد سال تک فریضہ تبلیغ بجالانے کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے۔آپ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ چین کی داغ بیل پڑی۔سب سے پہلے چینی احمدی (جن کی اطلاع مرکز پہنچی) لی اونگ کنگ فنگ Leung King Fung تھے۔جو قصبہ Kawai Show ضلع Santax صوبہ Kawanteeng کے باشندہ تھے۔

صوفی صاحب موصوف نے دوران قیام میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا چینی ترجمہ کرایا جس سے اشاعت احمدیت میں پہلے سے زیادہ آسانی پیدا ہوگئی۔

صوفی صاحب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر 16/جنوری 1936ء کو شیخ عبد الواحد صاحب فاضل چین روانہ ہوئے۔شیخ صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے چینی ترجمہ کی اشاعت کے علاوہ بعض تبلیغی پمفلٹ بکثرت شائع کیے۔آپ کے ذریعہ بھی کئی سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔ آپ 6/مارچ 1939ء کو واپس مرکز پہنچے۔

شیخ صاحب ابھی چین میں ہی اشاعت اسلام احمدیت کا فرض ادا کررہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے چودھری محمد اسحاق سیالکوٹی صاحب کو 27/ستمبر 1937ء کو چین روانہ فرمایا اور اپنے قلم سے مندرجہ ذیل نصائح لکھ کردیں:

''اللہ تعالیٰ کی محبت سب اصول سے بڑا اصل ہے۔اسی میں سب برکت اور سب خیر جمع ہے۔جو سچی محبت اللہ تعالیٰ کی پیدا کرے وہ کبھی ناکام نہیں رہتا اور کبھی ٹھوکر نہیں کھاتا۔ نمازوں کو دل لگا کر پڑھنا اور باقاعدگی سے پڑھنا۔ذکر الٰہی۔روزہ۔مراقبہ یعنی اپنے نفس کی حالت کا مطالعہ کرتے رہنا سونا کم۔کھانا کم۔دین کے معاملات میں ہنسی نہ کرنا نہ سننا۔ مخلوق خدا کی خدمت۔نظام کا ادب واحترام اور اس سے ایسی وابستگی کہ جان جائے اس میں کمی نہ آئے۔اسلام کے اعلیٰ اصول ہیں۔

قرآن کریم کا غور سے مطالعہ علم کو بڑھاتا ہے اور دل کو پاک کرتا ہے اور دماغ کو نور بخشتا ہے۔سلسلہ کی کتب اور اخبارات کا مطالعہ ضروری ہے۔

خدا کے رسول ﷺ اور مسیح موعودؑ اس کے خادم کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کا ہی جزو ہے۔نہ محمد ﷺ جیسا کوئی نبی گزرا ہے۔نہ مسیح موعودؑ جیسا نائب صل اللہ علیہما وسلم۔

تقویٰ اللہ ایک اہم شے ہے۔مگر بہت لوگ اس کے مضمون کو نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔

سلسلہ کے مفاد کو ہردم سامنے رکھنا۔بلند نظر رکھنا۔مغلوبیت سے انکار اور غلبہ اسلام اور احمدیت کیلئے کوشش ہماری زندگی کا نصب العین ہونے چاہئیں۔

خاکسار۔مرزا محمود احمد''

چودھری محمد اسحٰق صاحب قریباً ساڑھے تین سال تک چین میں احمدیت کا نور پھیلاتے رہے اور اپریل 1941ء کو قادیان آگئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 221 تا 222)

چین میں اسلام احمدیت کی تبلیغی کاوشیں باثمر ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین سے ایسی سعید فطرت روحیں جماعت کو عطا کردیں جنہوں نے چینی زبان میں تبلیغ اسلام کی ذمہ داری کو نہایت جانفشانی سے ادا کیا۔جن سعید فطرت چینیوں نے اسلام احمدیت قبول کی ان میں نمایاں نام مکرم محمد عثمان چو چنگ شی صاحب کا ہے۔آپ 13/دسمبر 1925ء میں چین کے صوبہ آن خوئی میں پیدا ہوئے اور خلافت ثانیہ کے دور میں احمدیت کی آغوش میں آئے۔آپ 13/اپریل 2018ء کو انگلستان میں وفات پاگئے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپ کی وفات پر خطبہ جمعہ میں آپ کی دینی خدمات اور اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔آپ نے چینی زبان جاننے والوں کیلئے اسلام احمدیت کے تعارف پر مشتمل لٹریچر تیار کیا۔قرآن کریم کا چینی زبان میں ترجمہ کیا اور بعض چینی دانشوروں اور سکالرز نے اس ترجمہ کو ایک شاہکار قرار دیا ہے۔

چینی زبان میں اسلام احمدیت کے لٹریچر کی تیاری کے لیے ایک جدید چینی ویب سائٹ کا اجرا ہو چکا ہے، نیز چینی زبان میں اسلام احمدیت کی اشاعت کے لیے چینی ڈیسک کے قیام سے چین میں اسلام احمدیت کی ترویج و اشاعت کی مستقل بنیادیں قائم ہو چکی ہیں۔

جاپان میں اسلام احمدیت کے مرکز کا قیام

حضرت مسیح موعودؑ کے دور مبارک میں ہی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے تبلیغی خطوط کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام جاپان تک پہنچ چکا تھا لیکن اس ملک میں ایک مستقل مرکز کا قیام اس وقت عمل میں آیا جب مکرم صوفی عبدالقدیر نیاز صاحب 4/جون 1935ء کو جاپان کے ساحلی شہر ''کوبے'' پہنچے۔آپ جماعت احمدیہ کی طرف سے جاپان تشریف لانے والے پہلے مبلغ تھے۔آپ نے جاپان میں قیام کے دوران جاپانی زبان سیکھی، تبلیغی لیکچرز دیے اور اسلام کے تعارف پر مشتمل کچھ لٹریچر تیار کروایا۔جنگ عظیم دوم

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

کے آغاز سے کچھ عرصہ قبل آپ کو بعض شکوک کی بنا پر جاپانی اداروں نے حراست میں بھی لیا اور کچھ تفتیش کرنے کے بعد رہا کر دیا۔

آپ ابھی جاپان میں ہی تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 10/جنوری 1937ء کو مولوی عبدالغفور صاحب کو جاپان روانہ فرمایا۔ آپ کو جاپان بھجواتے ہوئے حضورؓ نے بعض نصائح فرمائیں جو مشرقِ بعید کے ممالک میں مصروفِ عمل مبلغین و داعیان الی اللہ کیلئے ایک جامع لائحہ عمل ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ 219 تا 221)

اسکے بعد جنگ عظیم دوم کی وجہ سے کچھ عرصہ تک مبلغین کی جاپان آمد کا سلسلہ معطل رہا لیکن خلافت ثالثہ کے دَور میں 1969ء تا حال جاپان میں مبلغین اور احباب جماعت خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راہ نمائی میں اشاعت اسلام کی خدمت بجالا رہے ہیں۔

خلافت ثانیہ کے دور میں مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب کا قبول اسلام احمدیت، خلافت ثالثہ کے دور میں احمدیہ سنٹر ناگویا کی خرید، خلافت رابعہ کے دور میں جاپانی ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت اور خلافت خامسہ کے مبارک دور میں مسجد بیت الاحد کی تعمیر تاریخ احمدیت جاپان کے اہم سنگ ہائے میل ہیں۔

انڈونیشیا میں اسلام احمدیت کی تخم ریزی

1923ء میں سماٹرا کے چار نوجوان محترم مولوی ابوبکر ایوب صاحب، مولوی احمد نورالدین صاحب، مولوی زینی دَحلان صاحب اور حاجی محمود صاحب دینی تعلیم کے حاصل کرنے کیلئے سماٹرا سے ہندوستان آئے۔ خدا کی تقدیر انہیں کلکتہ، لکھنؤ اور لاہور کے بعد قادیان کھینچ لائی۔ اگست 1923ء میں یہ چاروں نوجوان قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ درخواست کی کہ ہماری دینی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ حضورؓ نے ان کی درخواست قبول فرماتے ہوئے اُن کی تعلیم کا بندوبست فرمایا اور دورانِ تعلیم ہی ان پر احمدیت کی حقیقت و صداقت ظاہر ہوئی اور انہوں نے احمدیت قبول کرلی۔ قادیان میں بیعت کرنے والے انڈونیشین نوجوانوں نے بیعت کے بعد پھر احمدیت کے نور سے جلد اپنے ملک کو بھی منور کرنے کی کوشش کی۔ وہیں بیٹھے بیٹھے قادیان سے ہی انہوں نے اپنے رشتے داروں کو تبلیغی خطوط لکھنے شروع کر دیے اور اس طرح انڈونیشیا میں تبلیغ کیلئے راہ ہموار ہونا شروع ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب 29/نومبر 1924ء کو یورپ کے دورے سے واپس تشریف لائے تو حضورؓ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا۔ اس دعوت میں ان طلباء نے جو انڈونیشیا سے آئے تھے حضورؓ سے یہ استدعا کی کہ حضور! مشرق کے اِن جزائر کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ اُس وقت حضورؓ نے وعدہ فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مَیں خود یا میرا کوئی نمائندہ آپ کے ملک میں جائے گا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا انتخاب فرمایا اور آپ کو وہاں بھیجا جو سمندری جہاز کے راستے سفر کرتے ہوئے ستمبر 1925ء میں اس ملک میں پہنچے۔ اور سب سے پہلے سماٹرا میں آچیہ کی ایک چھوٹی سی بستی ''تاپاتُوآن'' (Tapatuan) میں وارد ہوئے۔ وہاں کی تہذیب و معاشرت اور تھی۔ زبان مختلف تھی۔ غیر لوگ تھے۔ اپنا جاننے والا بھی کوئی نہ تھا۔ لیکن یہ تمام ابتدائی مراحل اور مشکلات حضرت مولوی صاحب کی ہمت اور ارادہ میں فرق نہ ڈال سکے اور زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے انفرادی تبلیغ بھی شروع کردی۔ پھر علماء سے بحث مباحثے اور مناظرے بھی شروع ہو گئے۔ حضرت مولوی صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنی تائید ونصرت سے نوازا اور چند ماہ میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشیا کی پہلی جماعت قائم ہوگئی اور آٹھ افراد نے بیعت کی۔ اسکے بعد مزید بیعتیں ہوتی چلی گئیں۔

حضرت مولوی صاحب کو آغاز میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک زبان کا مسئلہ، پھر مخالفتیں بھی شروع ہوئیں اور تہذیب وغیرہ مختلف تھی، تمدنی روایات مختلف تھیں۔ لیکن مولوی صاحب نے اس پر قابو پالیا۔ علماء نے وہاں یہ فتویٰ دے دیا کہ احمدیوں کی کتب اور مضامین نہ پڑھے جائیں اور نہ ہی ان کے لیکچر سنے جائیں۔ جب مقامی احمدیوں کی تعداد بڑھنے لگی تو وہاں کے لوگوں نے مقامی احمدیوں کا بائیکاٹ کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اخبارات والے بھی کوئی خبر چھاپنے کیلئے تیار نہ تھے۔ کوئی مضمون چھاپنے کیلئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ مخالفت اس حد تک بڑھ گئی کہ لوگوں کے تین تین ہزار کے مجمعے مولوی صاحب کی رہائش گاہ کے آگے کھڑے ہو کے نعرے بازی اور ہلّڑ بازی کرتے، طرح طرح کے دل آزار نعرے لگاتے تھے اور گالیاں دیتے تھے۔

اس کے بعد پھر حاجی محمود صاحب بھی وہاں آ گئے۔ مولویوں نے کسی طرح زبردستی اُن سے یہ بیان لکھوالیا کہ میں احمدیت چھوڑتا ہوں اور اس پر ایک اشتہار شائع کروا دیا اور بڑا شور پڑا۔ اسکے بعد مولوی صاحب کی مخالفت اور بھی زیادہ شدت سے شروع ہو گئی۔ لیکن حاجی محمود صاحب بعد میں سنبھل گئے اور علماء کی چالوں سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا۔ اور جب علماء کو یہ پتہ لگا کہ ہمارا منصوبہ ناکام ہو گیا ہے تو متفقہ طور پر حضرت مولوی رحمت علی صاحب کو ملک بدر کرنے کیلئے کوششیں شروع کر دیں اور حکومت کے افراد اور نمائندوں تک گئے۔ لیکن حکام نے انہیں کہہ دیا کہ ہم مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں کریں گے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔ دسمبر 1927ء میں پاڈانگ میں غیر احمدی علماء کے ساتھ ایک مباحثہ ہوا جس میں بڑے علماء اور مشائخ اور اخباروں کے ایڈیٹر اور حکومتی عہدیدار موجود تھے۔ اس مباحثے میں جماعت احمدیہ کے مبلغ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے برتری حاصل رہی اور جیسا کہ مقدر تھا یہی ہونا تھا۔ مخالف علماء کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اسکے نتیجے میں احمدیت کی تبلیغ کی راہ ہموار ہوگئی۔ اس دوران میں انڈونیشیا میں تیسری جماعت ڈوکو (Doko) کے مقام پر قائم ہوئی۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 11/فروری 2011ء)

خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلسل راہ نمائی اور توجہ کی بدولت آج انڈونیشیا میں ایک بڑی اور مستحکم جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے، انڈونیشیا میں جامعہ احمدیہ سے تیار ہونے والے مبلغین انڈونیشیا اور دیگر ہمسایہ ممالک میں خدمت پر کمربستہ ہیں، ایم ٹی اے پر نشر ہونے والی انڈونیشین سروس اس ملک میں اسلام احمدیت کی اشاعت کا ذریعہ بن رہی ہے نیز انڈونیشین ڈیسک کے قیام سے اسلام احمدیت کے لٹریچر کی تیاری اور تبلیغ کا کام ایک مستقل نظام کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

سنگاپور میں اشاعت اسلام کی مہم

مکرم مولوی غلام حسین ایاز صاحب 6/مئی 1935ء کو قادیان سے سنگار پور روانگی کیلئے عازمِ سفر ہوئے۔ آپ 15 سال تک سنگاپور اور اس سے ملحقہ علاقوں میں اسلام احمدیت کی اشاعت و تبلیغ میں سرگرمِ عمل رہے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران کٹھن حالات کا سامنا کرنا پڑا، کچھ عرصہ تک آپ جاپانی فوج کی قید میں بھی رہے۔ آپ کی تبلیغی کاوشیں ثمر آور ہوئیں اور 1937ء میں مکرم حاجی جعفر صاحب حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے۔ آپ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

1947ء میں سنگار پور میں 19 ہزار 137 مربع فٹ کا قطعہ زمین خرید کر اسلام احمدیت کی اشاعت کا ایک مستقل مرکز قائم ہوا۔ 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے دورہ سنگاپور کے دوران مسجد طٰہٰ کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ مسجد جماعت احمدیہ سنگاپور کا مرکز ہے۔

مکرم مولوی غلام حسین ایاز صاحب کی تبلیغی کاوشوں اور شبانہ روز جدوجہد کے نتیجہ میں نہ صرف سنگاپور بلکہ ملاکہ، جوہر بارو اور انڈونیشیا وملائیشیا کے دیگر جزائر بھی اسلام احمدیت کے پیغام سے رُوشناس ہوئے اور کئی سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوگئیں۔

خلفائے احمدیت
کے اسفارِ مشرق بعید

جماعت احمدیہ کے قیام کے آغاز سے ہی مشرقِ بعید میں تبلیغ اسلام کی سرگرمیاں جاری وساری ہیں۔خلافت ثانیہ کے دَور سے ہی مشرقِ بعید میں باقاعدہ مبلغین بھجوا کر اشاعت اسلام کے ایک مربوط منصوبہ کی بنیاد رکھی جا چکی تھی۔لیکن ان کوششوں کی معراج وہ تاریخی دورے ہیں جب اشاعت اسلام کی عالمگیر مہم کی قیادت کرتے ہوئے خلفائے مسیح موعودعلیہ السلام بنفس نفیس مشرق بعید کے ممالک میں رونق افروز ہوئے۔خلفائے کرام کے مشرق بعید کے دوروں کی فہرست حسب ذیل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

(سنگاپور) اگست 1983ء
(آسٹریلیا) 25/ستمبر تا 7/اکتوبر 1983
(فجی) ستمبر 1983ء
(آسٹریلیا) 4/جولائی تا 18/جولائی 1989ء
(جاپان) 24/جولائی تا 28/جولائی 1989ء
(انڈونیشیا) 19/جون تا 11/جولائی 2000ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(سنگاپور) 5/اپریل تا 10/اپریل 2006ء
(آسٹریلیا) 11/اپریل تا 25/اپریل 2006ء
(فجی) 25/اپریل تا 3/مئی 2006ء
(نیوزی لینڈ) 4/مئی تا 7/مئی 2006ء
(جاپان) 8/مئی تا 14/مئی 2006ء
(سنگاپور) 21/ستمبر تا 30/ستمبر 2013ء
(آسٹریلیا) یکم اکتوبر تا 28/اکتوبر 2013ء
(نیوزی لینڈ) 28/اکتوبر تا 6/نومبر 2013ء
(جاپان) 6/نومبر تا 13/نومبر 2013ء
(جاپان) 16/نومبر تا 24/نومبر 2015ء

خلافت حقہ کی قیادت میں
تبلیغ اسلام کا مربوط نظام

اسلام احمدیت کے پیغام کو اکناف عالم تک پہنچانے کیلئے خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نگرانی اور راہ نمائی میں مشرق بعید کے اکثر ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک مربوط نظام قائم ہو چکا ہے۔مشرقی ممالک کی بڑی زبانوں چینی، جاپانی، انڈونیشین اور ویتنامی سمیت متعدد دیگر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

مشرق بعید کے ممالک میں بسنے والے ہزار ہا احمدی مسلمان خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر بنتے ہوئے اسلام احمدیت کے پیغام کی اشاعت میں مسلسل سرگرم عمل ہیں۔جماعتی نظام کے علاوہ ان ممالک کی ذیلی تنظیمیں، سوشل میڈیا ٹیمیں، مختلف زبانوں کی ویب سائٹس اور ایم ٹی اے کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام دور دراز جزائر تک پہنچ رہا ہے۔

چینی ڈیسک، انڈونیشین ڈیسک اور جاپانی ڈیسک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم، خلیفۂ وقت کے خطبات اور خطابات سمیت عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق لٹریچر کی تیاری میں مصروف عمل ہیں۔

مرکزی مبلغین کے علاوہ جامعہ احمدیہ انڈونیشیا سے فارغ التحصیل مبلغین مشرق بعید کے ممالک اور جزائر میں شبانہ روز تبلیغ اسلام کی کاوشوں میں مصروف ہیں۔نیز مشرق بعید کے ممالک کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس خطہ سے ایسے مخلصین اور واقفین زندگی پیدا ہو چکے ہیں اور مسلسل ہو رہے ہیں جو اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر کے خدمتِ اسلام کا فریضہ بجالانے کا عہد کر چکے ہیں۔

مشرق بعید میں اسلام احمدیت کی اشاعت کے ضمن میں درج ذیل واقعات بھی تاریخی نوعیت کے حامل ہیں۔مشرقی اقوام اور ایشیائی ممالک میں اشاعتِ اسلام کی کامیابیوں کیلئے دعا کی تحریک کی غرض سے نہایت اختصار کے ساتھ چند امور پیش خدمت ہیں۔

شمال مشرقی ایشیا میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد

مسجد بیت الاحد جاپان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ شمال مشرقی ایشیائی ممالک میں تعمیر ہونے والی جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ

''یہ مسجد نہ صرف جاپان بلکہ جو شمال مشرقی ایشیائی ممالک چین، کوریا، ہانگ کانگ، تائیوان وغیرہ ہیں، ان میں جماعت کی پہلی مسجد ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو باقی جگہوں میں بھی راستے کھولنے کا ذریعہ بنائے اور وہاں بھی جماعتیں ترقی کریں اور مسجدیں بنانے والی ہوں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20/نومبر 2015ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 11/دسمبر 2015ء صفحہ 8)

براعظم آسٹریلیا میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد

آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں مسجد بیت الہدیٰ کی بنیاد بھی اس خطہ میں اسلام احمدیت کی اشاعت و نفوذ کیلئے غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ

''ابھی چند دن تک انشاء اللہ ہم مشرق کے دورہ پر پاکستان سے روانہ ہوں گے اور اس دورہ میں براعظم آسٹریلیا میں سب سے پہلی احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھنے کا سب سے بڑا فریضہ ادا کرنا ہے۔یہ مسجد کی بنیاد بھی ہوگی اور مشن ہاؤس کی بنیاد بھی ہوگی۔یعنی اس مسجد کے ساتھ ایک بہت ہی عمدہ مشن ہاؤس کی عمارت بھی تعمیر ہوگی جہاں مبلغ اپنے ہر قسم کے فرائض پورے کر سکے گا۔اس لحاظ سے یہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک بہت ہی اہم مسجد ہے کہ ایک نئے براعظم میں ہمیں اسکی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔اس سے پہلے براعظم آسٹریلیا خالی پڑا تھا اور جماعت یہ تو کہہ سکتی تھی کہ دنیا کے ہر براعظم میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔لیکن براعظم آسٹریلیا میں اگر پیغام پہنچایا تو اتفاقاً انفرادی کوشش سے پہنچا۔جماعت کی طرف سے کوئی باقاعدہ مشن نہیں بنایا گیا اور کوئی مسجد نہیں بنائی گئی تھی۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ستمبر 1983ء مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 18/دسمبر 2006ء صفحہ 37)

آسٹریلیا کی روحانی دریافت کا پہلا دن

گو کہ آسٹریلیا میں احمدیت کا پیغام حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے زمانہ مبارک میں پہنچ چکا تھا۔لیکن سڈنی میں مسجد بیت الہدیٰ کی تعمیر اس خطہ کیلئے ایک تاریخی واقعہ تھا۔اس دن کی اہمیت اور عظمت کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ اہل آسٹریلیا جو اس وقت میرے مخاطب ہیں شاید اپنی تاریخ کے حوالہ سے میری بات کو آسانی سے سمجھ سکیں۔اس لئے آیئے اب میں آپ کو یہ بتاؤں کہ آسٹریلیا کی سابقہ تاریخ کے پس منظر میں آج کے دن کی کیا حیثیت ہے۔میرے نزدیک یہ دن آسٹریلیا کی روحانی اور مذہبی دریافت کا پہلا دن ہے۔گویا آج ہم نے آپ کو اعلیٰ مذہبی اور روحانی اقدار سکھانے کی غرض سے از سرِ نو دریافت کیا ہے۔پس اس دن کو اس دن سے ایک گونہ مناسبت ہے جس دن کیپٹن جیمز کک نے آسٹریلیا کو از سرِ نو دریافت کیا تھا۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 18/دسمبر 2006ء صفحہ 34)

مشرقِ بعید کے ملک جاپان سے
تحریک جدید کے 80ویں سال کا اعلان

مشرق بعید کے خطہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ تحریک جدید کے 80ویں سال کا اعلان اسی خطہ کے اہم ملک یعنی سرزمین جاپان سے ہوا۔مورخہ 8/نومبر 2013ء کو ناگویا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔جمعہ کا یہ مبارک دن اس لحاظ سے بھی یادگار تھا کہ اسی خطبہ جمعہ کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاپان میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کی تعمیر کا اعلان فرمایا۔حضور انور نے مسجد کیلئے پیش کی گئی مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:''جب آپ کو توجہ دلائی گئی کہ نیا مرکز خریدیں تو جیسا کہ پہلے میں ذکر کر چکا ہوں، جماعت جاپان نے مالی قربانیاں کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہیں گالی ✿ پر ان سیہ دلوں کا شیوہ سدا یہی ہے
افسوس سبّ و توہیں سب کا ہوا ہے پیشہ ✿ کس کو کہوں کہ اُن میں ہرزہ درا یہی ہے

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا ✿ ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے ✿ تری اک روز اے گستاخ! شامت آنیوالی ہے

جگہ خرید لی۔ چھوٹی سی جماعت ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی قربانی کی ہے، اس لحاظ سے بہت سے لوگوں نے بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں۔ بچوں نے اپنے جیب خرچ ادا کئے، عورتوں نے اپنے زیور ادا کئے اور بعض نے اپنے پاکستان کے گھر بیچ کر رقمیں ادا کیں یا کوئی جائیداد بیچ کر رقم ادا کی۔ بعض نے اپنے قیمتی اور عزیز زیور، پرانے بزرگوں سے ملے ہوئے زیور بیچ کر مسجد کیلئے قیمت ادا کی۔ غرض کہ مالی قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانی کرنے کی آپ نے کوشش کی اور پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سب مالی قربانیاں قبول فرمائے اور آپ لوگوں کے اموال ونفوس میں بے انتہاء برکت عطا فرمائے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 29 نومبر 2013ء صفحہ 8)

انڈونیشین احمدیوں جیسا خلوص و پیار اختیار کرنے کی نصیحت

مشرق بعید میں واقع، جزائر کا مجموعہ جسے ماضی میں جزائر شرق الہند کہا جاتا تھا، آج کل انڈونیشیا کہلاتا ہے۔ یہ دنیا میں مسلم آبادی والا سب سے بڑا ملک ہے۔ گویا انڈونیشیا سابقین من الاولین کا مظہر ہے۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دور میں برصغیر پاک و ہند سے باہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام جس انداز سے انڈونیشن قوم نے قبول کیا ہے اس کی نظیر دیگر مسلم خطوں میں ملنا مشکل ہے۔ انڈونیشین احمدی مسلمانوں میں احمدیت قبول کرنے کے بعد جو پاک تبدیلیاں پیدا ہوئیں ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دورہ انڈونیشیا کے دوران فرمایا: ''میں نے جو خلوص، پیار انڈونیشیا کی جماعت میں دیکھا ہے، میں نے دنیا میں کسی جماعت میں ایسا خلوص اور پیار ومحبت نہیں دیکھا۔ جو لوگ باہر سے آئے ہیں انہوں نے بھی خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ کس طرح انڈونیشیا کی جماعت اپنے اخلاص میں سب سے آگے ہے۔ انکی آنکھوں سے کس طرح آنسو رواں ہیں۔ چھوٹے بڑے سب کی آنکھوں سے کس طرح آنسو بہتے ہیں۔ باہر سے آنے والے یہ پیغام یاد رکھیں اور واپس جا کر اپنے ملکوں میں یہ پیغام دیں کہ انڈونیشیا جیسا خلوص و پیار اپنے اندر پیدا کرو اور ان جیسا بنو۔''

(بحوالہ رپورٹ دورہ انڈونیشیا، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 21 جولائی 2000ء صفحہ 2)

صدی کے اختتام سے قبل مشرق بعید کا ملک انڈونیشیا سب سے بڑا احمدی مسلم ملک ہوگا (انشاء اللہ)

مشرق بعید میں اسلام احمدیت کی بکثرت اشاعت کی خبر دیتے ہوئے دورہ انڈونیشیا کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ''جماعت انڈونیشیا کے لیے صبر اور دعاؤں کے بعد آج وہ وقت آیا ہے کہ خلیفۃ المسیح آپ میں موجود ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ نئی صدی کے اختتام سے قبل انڈونیشیا سب سے بڑا احمدی مسلم ملک ہوگا۔ انشاء اللہ'' (بحوالہ رپورٹ دورہ انڈونیشیا مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2000ء صفحہ 2)

چینی قوم کیلئے دعاؤں کی اپیل

مسجد مبارک اسلام آباد (یوکے) کے افتتاح کے بعد اگلے جمعہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چینی قوم کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی خاطر دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''بنیاد اس مسجد کی مکرم عثمان چینی صاحب نے رکھی تھی اور اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چینی قوم کا بھی اس میں حصہ ہے اور اس لیے ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ چین میں بھی اسلام کو جلد پھیلانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ مکرم عثمان چینی صاحب کی بڑی خواہش تھی، ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ چین میں کسی طرح احمدیت اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ جائے۔ ہمیں جہاں ان کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کرنی چاہیے وہاں چین میں بھی اور دنیا کے ہر ملک میں بھی احمدیت اور حقیقی اسلام کے پھیلنے کیلئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی توفیق دے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 10 جون 2019ء صفحہ 9)

جاپان کو مشرقی ایشیا میں اسلام احمدیت کی اشاعت کا مرکز بنانے کی خواہش

جاپانی قوم کو اسلام احمدیت سے رُوشناس کروانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی۔ اسی منشا کی تعمیل میں سرزمین جاپان خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر معمولی دعاؤں اور توجہ کا مرکز رہی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جاپان میں احمدیت کی اشاعت کو مشرقی ایشیا میں احمدیت کی گونج کے مترادف قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ

''جاپان کتنا عظیم الشان ملک ہے، اگر ہم وہاں مشن کھول دیں اور خدا کرے، وہاں ہماری جماعت قائم ہو جائے تو احمدیت کی آواز سارے مشرقی ایشیا میں گونجنے لگ جائے گی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 1954ء)

مشرقِ بعید کے ممالک میں خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر سایہ اسلام احمدیت کی اشاعت کی یہ نہایت معمولی سی جھلک پیش کی گئی ہے اور بطور مثال چند ممالک کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان ممالک کے علاوہ آج ملائیشیا میں بھی اسلام احمدیت کی ترویج واشاعت کے مستقل مراکز قائم ہیں، جزائر فلپائن میں بھی ایک مخلص جماعت خلافت سے وابستہ ہے، تھائی لینڈ، کمبوڈیا اور ویتنام میں بھی اسلام احمدیت کا پودا لگ چکا ہے، کوریا میں بھی جماعت قائم ہے اور بحر الکاہل و بحر ہند کے دور دراز کے جزائر بھی اسلام احمدیت کے نور سے منور ہو چکے ہیں اور خلفاء کی قیادت وراہ نمائی میں اشاعتِ اسلام احمدیت کی مہم روز افزوں ترقی پذیر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مشرق میں بھی اسلام احمدیت کی اشاعت ہوگی اور سورج کی کرنوں سے دنیا میں سب سے پہلے روشنی پانے کی طرح یہ خطہ ارضی اسلام احمدیت کے نور سے بھی منور ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''وَاَوْحٰی اِلَیَّ رَبِّیْ وَوَعَدَنِیْ اَنَّہٗ سَیَنْصُرُنِیْ حَتّٰی یَبْلُغَ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَھَا، وَتَتَمَوَّجُ بُحُوْرُ الْحَقِّ حَتّٰی یُعْجِبَ النَّاسَ حُبَابُ غَوَارِبِھَا'' ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی اور مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری مدد فرمائے گا یہاں تک کہ میرا امر زمین کے مشرقوں اور مغربوں تک پہنچ جائے گا اور سچائی کے سمندر موجیں ماریں گے یہاں تک کہ ان کی بلند موجوں کے بلبلے لوگوں کو حیران کر دیں گے۔

(لُجَّةُ النُّور، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 408)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 21 مئی 2021)

......☆......☆......☆......

مشرق وسطیٰ میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

(شمس الدین مالاباری، مشنری انچارج فلسطین)

مشرقِ وسطی ایشیا افریقہ اور یورپ کے درمیان کا علاقہ ہے۔ کرہ ارض میں یہ ایک ایسا اہم تاریخی و ثقافتی خطہ ہے جہاں نہ صرف تہذیبوں نے جنم لیا بلکہ اس وقت دنیا کے تین عظیم مذاہب اسلام عیسائیت اور یہودیت کی بنیاد اسی مشرقِ وسطی میں پڑی اور ان مذاہب کے مقدس ترین مقامات اسی مشرقِ وسطی میں موجود ہیں۔ قرآن کریم میں مذکورہ انبیاء کے واقعات اسی سرزمین میں ہوئے اور قرآن مجید میں مذکورہ تمام پھلوں کی روئیدگی یکجائی طور پر اسی سرزمین میں ہوتی ہے۔ غرض اس وقت ہم اگر دنیا کی ہزاروں سال کی تاریخ کا جائزہ لے لیں تاریخی تہذیبی اور ثقافتی اعتبار سے جس قدر مالا مال مشرقِ وسطی کا علاقہ ہے اس قدر دنیا کا کوئی بھی علاقہ نہیں ہے۔

مشرقِ وسطی کی نسلی برادریوں میں افریقی، عرب، آرمینیائی، آذری، بربر، یونانی، یہودی، کرد، فارسی، تاجک، ترک اور ترکمان شامل ہیں، مگر خطے کی سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان بلاشبہ عربی ہے جبکہ دیگر زبانوں میں آرمینیائی، آذری، بربر، عبرانی، کرد، فارسی، اور ترک زبانیں وغیرہ شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج اس خطہ ارض کے تمام ممالک میں حضرت مسیح محمدیؑ کے عشاق پائے جاتے ہیں۔ کہیں کم تعداد میں، کہیں زیادہ تعداد میں، کہیں نام نہاد علماء کے مظالم کا سامنا کرتے ہوئے اور کہیں حکمت عملی کے تحت اپنے ایمان کی حفاظت کے ساتھ گوشہ نشینی میں اپنے ربّ کے حضور التجا کرتے ہوئے نیز ایک کثیر تعداد کاتمینِ ایمان کی شکل میں امام الزمان کی جماعت میں شامل ہے۔

چونکہ مشرق وسطی میں بڑی تعداد عربوں کی ہے اور سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان بھی عربی ہے۔ پس عرب کے عظیم مقام اور عربی بولنے والوں کی کثرت کے سبب بلاد عربیہ کا یہاں خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اہل عرب کے قبول احمدیت کے متعلق جو بشارات عطا فرمائیں ان خدائی بشارات کا ظہور حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی زندگی میں ہی شروع ہوا اور دیار حبیب ﷺ میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام آپ کی حیات طیبہ میں ہی 1890 کے عشرہ میں پہنچ چکا تھا۔ 1891 میں مکہ مکرمہ کے ایک بزرگ حضرت محمد بن شیخ احمد المکی (ساکن محلہ شعب عامر) اور حضرت محمد السعید الحمیدی طرابلسی الشامی جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی، ہر دو بزرگان تین سو تیرہ اصحاب کرام میں شامل ہیں جن کا ذکر آپؑ نے اپنی تحریرات میں فرمایا ہے۔ انکے علاوہ بھی آپؑ کی حیات طیبہ میں ہی عربوں میں سے کئی اور سعید الفطرت شخصیات نے اپنے چشم عرفان سے آپؑ کے صدق کا ادراک پایا اور بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوگئیں۔ صلحاء عرب وابدال الشام کا ایک گروہ آپ کی زندگی میں آپ سے فیض پاتے پاتے دنیا سے رخصت ہوا اور آئندہ آنے والے عربوں کیلئے قابل تقلید نمونے چھوڑ گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی عربوں میں تبلیغ کی طرف خاص توجہ ہوئی اور اس کیلئے عربی جاننے والے علماء تیار کئے گئے۔ چنانچہ حضورؓ نے حضرت مولوی غلام نبی صاحبؓ مصری کو مصر بھجوایا۔ پھر 1913 میں حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ اور شیخ عبد الرحمن مصری بغرض تبلیغ وتعلیم مصر بھجوائے گئے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے خلافت اولی کے زمانہ میں پہلی دفعہ حج کے سفر کے دوران بعض عرب ممالک کا سفر اختیار فرمایا اور وہاں تبلیغ احمدیت کے ذرائع معلوم کیے۔ پھر اپنی خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپؓ نے 1922 میں حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانیؓ کو بغرض تعلیم مصر بھجوایا اور آپ کے ذریعہ مصر میں جماعت قائم کی گئی۔ پھر آپؓ نے بذات خود بلاد عربیہ کا سفر اختیار فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ کے بلاد عربیہ کے سفر کرنے سے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیشگوئی بھی پوری ہوگئی۔ چنانچہ مسیحؑ کے دمشق کی مشرقی جانب نزول کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا: ’’ثُمَّ يُسَافِرُ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ أَوْ خَلِيْفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِهٖ إِلَى أَرْضِ دَمِشْقَ، فَهٰذَا مَعْنَى الْقَوْلِ الَّذِيْ جَآءَ فِيْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ أَنَّ عِيْسٰى يَنْزِلُ عِنْدَ مَنَارَةِ دَمِشْقَ، فَإِنَّ النَّزِيْلَ هُوَ الْمُسَافِرُ الْوَارِدُ مِنْ مُّلْكٍ آخَرَ‘‘ (حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 225) یعنی پھر مسیح موعود خود یا اسکے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق جائیگا۔ پس دمشق کے منارے کی شرقی جانب مسیح کا نزول اس طرح بھی ہے کیونکہ کسی غیر ملک سے آنے والا مسافر نزیل ہوتا ہے۔

چنانچہ 1924 میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یورپ کا سفر اختیار فرمایا تب آپؓ نے عدن، پورٹ سعید، قاہرہ، بیت المقدس، حیفا، دمشق اور بیروت وغیرہ مشہور عرب شہروں کو بھی اپنی زیارت سے مبارک فرمایا۔ عرب ممالک کے سفر کے دوران دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ یہ ہوا کہ حضرت مصلح موعودؓ اپنے بارہ رفقاء کے ساتھ جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ ایک رفیق حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا بیان ہے کہ ایک روز جب حضور نے اپنے رفقاء کے ساتھ جہاز کے صحن میں نماز باجماعت ادا کر چکے تھے کہ جہاز کے ڈاکٹر نے (جو اٹلی کا باشندہ تھا) حضور کی طرف اشارہ کر کے آہستہ سے کہنے لگا ’’یسوع مسیح اور بارہ حواری‘‘ یہ سن کر میری حیرت کی کچھ حد نہ رہی کہ خدا تعالیٰ کیسا قادر ہے کہ یورپ کی بستی کا رہنے والا ایک نہایت سچی اور عارفانہ بات رہا ہے۔ (تاریخ احمدیت، جلد 4، صفحہ 437)

اس سفر کے دوران حضرت مصلح موعودؓ نے دمشق میں کچھ دن قیام فرمایا۔ دوران ملاقات وہاں کے ایک مشہور عالم ادیب مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مغربی نے کہا کہ ایک جماعت کے معزز امام ہونے کی حیثیت سے ہم آپ کا اکرام کرتے ہیں۔ مگر آپ یہ امید نہ رکھیں کہ ان علاقوں میں کوئی شخص آپ کے خیالات سے متاثر ہوگا کیونکہ ہم لوگ عرب نسل کے ہیں اور عربی ہماری مادری زبان ہے اور کوئی ہندی خواہ وہ کیسا ہی عالم ہو ہم سے زیادہ قرآن وحدیث کے معنے سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ آپؓ نے یہ گفتگو سن کر اسکے خیال کی تردید فرمائی اور ساتھ ہی تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ مبلغ تو ہم نے ساری دنیا میں ہی بھیجنے ہیں۔ مگر اب ہندوستان واپس جانے پر میرا پہلا کام یہ ہوگا کہ آپ کے ملک میں مبلغ روانہ کروں اور دیکھوں کہ خدائی جھنڈے کے علمبرداروں کے سامنے آپ کا کیا دم خم ہے۔ (تاریخ احمدیت، جلد 4، صفحہ 443)

چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ سفر سے واپسی کے بعد آپؓ نے حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کو حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کے ہمراہ شام روانہ فرمایا اور اس طرح وہاں پر جماعت کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی۔ مولانا شمس صاحب کی کوشش سے شام میں جماعت ترقی کرتی گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں کبابیر کے علاوہ دمشق، بیروت، بغداد، اردن، عدن، مصر، ایران وغیرہ میں جماعتیں قائم ہوئیں جہاں احمدی مبلغین جاتے رہے سعید روحیں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائیں پھر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1955 میں ایک بار پھر بلاد شام کی زیارت فرمائی جہاں اپنے ہاتھ سے بوئی بیج کو اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں پھل دار درخت کی صورت میں آپ کو دکھایا۔ اس طرح بلاد عربیہ عموما اور بلاد شام میں خصوصا حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ روحانی انقلاب اور فتوحات ہونے لگیں اور ایک مشہور صوفی ولی حضرت یحییٰ بن عقبؒ معلم السبطین کی پیشگوئی وَمَحْمُوْدٌ سَيَظْهَرُ بَعْدَ هٰذَا، وَيَمْلِكُ الشَّامَ بِلَا قِتَالٍ (یعنی اسکے بعد محمود کا ظہور ہوگا جو بلاد شام کو جنگ کے بغیر فتح کریگا) بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ (مکمل پیشگوئی کیلئے دیکھیں کتاب شمس المعارف الکبریٰ للشیخ احمد بن علی البونی المتوفی 622ھ)

پھر شام میں حضرت جلال الدین شمس صاحبؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں کے طفیل معجزانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاء عطا فرمائی۔ پھر خدائی حکمت کے تحت مولانا شمس صاحبؓ کو حیفا منتقل ہونا پڑا۔ چنانچہ 1928 میں پہلے حیفا میں پھر

کبابیر میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس موقع پر کبابیر جماعت کا اجمالی رنگ میں کچھ ذکر کرنا مفید ثابت ہوگا۔

جماعت کبابیر

کبابیر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1928 میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کے ذریعہ ہوا تھا۔ کبابیر کی جماعت شروع سے سو فیصد عرب احمدیوں پر مشتمل چلی آرہی ہے جن میں سے اکثریت باہم رشتہ دار بھی ہے۔ 1931 میں یہاں مسجد کی بنیاد رکھی گئی جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بلاد عربیہ میں بنائی جانے والی پہلی مسجد ہے۔ اس مسجد کا نام حضرت مصلح موعودؓ کی طرف منسوب ''جامع سیدنا محمود'' ہے جو کرمل پہاڑ کے اوپر سمندر سے قریب واقع ہے۔ 1979 کے بعد اس مسجد کی توسیع ہوئی۔ اس مسجد کے دو بلند مینارے ہیں جو تل ابیب حیفا کی مین سڑک پر بہت دور سے نظر آتے ہیں۔ یہاں کثرت سے زائرین تشریف لاتے ہیں اور اسلام احمدیت کا تعارف حاصل کرتے ہیں نیز اس بات کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ ہم اس خوبصورت مقام پر آکر خوبصورت مسجد میں حقیقی اسلام کی خوبصورتی پائی ہے۔

کبابیر کو آباد کرنے والی فیملی کا نام ''عودہ'' ہے۔ عثمانی دور خلافت کے اخیر میں 1850 کے قریب ایک شخص مسمی عودہ ندی صاحب نے اپنے پانچ بیٹوں کو لیکر یروشلم کے قریب نعلین نامی ایک گاؤں سے ہجرت کر کے کرمل پہاڑ پر ایک جگہ گوشہ نشینی اختیار کی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسی خاندان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ عودہ صاحب کے بیٹوں میں سے ایک نے سو سال سے زائد عمر پائی اور اپنے بچوں کے ساتھ بیعت کی توفیق پائی، جبکہ بعد میں مرحوم عودہ صاحب کے تمام پوتے اور ان کے بچگان سب بیعت کر کے امام الزمان کی جماعت میں شامل ہوئے۔

سلسلہ کے بزرگ علماء جو یہاں مبلغ رہے ہیں کبابیر کو مشرق وسطی کا مرکز بنا کر بہت بڑے علمی اور تبلیغی کام سرانجام دیے۔ 1932 میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کے ذریعہ کبابیر سے پہلا عربی رسالہ ''البشارة الاسلامیہ الاحمدیہ'' شائع ہوا اور پھر وہی رسالہ 1935 سے ''البشریٰ'' کے نام سے شائع ہوتا رہا جو تا حال جاری ہے۔ اسکے بعد بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے با قاعدہ ایک درسگاہ ''مدرسہ احمدیہ'' کے نام سے قائم کیا گیا۔ پھر آہستہ آہستہ جماعتی روایات کی اتباع میں اور خلفاء کرام کی تحریکات پر لبیک کہتے ہوئے جماعتی تقاریب منعقد کی جانے لگیں اور 1968 سے یوم مصلح موعودؓ، یوم مسیح موعودؑ اور یوم خلافت وغیرہ کا انعقاد ہونے لگا۔ اس سلسلہ میں مکرم مولانا بشیر الدین عبید اللہ صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ کی کوشش قابل ذکر ہے۔ 1986 میں اس وقت کے مبلغ مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب کی کوشش سے مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع یوم مصلح موعودؓ کے موقع پر باہم ملا کر منعقد ہونے لگا اور یہ جلسے دراصل سالانہ جلسہ کیلئے بطور پیش خیمہ ثابت ہوئے۔

کبابیر کے ابتدائی جلسہ ہائے سالانہ

1995 میں کبابیر میں پہلی دفعہ با قاعدہ جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ جس میں کبابیر کے لوگوں کے علاوہ باہر کے علاقوں سے بھی مہمان تشریف لائے تھے۔ پھر اپریل 1996 کو کبابیر کا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ تین روزہ اس جلسے میں ایک دن یوم تبلیغ کے طور پر منایا گیا۔ اسی طرح اپریل 1997 کو کبابیر کا تیسرا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اسکے بعد بعض مقامی نامساعد حالات کے سبب تین سال (1998 تا 2000) جلسے منعقد نہیں ہوئے۔ اسکے بعد 2001 سے آج تک کبابیر میں سالانہ جلسوں کا با قاعدہ انعقاد کیا جارہا ہے۔

بلاد عربیہ میں نامساعد حالات کا دور دورہ

1948 میں اسرائیل کا قیام ہوا۔ حیفا اور دیگر علاقوں سے مسلمان اردن اور سیریا کی طرف ہجرت کر گئے۔ مگر اہل کبابیر خلافت احمدیہ کی برکت سے خلیفہ وقت کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جگہ کبابیر سے نہیں نکلے اور اپنی زمینیں یہودیوں کے ہاتھ جانے نہیں دیں، ہر مشکل حالات کا سامنا کرنے کیلئے تیار رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں اور رہنمائی میں کبابیر والے محفوظ رہے اور اپنی مسجد کے اردگرد نیکی وصلاح کا مظاہرہ کر کے اخلاق کے ہتھیار کے ذریعہ دشمنوں کو مرعوب کیا اور اب تک امن وامان کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ مگر دیگر عرب ممالک کا یہ حال نہیں رہا۔

ساٹھ کی دہائی میں عرب ممالک میں سیاسی طور پر بڑی تبدیلیاں واقع ہوئیں اور سیاسی عدم استحکام رونما ہوا جس کا سب سے زیادہ نقصان جماعت احمدیہ کو ہوا۔ اس لحاظ سے کہ جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں جو بلاد عربیہ میں عروج پر پہنچ گئی تھیں یکدم محدود ہو کر رہ گئیں۔ تبلیغ نہ ہونے کی وجہ سے جہاں نومبایعین کی تعداد صفر ہوگئی وہاں پرانے احمدی مسلسل زد وکوب کئے جانے اور ذہنی ٹارچر کی وجہ سے مرکز سے تعلق قائم رکھنے میں کامیاب نہ ہو سکے اور یوں کچھ عرصہ میں ان علاقوں میں کہیں کہیں احمدی تو موجود رہے لیکن احمدیت کا مضبوط اور فعال اور نمایاں وجود منظر عام سے غائب ہو گیا۔

بلاد عربیہ میں جماعت کا ازسر نو نفوذ

خلافت رابعہ میں ایم.ٹی.اے کے ذریعہ اور بالخصوص پروگرام لقاء مع العرب کے ذریعے سے عربوں میں علمی ترقی ہوئی جگہ جگہ جماعت کا تذکرہ ہونے لگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خلافت خامسہ کے دور میں عربوں میں ایک عظیم انقلاب پیدا فرمایا۔ خلافت خامسہ کا دور عربوں کی دینی وسیاسی تاریخ میں ناقابل فراموش ذکر بن کر رہنا خدائی تقدیر ہے۔ عہد خلافت خامسہ میں عرب ممالک میں ہوئی ترقیات کا ذکر بہت طول چاہتا ہے۔ خاکسار یہاں بعض اہم امور کے تذکرہ پر اکتفا کرتا ہے۔

عہد خلافت خامسہ میں بلاد عربیہ میں جماعتی ترقیات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد ایک بار ہمارے ایک مخلص عرب بھائی مکرم منیر عودہ صاحب کو فرمایا تھا کہ میرے عہد میں عربوں میں تبلیغ کیلئے راہ کھلے گی اور عربوں میں احمدیت کا نفوذ ہوگا اور وہ کثرت سے احمدیت کی آغوش میں آئیں گے۔ چنانچہ حضور انور کے یہ کلمات آج عربوں میں فتوحات اور جماعت کے انتشار کی شکل میں پورے ہو رہے ہیں۔ ایم.ٹی.اے 3 العربیۃ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ اس وقت ایک مستقل عربی چینل اور اس کیلئے مسلسل پروگرام تیار کرنا بالکل ناممکن بات تھی مگر خدا تعالیٰ کے اولوالعزم خلیفہ کی خواہش اور ارادے کیونکر رک سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا عربوں سے خطاب

الحوار المباشر کے ایک پروگرام میں مورخہ 8 جون 2008 کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عربوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اَے تمام اہالیان عرب! آپ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور انعامات اور احسانات ہوں۔ آپ کی تعداد اس وقت گو دنیا کی نظر میں تھوڑی ہے لیکن آپ کے دل اس وقت ایک نور سے بھرے ہوئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ یہ تعداد جلدی انشاء اللہ ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں میں بدلنے والی ہے...... مَیں اپنے تمام عرب احمدی بھائیوں کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ آج جس اسلام اور جس فضل سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو متمتع فرمایا ہے اس کو آگے بھی پھیلائیں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک تمام دنیا کو، تمام عالم عرب کو مسیح محمدی کے قدموں تلے نہ لے آئیں اور یہ اس لئے نہیں کہ مسیح محمدی کے قدموں تلے لانے میں مسیح محمدی کی بڑائی ہے بلکہ یہ حقیقی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے لانے والی بات ہے جس کو آج دنیا بھول چکی ہے...... 27 مئی کو یوم خلافت کے دن مَیں نے جو تمام احمدیوں سے عہد لیا تھا کہ آپ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے اور خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کیلئے ہر قربانی دینے کیلئے تیار رہیں گے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک تمام دنیا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا نہ لہرائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اور مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ میں سے ہر احمدی جو عرب دنیا میں بستا ہے میرا اسلطان نصیر بن کر اس کام میں ہاتھ بٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔''

ینصرك رجال نوحی الیھم من السماء

ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ اگرچہ تبلیغ کا بہتر سے بہتر ذریعہ کھل گیا مگر ہدایت دینا تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی نیک فطرت سعید روحوں کو بذریعہ رؤیائے صادقہ قبل از وقت آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء عظام کی تصاویر دکھائیں اور پھر بعد میں ایم ٹی اے کے ذریعہ انہوں نے ان تصاویر کا عینی مشاہدہ کیا اور خدائی رہنمائی کے تحت اس طریق سے ہدایت پانے والوں کی تعداد بہت ہے۔

نمونے کے طور پر ایک واقعہ ذیل میں پیش ہیں۔

کبابیر سے نشر ہونے والا لائیو پروگرام مجالس الذکر کے موقع پر مصر کے ایک دوست مکرم ابو محمد صاحب نے فون کیا اور روتے ہوئے کہنے لگے، پانچ چھ سال قبل میں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے اپنے بازو سے لگائے، اور زور سے اپنے سے لگا کر رکھا جبکہ مجھے سردی محسوس ہو رہی تھی۔ اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلا کر ایک خالی جگہ لے گئے۔ اس وقت میں کسی اور سبب سے بہت غصے کی حالت میں تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ہمارے سامنے والے اس مکان کی طرف دیکھو، اس پر میں نے اس مکان سے ایک قبیح شیطانی شکل کے انسان کو نکلتا ہوا دیکھا۔ اس پر حضور نے فرمایا، یہ جو شیطان ہے یہ غضب کی حالت میں انسان پر مسلط ہوتا ہے اور میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ غصہ نہ کیا کرو۔ چنانچہ حضور نے تین دفعہ اس نصیحت کو دہرایا۔ پھر مجھے اپنے سے لگا کر چل پڑے۔ میں کہتا جا رہا تھا کہ میرے پیارے آقا مجھے نصیحت کرنے آئے ہیں۔

پھر ایک مدت کے بعد میں ٹیلی ویژن پر چینلز تبدیل کر رہا تھا تو اپنے آقا سیدنا احمد علیہ السلام کو دیکھا اور میں نے کہا بخدا یہی وہ شخص ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں دیکھا تھا۔ میں نے اس سے قبل کئی بار اس صورت کو خواب میں دیکھا مگر پہچانتا نہیں تھا۔ پھر یقین ہو گیا کہ یہ میرے آقا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شکل ہے۔ لیکن باوجود بات واضح ہونے کے اپنے پرانے عقائد کو ترک نہیں کر سکا اور اس وجہ سے بیعت نہیں کی، یہ سب باتیں تقریبا چار سال قبل کی ہیں۔ اب ایک ہفتہ قبل جب میں اپنی نیند سے بیزار ہوا تو مجھے ایک بلند آواز سنائی دی جو اس طرح ہے، تو ہر چیز کو مانتا ہے مگر مرزا غلام احمد صاحب کو جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بھیجا ہے نہیں مانتا۔ خدا کی قسم ایسا ہی ہوا۔ میں فوراً اٹھا اور اپنی بیوی بچوں کو کہا کہ آج سے تم سب احمدی ہو اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ احمدی ہوئے بغیر تم پر موت نہیں آنی چاہئے۔

دارالامن (ویسٹ بینک فلسطین)

اللہ کے فضل 2000 کی پہلی دہائی میں ویسٹ بینک فلسطین میں بہت سے سعید دل افراد بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے۔ خلافت خامسہ کے دور سعید میں عربوں میں جس قدر تیزی سے جماعت کا انتشار ہوا جماعت ویسٹ بینک اسکی بہترین مثال ہے۔ اگرچہ کہ ویسٹ بینک کے بہت سے علاقوں میں بیعتیں ہوئیں مگر شہر طولکرم کے مضافات میں انکی تعداد زیادہ رہے۔ شہر طولکرم کے تحت ایک گاؤں کفر صور بھی ہے جہاں دور خلافت رابعہ کے اواخر میں مکرم عبد القادر مدلل صاحب کی فیملی نے بیعت کی تھی۔ اب خلافت خامسہ میں علاقے کے کئی اور دوستوں نے بھی بیعت کی۔ اس پر مکرم عبد القادر صاحب نے اپنے گھر کے ایک حصہ کو بطور مسجد و مشن ہاؤز استعمال کرنا شروع کیا جہاں احمدی دوست جمعہ کے دن جمع ہوتے تھے اور مہینے میں ایک بار جلسہ بھی ہوتا رہا۔

پھر ایم ٹی اے العربیہ اور مقامی احمدیوں کی دوستانہ تبلیغی مہمات کے ذریعہ علاقے میں مزید بیعتیں ہوئیں۔ اس پر ایک مستقل مرکز بنانے کا فیصلہ کیا گیا ویسٹ بانک فلسطین میں مسجد و مشن تیار کرنا ہماری جماعت کیلئے دیگر عرب مسلمان ملکوں کی طرح مشکل بلکہ ناممکن امر تھا مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ مسجد بے شک نہیں ہے مگر ایک دو منزلہ عمارت تعمیر کرانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ 18/اپریل 2012 کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے ارسال کردہ مبارک پتھر کے ساتھ عمارت کی سنگ بنیاد رکھی گئی اور جلد جلد کام ہوتا گیا۔ جسکے بیشتر اخراجات لجنہ اماء اللہ کبابیر کی طرف سے ادا ہوئے، فجزاھن اللہ خیر الجزاء۔

ویسٹ بینک فلسطین کے مشن کو سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس نے از راہ شفقت ''دارالامن'' کا نام عطا فرمایا ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ عمارت فلسطین میں امن کا مرکز ہے۔ مختلف طبقے کے فلسطینی لوگ اپنے تمام دنیوی امور کو ایک طرف کر کے اس مرکز میں بار بار جمع ہوتے ہیں اور امن وامان کی باتیں سنتے ہیں، سیکھتے ہیں اور دوسروں کو سکھاتے ہیں۔

الخلیل میں جماعت

اللہ کے فضل سے 2019 سے جنوبی فلسطین الخلیل میں بھی باقاعدہ جماعت قائم ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: کبابیر کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنوبی فلسطین کے شہر میں چند سالوں سے احمدی تو رہتے ہیں لیکن وہاں منظم جماعت قائم نہیں تھی۔ اللہ کے فضل سے اس سال کے دوران یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے اور الخلیل جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جگہ ہے اور یہاں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ اور ان کی ازواج مطہرات کی قبریں بھی ہیں، یہ پرانا تاریخی شہر ہے، اس شہر میں اور اردگرد کے گاؤں میں ہمارے 27 احمدی افراد رہتے ہیں، باقاعدہ جماعت قائم کر دی گئی ہے اور ایک احمدی نے اپنے گھر کا ایک حصہ بطور مسجد کے الگ کیا ہے کہ یہاں نمازیں پڑھا کریں۔ (خطبہ جمعہ 7/اگست 2020ء)

مختلف متعدد احمدی گھروں میں بدل بدل کر نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے اور اجلاسات ہوتے رہتے ہیں۔

مسرور سنٹر کبابیر

جامع سیدنا محمود کبابیر کا پہلے ذکر ہو چکا ہے جسکی تعمیر کے مراحل بتدریج ہوتے رہے۔ بالآخر دو بلند میناروں کا کام 1990 کی دہائی میں مکمل ہوا۔ اب تقریباً پندرہ سال بعد پھر اللہ تعالیٰ نے اہل کبابیر کو ایک نئی عمارت ''مسرور سنٹر'' بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ ایک دو منزلہ عمارت ہے جس ایک حصے میں ایم۔ ٹی۔ اے کا سٹوڈیو تیار ہوا ہے جسکی جماعت کو اشد ضرورت تھی۔ اللہ کے فضل سے جدید طرز پر بڑی خوبصورت سٹوڈیو تیار ہوا ہے۔ باقی حصوں میں کانفرنس ہال، حجرہ استقبال، دفاتر، میٹنگ ہال اور کتب خانہ وغیرہ بنائے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی زبانی آئندہ کی بشارات اور اس کی ابتدائی جھلکیاں

مورخہ 5/جون 2021 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کبابیر جماعت سے ورچوئل ملاقات میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی جو ترقی ہو رہی ہے اور جماعت جس طرح پھیل رہی ہے، ہر ملک میں اور ہر ملک کے کئی شہروں میں جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے اور جماعت کا تعارف ہو گیا ہے اور دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں بھی جماعت کا تعارف ہو گیا ہے۔ تو ہمیں امید ہے کہ جلد ان شاء اللہ آئندہ بیس، پچیس سال جماعت کی ترقی کے بہت اہم سال ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ اکثریت ان شاء اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے تلے آجائے گی یا کم از کم مسلمانوں میں سے اکثریت ایسی ہوگی کہ جو یہ تسلیم کرنے والی ہوگی کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔''

حضور نے فرمایا: ''ان شاء اللہ ایک دن آئے گا جب امّت مسلمہ مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے تلے خانہ کعبہ میں داخل ہوگی۔''

حضور ایدہ اللہ نے یہ باتیں کبابیر کی جماعت کے ساتھ ملاقات کے دوران فرمائی تھیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا اور دیگر مختلف وسائل اعلام کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ وقت کی آواز بلاد عربیہ اور مشرق وسطی میں پر زور طریق سے پہنچ رہی ہے۔

تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بھی مشرق وسطی میں جماعت کے ذریعہ خدمت انسانیت کا کام بہت عمدہ طریق سے چل رہا ہے۔ فلسطین میں شہر رام اللہ میں حال ہی میں حکومت فلسطین کی منظوری سے ہیومنٹی فرسٹ کا دفتر کھولنے کی ہمیں توفیق ملی۔

حرف آخر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے انقلابی عہد میں بلاد عربیہ میں ہزاروں گم گشتگان راہ نے نشان منزل پا لیا اور ان گنت سست گام راہ نوردوں نے تیز گام ہو کر محمل کو جا لیا۔ نظام وصیت میں سینکڑوں عرب شامل ہوئے، عربوں سے واقفین زندگی اور مبلغین تیار ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ تحریک وقف نو میں شامل ہونے والوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے۔

اس اولوالعزم خلیفہ کی دلی تڑپ اور قلبی تمنا اور جد وجہد کو دیکھتے ہوئے یقین کامل ہے کہ وہ دن دور نہیں جب ہم فخر الاولین والآخرین خاتم النبیین حضرت محمد عربی ﷺ کا پرچم دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا ہوا دیکھیں۔ اس وقت تمام عرب اور مشرق وسطی کے رہنے والے بھی قرآن مجید کی زبان میں بے اختیار بول اٹھیں گے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا اور آنکھ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

......☆......☆......☆......

یورپ میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

(جاوید اقبال ناصر، مبلغ سلسلہ جرمنی)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لایا ہوا پیام و پیغام آپؑ کی وصیت کے مطابق آپؑ کے جانشیں وخلفاء کرام آپؑ کے بعد مخلوق الٰہی کو پہنچاتے رہے اور قیامت تک پہنچاتے رہیں گے۔ انشاءاللہ۔ اس دوسری قدرت نے براعظم یورپ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پہنچانے کی بھرپور کوششیں کیں اور اس میدان میں ہر طور و طریقے اپنائے۔ کہیں تو مبلغین کو بھجوایا گیا اور کہیں مساجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ بعض جگہ مشن ہاؤسز کیلئے پلاٹ خریدے گے اور بعض جگہ پر بنے بنائے ہاؤسز اس مقاصد لیے حاصل کیے گئے۔ جہاں پیغام حق کو پہنچانے کیلئے دورہ جات کیے گئے وہاں پر احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے مجلس سوال وجواب بھی منعقد کی گئیں۔ روحانی ترقی کیلئے جلسہ سالانہ شروع کیے گئے جبکہ جسمانی قوتوں کی مضبوطی کیلئے اجتماعات کو فروغ ملا۔ کسی جگہ تبلیغ و دعوت الی اللہ کیلئے فلائرز کے حکم صادر کیے گئے اور کسی ملک میں لٹریچر کی وسیع اشاعت کرنے کا مشورہ دیا جاتا رہا۔ ایک طرف ان ممالک میں قرآن کریم کے تراجم ان کی لوکل زبان میں کرنے کیلئے زبان دان کی مدد لی گئی اور دوسری طرف مبلغین کو یورپین ممالک کی زبانیں سیکھنے کی خاص ہدایات جاری کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت مسلم ٹیلی ویژن کا آغاز بھی آپؑ کے چوتھے خلیفہ کے ذریعہ دُنیا نے دیکھا اور اسکے چینلز پانچویں جانشین کے ہاتھوں سے یورپ کی سرزمین سے شروع ہوتے ہوئے دیکھے گئے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایم.ٹی.اے کے ذریعہ سے دنیا کے تمام ممالک میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ رہا ہے۔ پہلے ایک زبان میں تھا اور ایک چینل تھا۔ اس وقت دنیا میں ایم.ٹی.اے کے آٹھ مختلف چینل کام کر رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ایم.ٹی.اے سٹوڈیوز بن گئے ہیں جہاں سے ایم.ٹی.اے کے پروگرام جاری رہتے ہیں۔ اب ایک جگہ سٹوڈیو نہیں ہر جگہ بن چکے ہیں، ہر جگہ تو نہیں لیکن کئی جگہ افریقہ میں بھی اور نارتھ امریکہ میں بھی اور یورپ میں بھی بن چکے ہیں۔ اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں تو یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ رہا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 رمئی 2021ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 18 رجون 2021ء صفحہ 8 تا 9)

یورپ کی سرزمین کو یہ امتیاز اور فخر بھی حاصل ہے کہ یہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ورچوئل ملاقات کے نظارے بھی دنیا دیکھ رہی ہے۔ حضور اقدس اس بارے میں یوں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تعلق قائم کرنے کیلئے ایک نیا رستہ بھی سمجھا دیا ہے۔ جو آن لائن (Online) ملاقات یا ورچوئل (Virtual) ملاقات کے ذریعہ سے اس کووِڈ کی بیماری کی وجہ سے سامنے آیا۔ اس ذریعہ سے میٹنگیں بھی ہو رہی ہیں۔ ملاقاتیں بھی ہو رہی ہیں جس سے براہِ راست جماعتوں سے رابطہ ہو رہا ہے۔ لوگ خلیفۂ وقت سے براہ راست راہنمائی لے رہے ہیں۔ میں یہاں لندن سے کبھی افریقہ کے کسی ملک سے، کبھی انڈونیشیا سے، کبھی آسٹریلیا سے، کبھی امریکہ سے ملاقات کر لیتا ہوں تو یہ سب خدا تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے ہیں۔ پس ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے فضلوں کے نظارے دکھا رہا ہے اور خلافت کے انعام سے جو ہمیں نوازا ہوا ہے اس کا ہم نے ہمیشہ حق ادا کرنے والا بننا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 رمئی 2021ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 18 رجون 2021ء صفحہ 9)

جرمنی جماعت کو سو مساجد بنانے کا ایک جلیل القدر ٹارگٹ دیا تو گیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے لیکن اس کی تکمیل ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور مبارک میں۔ یورپ میں کبڈی کے میچ کھیلنے اور دیکھنے کو ملے تو اسی مبارک دور میں۔ کرکٹ کے کھلاڑیوں نے اپنے شوق پورے کیے تو اسی دوسری قدرت کے زیر سایہ۔ مجلس مشاورت کی ابتدا یورپ میں ہوئی تو اسی خلافت کے زیر سایہ۔ اسائیلم لینے والوں کو یورپ میں پناہ ملی تو اسی کی برکت سے۔ دور از قیاس باتیں نزدیک ہوتی ہوئی دنیائے یورپ نے دیکھیں تو اسکے طفیل۔ مختلف زبانوں کے ماہرین کے ڈیسک یورپ میں بنائے گے تو انہیں کے ہاتھوں سے۔ قرآن کریم کے تراجم یورپین ممالک کی زبانوں میں شائع ہونے کا کارنامہ جو ہوا وہ بھی انہی بزرگان کے زیر نگرانی۔ براعظم یورپ کی زمین دعاؤں کی قبولیت کے بے شمار واقعات کی جب گواہ بنی تو اسی وقت۔ یورپ یا دنیا کے کسی بھی ملک میں اگر ناانصافی ہوتی ہوئی نظر آئی تو آپؑ کے خلفاء کرام نے اپنے خطبات وخطابات میں اسکا کھل کر ذکر کیا اور اسکے خلاف آواز اٹھائی۔ جسکی واضح مثال بوسنیا میں ہونے والا ظلم ہے۔

جب تیسری جنگ کے آثار نظر آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپ کے بعض ممالک کے پارلیمنٹ ہاؤس میں جا کر خطاب کیا اور اسکے نقصانات سے دُنیا کو آگاہ کیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں 22 راکتوبر 2008ء کے اپنے خطاب میں فرمایا:

''گزشتہ صدی میں دو عالمی جنگیں لڑی گئی ہیں۔ اُن کی جو بھی وجوہات تھیں اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک ہی وجہ سب سے نمایاں دکھائی دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلی مرتبہ عدل کو صحیح رنگ میں قائم نہیں کیا گیا تھا اور پھر وہ آگ جو بظاہر بجھی ہوئی معلوم ہوتی تھی دراصل سلگتے ہوئے انگارے تھے جن سے بالآخر وہ شعلے بلند ہوئے جنہوں نے دوسری مرتبہ ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آج بھی بے چینی بڑھ رہی ہے۔ وہ جنگیں اور دیگر اقدامات جو امن کو قائم کرنے کی خاطر کیے جا رہے ہیں ایک اور عالمی جنگ کا پیش خیمہ بن رہے ہیں۔ موجودہ اقتصادی اور سماجی مسائل اس صورتحال میں اور بھی زیادہ ابتری کا باعث بن رہے ہیں۔ قرآن کریم نے دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے بعض سنہری اصول عطا فرمائے ہیں۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ہوس سے دشمنی بڑھتی ہے۔ کبھی یہ ہوس توسیع پسندانہ عزائم سے ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی اس کا اظہار قدرتی وسائل پر قبضہ کرنے سے ہوتا ہے اور کبھی یہ ہوس اپنی برتری دوسروں پر ٹھونسنے کی شکل میں نظر آتی ہے۔ یہی لالچ اور ہوس ہے جو بالآخر ظلم کی طرف لے جاتی ہے۔ خواہ یہ بے رحم جابر حکمرانوں کے ہاتھوں سے ہو جو اپنے مفادات کے حصول کیلئے لوگوں کے حقوق غصب کر کے اپنی برتری ثابت کرنا چاہتے ہوں یا جارحیت کرنے والی اَفواج کے ہاتھوں سے ہو۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مظلوموں کی چیخ و پکار کے نتیجہ میں بیرونی دنیا مدد کیلئے آجاتی ہے۔ بہرحال اسکا نتیجہ جو بھی ہو ہمیں آنحضرت نے یہ سنہری اصول سکھایا ہے کہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کر سکتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اُسکے ہاتھوں کو ظلم سے روک کر کیونکہ بصورت دیگر اُسکا ظلم میں بڑھتے چلے جانا اُسے خدا کے عذاب کا مورد بنا دے گا۔ پس اُس پر رحم کرتے ہوئے اُسے بچانے کی کوشش کرو۔ یہ وہ اصول ہے جو معاشرہ کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی سے لے کر بین الاقوامی سطح تک اطلاق پاتا ہے...... قیام امن کیلئے سب سے ضروری چیز عدل کا قیام ہے اور اصولِ عدل کی پابندی کے باوجود اگر قیام امن کی کوششیں ناکام ثابت ہوں تو مل کر اُس فریق کے خلاف جنگ کرو جو ظلم کا مرتکب ہو رہا ہے۔''

(عالمی بحران اور امن کی راہ، صفحہ 15 تا 16)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں 11 رجون 2013ء کو ممبرانِ پارلیمنٹ سے خطاب میں جنگ کی ہولناک تباہی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''ہم سبھی پچھلی دو عالمی جنگوں کی ہولناک تباہیوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ بعض ممالک کی پالیسیوں کی وجہ سے ایک اور عالمی جنگ کے آثار دنیا کے افق پر نمودار ہو رہے ہیں۔ اگر عالمی جنگ چھڑ گئی تو مغربی دنیا بھی اس کے دیر تک رہنے والے تباہ کن نتائج سے متاثر ہوگی۔ آئیں خود کو اس تباہی سے بچا لیں۔ آئیں اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو جنگ کے مہلک اور

تباہ کن نتائج سے محفوظ کر لیں کیونکہ یہ مہلک جنگ ایٹمی جنگ ہی ہوگی اور دنیا جس طرف جارہی ہے اس میں یقینی طور پر ایک ایسی جنگ چھڑنے کا خطرہ ہے۔‘‘

(عالمی بحران اور امن کی راہ، صفحہ 129)

اسی طرح 4/دسمبر 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپین پارلیمنٹ برسلز بلجیم میں اپنے خطاب میں نفرت اور جنگ سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

’’مظالم کو ختم ہونا چاہیے کیونکہ اگر انہیں پھیلنے دیا گیا تو نفرت کے شعلے لازماً تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور پھر یہ نفرت اس حد تک بڑھ جائے گی کہ دنیا حالیہ معاشی بحران سے پیدا ہونے والے مسائل کو بھی بھول جائے گی اور اس کی جگہ پہلے سے بھی بڑھ کر ہولناک صورتحال کا سامنا ہوگا۔ اس قدر جانیں ضائع ہوں گی کہ ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ پس یوروپین ممالک، جو دوسری جنگ عظیم میں بڑے نقصان دیکھ چکے ہیں، ان کا فرض ہے کہ وہ ماضی کے اپنے تجربہ سے سبق حاصل کریں اور دنیا کو تباہی سے بچائیں۔‘‘

(عالمی بحران اور امن کی راہ، صفحہ 96)

ہومینٹی فرسٹ یورپ کے غریب ممالک میں خدمت کر کے اپنے عروج کو پہنچی تو انہیں کی مشاورت اور دعاؤں سے پارلیمنٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز کو یورپ کے حکمرانوں نے سنا تو اسی زمانہ میں۔ افریقہ کے بادشاہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کر کے خلافت کی برکت سے فیض یاب ہوئے۔ خلیفہ وقت کی آواز کے براہ راست تراجم کو مختلف ممالک کے لوگوں تک پہنچانے کا سہرا بھی اسی دور کو حاصل ہے۔ جلسہ سالانہ اور جماعتی پروگرامز کیلئے بڑے بڑے پلاٹس کی رجسٹری جماعت کے نام ہوئی تو اس عرصہ میں۔ مبلغین کو تیار کرنے کیلئے جامعات کھلے تو بھی اس زمانے کے مسیح موعودؑ کے خلفاء کے ذریعہ۔ اسلام کا پیغام یورپ کے کونے کونے تک پھیلانے کے منصوبے بنے تو حضرت امام مہدیؑ کے جانشین کے ہاتھوں۔ تحریک جدید و وقف جدید کو یورپ میں پذیرائی ہوئی تو بھی خلافت کی آواز سے۔ وصیت کے نظام میں ایک نئی جان پڑی اور موصیان کی تعداد میں جو اضافہ دیکھنے کو ملا وہ بھی انہیں ہستیوں کی کوششوں سے۔ واقفین نو کی سکیم کا پودا جو لگا اور اس کی شاخیں جو مختلف ممالک میں پھلیں اور پھولیں وہ خلافت کی مرہون منت تو ہیں ہی لیکن اسکی شروعات بھی اس خطہ کے حصہ میں آئی۔ بڑے بڑے جلسوں کے نظارے دنیا نے جو اپنے گھروں میں بیٹھ کر دیکھے ان کی شروعات جو ہوئی وہ بھی یورپ سے۔ اسی طرح کا ایک جلسہ سالانہ 2001ء میں جرمنی میں ہوا۔ جب 2001ء میں برطانیہ میں فوٹ اینڈ ماؤتھ (Foot & Mouth) کی بیماری پھیل جانے کے باعث جلسہ سالانہ برطانیہ کا انعقاد ممکن نہ رہا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ اس سال جرمنی میں مرکزی جلسہ سالانہ منعقد ہو۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جرمنی تشریف لائے اور اس جلسہ کو رونق بخشی۔ یہ جلسہ من ہائیم کی مئی مارکیٹ میں منعقد ہوا اور اس میں 60/ سے زائد ممالک کے 48/ ہزار چھ سو احباب نے شرکت کی۔ اس موقع پر پہلی مرتبہ سرزمین جرمنی پر عالمی بیعت کی تقریب بھی عمل میں آئی۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 7/ستمبر 2001ء، صفحہ اول)

الفضل کو جب یہ اعزاز ملا کہ وہ آن لائن چھپے اور برق رفتار لہروں کے ذریعہ دنیا کے گھروں میں پہنچے تو یہ معجزہ بھی یورپ کو نصیب ہوا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے روز نامہ الفضل آن لائن کے اجراء کے موقع پر فرمایا:

’’الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روز نامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18/جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روز نامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13/دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ آج ان شاء اللہ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہوگا۔ اسکی ویب سائٹ alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے...... اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔ نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔ یہ اخبار ویب سائٹ کے علاوہ ٹوئٹر پر بھی موجود ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2019ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 3/ جنوری 2020ء، صفحہ 8)

وہ ثمر وار و سرسبز درخت جو کہ ہر عالم میں شاخیں اور ٹہنیاں بکھیر رہا ہے اور اسکے رنگ برنگے پھل و پھول کا احاطہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ لیکن صرف چند ایک کی تصریح و تفصیل پیش کی جاتی ہے:

یورپ میں جماعتی مشن کا آغاز
اور خلفائے کرام کے دورہ جات

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اطلاع دی تھی ایسا ہی ہوا اور آپ کے بعد دوسری قدرت کا ظہور آپؑ کے پہلے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا پہلا مشن انگلستان میں 1913ء میں شروع کیا گیا جب حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ کو تبلیغ کی غرض سے اس ملک میں بھجوایا گیا۔ الحمدللہ یوں بیرون ہند یورپ میں پہلے مشن کی بنیاد پڑی۔ اسکے بعد تو اللہ تعالیٰ کے افضال اس قدر ہونے لگے کہ ان کا شمار کرنا اور سب کو ایک مضمون میں جمع و تحریر میں لانا ایک مشکل امر ہے اس لیے صرف چند ایک تبلیغی مراکز و مشن ہاؤسز جو کہ یورپ کی سرزمین پر خلفاء کرام کے دور میں شروع کیے گئے یا پروان چڑھے قلم بند کیے جارہے ہیں۔ یوں تو امریکہ کی سرزمین پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی پیغام حق پہنچ چکا تھا۔ لیکن 1920ء میں باقاعدہ امریکہ میں احمدیہ مشن خلافتِ ثانیہ کے دور میں قائم ہوا۔ جب حضرت مفتی محمد صادق صاحب وہاں مبلغ کے طور پر تشریف لے گئے۔ 1924ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یورپ کا یادگار دورہ فرمایا اور اٹلی اور فرانس ہوتے ہوتے برطانیہ تشریف لے گئے اور ان تمام ممالک میں براہ راست مسیح محمدیؑ کی آواز کو پہنچایا۔

تحریک جدید کے اجرا کے بعد جماعتِ احمدیہ تبلیغ کے ایک نئے دَور میں داخل ہوگئی۔ 1934ء سے لے کر 1937ء تک سپین، ہنگری، البانیا، یوگوسلاویا، اٹلی اور پولینڈ میں جماعت کے مشنز کا قیام ہوا۔ اسکے بعد کچھ ہی عرصہ میں متعدد ممالک میں جماعت کے مشنز قائم ہونا شروع ہوئے جن میں فرانس، سوئٹزر لینڈ، ہالینڈ، جرمنی اور سکاٹ لینڈ شامل ہیں۔ اپریل 1954ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، اٹلی، آسٹریا، جرمنی اور انگلستان کو دوبارہ اپنے دورہ سے شرف بخشا۔ اس دوران آپ نے ہر مقام پر خطابات اور ملاقاتوں کے ذریعہ احمدیت کے پیغام

کو پہنچایا۔ 1956ء میں حضور نے Scandinavia کے ممالک میں تبلیغ کی غرض سے مبلغین بھجوائے اور اس طرح سویڈن، ڈنمارک اور ناروے میں احمدیت کا پیغام آپ کے بھجوائے ہوئے مبلغین کے ذریعہ پہنچا۔

جماعت احمدیہ کا قدم خلافت ثالثہ کے دور میں بھی آگے بڑھتا اور پھلتا رہا''1973 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ یورپ تشریف لے گئے جسکے دوران انگلستان، ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، اٹلی، سویڈن اور ڈنمارک کا دورہ کیا۔ 1975ء میں حضورؒ دوبارہ یورپ تشریف لے گئے۔ 1976ء میں آپ نے امریکہ اور کینیڈا کا دورہ فرمایا جس سے واپسی پر آپ انگلستان، سویڈن، ناروے، ڈنمارک، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ بھی تشریف لے گئے۔ 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وہ تاریخی دورہ فرمایا جو کہ تین براعظم اور 13 ممالک پر محیط تھا۔ ان ممالک میں مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، آسٹریا، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، ہالینڈ، سپین، نائیجیریا، غانا، کینیڈا، امریکہ اور انگلستان شامل تھے۔ اسی دورہ کے دوران آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے 9 اکتوبر 1980ء کو سپین میں مسجد بشارت کی بنیاد رکھی۔''

(الفضل انٹرنیشنل 22 مئی 2020، صفحہ 29)

وہ ممالک جو خلافت رابعہ کے دوران احمدیت کی صداقت کے قائل ہوئے ان میں، یوکرین، تاتارستان، رومانیا، بلغاریا، میسی ڈونیا، سلووینیا، بوسنیا، چیک ریپبلک، کوسوو،، مالٹا اور دیگر کئی ممالک شامل تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دور میں خود بھی متعدد دورہ جات کے ذریعہ دنیا والوں کو براہ راست اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کرنے کی سعی فرمائی۔ ان ممالک میں ناروے، سویڈن، ڈنمارک، جرمنی، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ، فرانس، لکسمبرگ، ہالینڈ، سپین، کینیڈا، بلجیم اور آئرلینڈ شامل ہیں۔ ان میں بعض ممالک ایسے بھی ہیں جن میں پہلی بار کسی خلیفۃ المسیح نے قدم رکھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت تلے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ آپ کی خلافت کے دور میں جبرالٹر، ایسٹونیا، مونٹی نیگرو، لیٹویا، آئیس لینڈ، سربیا، لتھوانیا، اور بعض اور یورپ کے ممالک اس سرسبز درخت کے ساتھ پیوند جوڑ کر اس کی ثمر بار شاخیں بنیں اور بنتی جارہی ہیں۔ جلسہ سالانہ 2019ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ'' خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 213 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ 35 سالوں میں 122 نئے ممالک اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائے ہیں۔''

اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا کے کونے کونے پر قائم کرنے کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود بھی براہ راست دورہ جات کئے۔ ان دورہ جات میں چند ایک یورپین ممالک یہ ہیں۔ جرمنی، فرانس، آئرلینڈ، ہالینڈ، بلجیم، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، سپین کے علاوہ اور دیگر ممالک شامل ہیں۔ (ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 22 مئی 2020ء، صفحہ 29)

براعظم یورپ میں مساجد کی تعمیر کی ایک جھلک

خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو لندن میں خلافت ثانیہ کے دور میں اپنی مسجد تعمیر کرنے کیلئے جگہ عنایت فرمائی۔ حضورؓ نے اس خوشی کے موقعے پر 9 ستمبر 1920ء کو ایک جلسہ ڈلہوزی میں کیا اور تعمیر ہونے والی مسجد کا نام ''مسجد فضل'' رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ 22 اگست 1924ء کو لندن تشریف لائے۔ ویمبلے کانفرنس اور دوسری بہت سارے تبلیغی پروگرامز منعقد ہوئے اور اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسجد فضل کا سنگ بنیاد 19 اکتوبر 1924ء بروز اتوار رکھا۔ مسجد فضلِ عمر Hamburg جرمنی کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 22 فروری 1957ء کو رکھا، 22 جون 1957ء کو اس کا افتتاح حضرت چودھری سر ظفر اللہ خان صاحبؓ نے کیا، جولائی 1967ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں کا افتتاح فرمایا، 20 اگست 1976ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے سویڈن کے شہر Göthenburg میں مسجد ناصر کا افتتاح فرمایا، 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ناروے کے شہر اوسلو میں مسجد نور کا افتتاح فرمایا، 2 اکتوبر 1980ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے انگلستان کے شہر Bradford میں مسجد بیت الحمد کا افتتاح فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بنفسِ نفیس سپین تشریف لے جا کر مورخہ 9 اکتوبر 1980ء کو دورۂ یورپ کے دوران مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مورخہ 10 ستمبر 1982ء کو سپین کے شہر پیدرو آباد میں 700 سال بعد تعمیر ہونے والی ''مسجد بشارت'' کا افتتاح فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے برطانیہ کی نئی اور وسیع مسجد کیلئے 24 فروری 1995ء کو 5 ملین پاؤنڈ کی تحریک فرمائی۔ 28 مارچ 1999ء کو حضورؒ نے بیت الفتوح کی مجوزہ جگہ پر نماز عید الاضحیٰ پڑھائی اور اسی سال 19 اکتوبر کو حضورؒ نے مسجد بیت الفتوح کا سنگِ بنیاد رکھا۔ 16 فروری 2001ء کو حضورؒ نے اس مسجد کیلئے مزید 5 ملین پاؤنڈ کی تحریک فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 اکتوبر 2003ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد میں بیک وقت 10 ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد شمار ہوتی ہے۔ 5 اکتوبر 1982ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے انگلستان کے شہر Gillingham میں احمدیہ مشن کا افتتاح فرمایا، 7 اکتوبر 1982ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے لندن کے علاقہ کرائیڈن میں احمدیہ مشن بیت السبحان کا افتتاح فرمایا، 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ٹلفورڈ اسلام آباد میں مسجد بیت الاسلام کا افتتاح فرمایا اور بعد میں یہاں تعمیرِ نو کے بعد خلافت خامسہ میں مسجد مبارک وجود میں آئی۔

13 ستمبر 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نَن سپیٹ (ہالینڈ) میں نئے مرکز بیت النور کا افتتاح فرمایا، 17 ستمبر 1985ء کو جرمنی کے شہر کولون (Köln) میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بیت النصر کا افتتاح فرمایا، 22 مئی 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے گلاسگو میں اسکاٹ لینڈ کے نئے احمدیہ مشن بیت الرحمٰن کا افتتاح فرمایا، 1992ء میں حضور نے جرمنی کے شہر گروس گیراؤ (Gross-Gerau) میں مسجد بیت الشکور کا افتتاح فرمایا۔ (ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 21 مئی 2021ء، صفحہ 70)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 21 اکتوبر 2011 میں ناروے کی مسجد کے متعلق فرمایا:

''جیسا کہ آپ لوگوں نے خطبے میں سن لیا ہے کہ ناروے میں مسجد نصر کا افتتاح ہوا۔ ماشاء اللہ بہت خوبصورت مسجد ہے۔ مسجد بیت الفتوح کے بعد یقیناً یہ مسجد یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ وہاں کی جماعت تو بہت چھوٹی ہے لیکن اس مسجد کو دیکھ کر لگتا ہے کہ بہت بڑی جماعت ہے یا یہ بہت امراء کی جماعت ہے لیکن دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ یہ بڑی جماعت ہے نہ وہاں امیر لوگ زیادہ ہیں۔ صرف خیال آنے اور احساس پیدا ہونے کی ضرورت تھی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اکتوبر 2011ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 11 نومبر 2011ء، صفحہ 6)

جرمنی میں 100 مساجد کی سکیم کا ایک خاکہ

جلسہ سالانہ جرمنی 1989ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے

جماعت احمدیہ جرمنی کو صد سالہ جشن تشکر کے حوالے سے ملک بھر میں 100 مساجد تعمیر کرنے کا منصوبہ عطا فرمایا۔ چنانچہ 100 مساجد سکیم کے تحت پہلی باقاعدہ تعمیر ہونے والی مسجد جرمنی کے شہر Wittlich میں بنائی گئی۔ جس کا نام بیت الحمد ہے۔ اس کا سنگ بنیاد نومبر 1998ء میں رکھا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 2000ء کو اس کا افتتاح کیا۔ رات یہاں رونق افروز ہوئے اور اگلے روز تبلیغی نشست سے خطاب فرمایا۔ علاوہ ازیں مسجد نور الدین (ڈارمشٹڈٹ)، مسجد ناصر (بریمن) اور مسجد طاہر (کوبلنز) کا سنگ بنیاد خلافت رابعہ کے دور میں رکھ دیا گیا تھا۔ مسجد نور الدین (ڈارمشٹڈٹ) کا سنگ بنیاد 11/مئی 2002ء کو رکھا گیا۔ مسجد ناصر (بریمن) کا سنگ بنیاد نومبر 2001ء میں رکھا گیا۔ اسی طرح کیل شہر میں مسجد حبیب کی تعمیر کیلئے 3/ستمبر 1999ء کو پلاٹ خرید لیا گیا تھا۔ خلافت رابعہ کے زمانے میں جو مزید پلاٹ خریدے گئے ان میں Riedstadt میں مسجد بیت العزیز کیلئے پلاٹ 5/اپریل 2000ء، جامع مسجد (اوفن باخ) کیلئے پلاٹ 7/اگست 2000ء، مسجد سمیع (ہنوور) کیلئے پلاٹ 20/اپریل 2001ء، بیت العلیم (ورزبرگ) کیلئے پلاٹ 14/ستمبر 2001ء، مسجد الہدیٰ (Usingen) کیلئے پلاٹ 12/فروری 2002ء اور مسجد بشیر (Bensheim) کیلئے پلاٹ 9/دسمبر 2002ء کو خریدے گئے۔ ان پلاٹوں کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے حاصل کی گئی تاہم ان کی تعمیر عہدِ خلافت خامسہ کے ابتدائی سالوں میں ہوئی۔ (ماخوذ روزنامہ الفضل لندن آن لائن 4/جون 2020ء، صفحہ 6)

جرمنی میں تعمیر شدہ مساجد کی تعداد 64 ہو چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2022 کے جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقع پر فرمایا: ''جرمنی میں سو مساجد کے منصوبہ کے تحت دوران سال پانچ مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اس طرح ان کی مساجد کی تعداد 64 ہو چکی ہے۔'' (ماخوذ از خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقعہ جلسہ سالانہ یو۔کے فرمودہ 6/اگست 2022)

تعمیر شدہ مساجد کے علاوہ جرمنی میں جماعت کی کئی مساجد تعمیر کے مختلف مراحل میں ہیں اور 100 مساجد کے ٹارگٹ کے پورا ہونے کا دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کی بابرکت قیادت میں قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کو خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا: ''انشاء اللہ تعالیٰ جرمنی یورپ کا پہلا ملک ہوگا جہاں کے سو شہروں یا قصبوں میں ہماری مساجد کے روشن مینار نظر آئیں گے اور جس کے ذریعہ سے اللہ کا نام اس علاقے کی فضاؤں میں گونجے گا جو بندے کو اپنے رب کے قریب لانے والا بنے گا۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 16/جون 2006 مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 7/جولائی 2006ء، صفحہ 6)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ سے میں اپنا مضمون ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''پس انشاء اللہ تعالیٰ یہ ترقیات تو ہونی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ سلسلہ کی پوری ترقی کے نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عہدوں کو پورا کرنے والا بنائے تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے پورا ہونے کا نظارہ ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں۔ ہماری عبادتیں، ہماری نمازیں، ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم خلافت کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں اور اس بارے میں اپنی نسلوں کو بتانے والے ہوں تا کہ قیامت تک ہماری نسلیں اس نعمت سے فیضیاب ہوتی چلی جائیں ......اور جو احمدی ہیں ان سب کو توفیق دے کہ وہ حقیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور حقیقی احمدی بنیں اور وہ مسلمان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابھی تک پہچان نہیں رہے اللہ تعالیٰ انہیں پہچاننے اور بیعت میں آنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام دنیا میں ہم جلد از جلد اسلام کا جھنڈا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتے ہوئے دیکھیں اور تمام دنیا میں ہم توحید کو قائم ہوتا ہوا دیکھیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28/مئی 2021ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 18/جون 2021ء، صفحہ 9)

......☆......☆......☆......

جوشِ صداقت

منظوم کلام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
دِل میں آتا ہے مِرے سَو سَو اُبال
آنکھ تر ہے دِل میں میرے درد ہے
کیوں دِلوں پر اِس قدر یہ گرد ہے
دِل ہوا جاتا ہے ہر دم بے قرار
کِس بیاباں میں نکالوں یہ بخار
ہو گئے ہم دَرد سے زیر و زبر
مَر گئے ہم پر نہیں تم کو خبر
آسماں پر غافلو اِک جوش ہے
کچھ تو دیکھو گر تمہیں کچھ ہوش ہے
ہو گیا دِیں کفر کے حملوں سے چُور
چُپ رہے کب تک خداوند غیور
اِس صَدی کا بیسواں اب سال ہے
شِرک و بِدعت سے جہاں پامال ہے
بدگماں کیوں ہو خدا کچھ یاد ہے
اِفترا کی کب تلک بنیاد ہے
وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناس
اِک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس
لعنتی ہوتا ہے مردِ مُفتری
لعنتی کو کب ملے یہ سروَری

(اعجاز احمدی، صفحہ 32، مطبوعہ 1902ء)

برّ اعظم افریقہ میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات

برکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

(چوہدری نعیم احمد باجوہ، پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینا فاسو)

برکینا فاسو میں احمدیت کا تعارف

غانا کے شمالی قصبہ WA کے ایک مخلص احمدی الحاج صالح صاحب جو 1932 میں احمدی ہوئے تھے، کے ذریعہ اپر وولٹا کی سرزمین پر 1950 کی دہائی کے ابتدائی سالوں میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اس پیغام پر لبیک کہنے والے ابتدائی مخلصین کو مسلمانوں اور عیسائیوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا ہوا۔

برکینا فاسو میں مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب سابق امیر جماعت غانا کی کوششوں سے 2/جنوری 1986 کو جماعت کی رجسٹریشن ہوئی۔ اس دوران مبلغین کرام یہاں دورے پر تشریف لاتے رہے۔ پہلے امیر جماعت برکینا فاسو مکرم محمد ادریس شاہد صاحب تھے آپ جنوری 1990 میں یہاں پہنچے۔

نوزائیدہ جماعت کے ابتدائی خدوخال

1990 سے 2004 تک کے سالوں کو ابتدائی خدوخال ابھرنے والے سال کہا جا سکتا ہے۔ اس دوران نظام مجلس شوریٰ قائم ہوا اور جلسہ سالانہ کی ابتداء ہوئی۔ اسی طرح ذیلی تنظیمیں قائم ہوئیں اور جماعت کا پیغام برکینا فاسو کے لوگوں تک پہنچنے لگا۔

دورہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ 2004:

1990 میں مکرم محمد ادریس صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک خط بھجوایا جس میں برکینا فاسو کے ایک احمدی کا خواب لکھا۔ اسکے جواب میں مکرم امیر صاحب کے نام خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے درج ذیل ارشاد موصول ہوا:

"خواب مبارک ہے اور اس کا مطلب ہے کہ ملک کی مٹی قبول حق کیلئے زرخیز ہے اور میرے دورے کے بعد ان شاء اللہ صداقت کو قبول کر کے نور سے چمک اٹھے گی۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔" (خط مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن T.3360,19Jun1990)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا دورہ برکینا فاسو تو نہیں ہو سکا تاہم خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تحت آپ کے جانشین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سرزمین برکینا فاسو کو قدم بوسی کا شرف عطا فرمایا۔ اس تاریخی اور بابرکت دورے کے بعد برکینا فاسو کی مٹی نور ہدایت سے چمک اٹھی اور احمدیت کا قافلہ تیزی کے ساتھ ترقیات کی منازل طے کرنے لگا۔

25/مارچ 2004 اس ملک کی تاریخ میں یادگار دن ہے جب پہلی بار خلیفۃ المسیح کے قدم مبارک اس سرزمین پر پڑے۔ آپ کا یہ دورہ 4/اپریل تک جاری رہا۔ ان بابرکت ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتوں کا دورہ کیا، سنگ بنیاد اور افتتاح کی تقریبات ہوئیں۔ اہم سرکاری وغیر سرکاری ملاقاتیں کیں۔ جلسہ سالانہ برکینا فاسو سے خطاب فرمایا۔ نیشنل مجلس عاملہ، ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ اور مبلغین کرام سے میٹنگز کیں۔ اطفال و ناصرات نے براہ راست کلاس میں شامل ہو کر اپنے پیارے آقا سے فیض پایا۔ اور سب سے بڑھ کر اس دور دراز ملک کے احمدیوں کو اپنے پیارے امام کا دیدار کر کے روحانی تر و تازگی کے سامان میسر آئے۔ اس دورے کی مختصر جھلک پیش ہے:

26/مارچ 2004 کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے برکینا فاسو کے وزیر اعظم Paramanga Ernest Yonli کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں برکینا فاسو کے لوگوں میں ملنساری اور مہمان نوازی کی روح سے از حد متاثر ہوا ہوں۔

اسی روز 26/مارچ 2004 کو صدر مملکت برکینا فاسو (ہزایکسی لینسی بلیز کامپاورے His Exc. Blaise Compaore) سے ملاقات ہوئی۔ جب حضور انور صدر مملکت کے دفتر میں تشریف لے گئے تو صدر مملکت حضور انور کو خوش آمدید کہنے کیلئے منتظر تھے۔ حضور انور نے ملاقات کیلئے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا نیز فرمایا کہ وہ برکینا فاسو کے لوگوں کے اخلاق سے از حد متاثر ہوئے ہیں۔ صدر مملکت کو مشورہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا: "اگر آپ لوگ محنت اور دیانتداری سے کام کریں تو بہت جلد آپکا شمار افریقہ کی Leading Nations میں ہونے لگے گا"

جلسہ گاہ میں آمد اور

برکینا فاسو سے پہلا لائیو خطبہ جمعہ

26/مارچ 2004 وہ تاریخی دن ہے جب سرزمین برکینا فاسو سے پہلی دفعہ کسی خلیفہ وقت کا خطبہ جمعہ براہ راست ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔ یہ خطبہ ٹیلی فون لائن کے ذریعہ نشر ہوا۔ ریڈیو اسلامک احمدیہ بوبوجلاسو سے بھی یہ خطبہ براہ راست سنا گیا۔ حضور انور نے یہ خطبہ واگادوگو مشن میں تیار کردہ جلسہ گاہ میں ارشاد فرمایا اس وقت تیرہ ہزار سے زائد احباب جلسہ گاہ میں موجود تھے۔

27/مارچ کو حضور انور نے جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ جلسہ سالانہ میں ملک کی 425 جماعتوں سے 13755/افراد شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ نائیجیریا، ٹوگو، مالی، آئیوری کوسٹ اور غانا سے بھی افراد شامل ہوئے۔

28/مارچ کو مرکزی مشن ہاؤس کی مسجد بیت المہدی میں نماز فجر پڑھائی جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ 30/مارچ 2004 کو ڈوری میں پہلے احمدیہ پرائمری سکول کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضور نے 31/مارچ 2004 کو "کایا" میں مسجد ہدیٰ کا افتتاح فرمایا اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔

3 اپریل 2004 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پانے کیلئے وزیر صحت مشن ہاؤس آئے۔ اس ملاقات کے بعد حضور انور نے احمدیہ ہسپتال واگادوگو کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر حضور انور کے ساتھ وزیر موصوف نے بھی ہسپتال کے صحن میں آم کا پودا لگایا۔

دورہ کے عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں گے

اس تاریخی دورہ کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر جماعت برکینا فاسو کے نام خط میں لکھا:

"خدا تعالیٰ کے فضل سے برکینا فاسو کا دورہ بھی غیر معمولی اور خوشکن تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک...... جماعت کے تمام افراد مرد و خواتین اور بچوں نے بڑے اخلاص اور فدائیت کا نمونہ دکھایا ہے...... مجھے پورا یقین ہے کہ برکینا فاسو کی سرزمین پر احمدیت کا جو بیج بویا گیا ہے وہ جلدی دائمی پھل لائے گا۔ برکینا فاسو کے لوگ حقیقتاً بڑے عظیم لوگ ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ خدا نے ان کو احمدیت کے نور سے منور کیا۔ میں نے جو بیداری جماعت برکینا فاسو کے افراد میں دیکھی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ امید ہے اگلے دو تین سالوں میں اس دورے کے عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں گے اور جماعت تیزی سے ترقی کرے گی۔ انشاءاللہ۔"

(T.9653/1.5.2004)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دورہ کے بعد جماعت احمدیہ برکینا فاسو ترقیات کے ایک نئے دور میں داخل ہوئی۔ اس ضمن میں اختصار کے ساتھ برکینا فاسو میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال اور برکات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ساری برکتیں خلافت احمدیہ کی شفقتوں، راہنمائی اور دعاؤں کی بدولت ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کشید کر کے اس دور دراز صحرائی ملک کی حالت بدل کر رکھ دی ہے۔ اس سرزمین پر خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کا حق ادا کرنے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیوانے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ مخلصین ہر قربانی کیلئے تیار ہیں اور روز بروز اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

مساجد، مشن ہاؤسز کی تعمیر

اور جماعتوں کی تعداد

برکینا فاسو میں ہر سال مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ 2004 کے بعد اس کام میں غیر معمولی تیزی آئی۔ اس وقت تمام ریجنز میں جماعت کی مساجد موجود ہیں۔ سال 2022 تک مجموعی طور پر برکینا فاسو میں جماعت کی 493 مساجد ہیں جب کہ 132 مشن ہاؤسز بن چکے ہیں۔ برکینا فاسو میں 741 جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

بستان مہدی

جماعت احمدیہ برکینا فاسو پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال میں سے ایک فضل "بستان

مہدی‘‘ کی صورت میں بھی ہے۔ بستان مہدی واگادوگو شہر میں 37.5 ایکڑ رقبہ پر مشتمل جماعت کی ملکیتی زمین ہے۔ یہ رقبہ واگادوگو سے غانا کی طرف جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔

اسی راستے سے 2004 میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ غانا سے برکینا فاسو تشریف لائے تھے۔ نیشنل ہائی وے پر بستان مہدی کا خوبصورت بورڈ آویزاں ہے جو ہر گزرنے والے کو مہدی دوراں کی جماعت کے قیام اور ترقیات کے سنگ میل کی نوید سناتا ہے۔ بستان مہدی میں جامعۃ المبشرین واقع ہے۔ چھوٹی سی صاف ستھری مسجد ہے جسکے مینار سڑک سے نظر آتے ہیں۔ دیگر تعمیرات میں مسرور آئی ہسپتال، رہائش گاہیں، گیسٹ ہاؤس اور ہیومنٹی فرسٹ کا کالج وغیرہ شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی جلسہ گاہ بھی یہیں پر واقع ہے۔

جلسہ سالانہ

برکینا فاسو میں جلسہ سالانہ کا نظام مضبوطی سے قائم ہو چکا ہے اور 1990 میں پہلے جلسہ سالانہ سے لیکر ہر سال اس میں جماعت کے قدم ترقی کی طرف اٹھ رہے ہیں۔ چند ایک سالوں کے علاوہ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ 2016 سے بستان مہدی میں جلسہ گاہ بنادی گئی ہے۔ پختہ اسٹیج، جلسہ کے اسٹورز اور مہمانوں کی سہولت کیلئے مستقل غسل خانے بن چکے ہیں۔ سال 2022 میں تیسواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں دس ہزار سے زائد عشاق نے شرکت کی۔ تقریباً ہر سال مرکزی مہمان جلسہ سالانہ برکینا فاسو میں شامل ہوتے ہیں۔ سال 2022 کے مرکزی مہمان مکرم محمد شریف عودہ صاحب تھے۔

مجلس شوریٰ

نظام مجلس شوریٰ ایک بنیادی نظام کی حیثیت رکھتا ہے۔ برکینا فاسو میں پہلے جلسہ سالانہ کے ساتھ ہی 1990 میں مجلس شوریٰ کا آغاز ہو گیا تھا۔ ہر سال اس نظام میں بہتری آرہی ہے۔ جون 2022 میں برکینا فاسو کی 32 ویں مجلس شوریٰ اپنی خوبصورت روایات کے ساتھ سنٹرل ہاؤس سو مگاندے کی مسجد بیت المہدی میں منعقد ہوئی۔

عالم احمدیت کا پہلا ریڈیو اسٹیشن

الحمدللہ دسمبر 2002 سے عالم احمدیت کا پہلا ریڈیو اسٹیشن بوبوجلاسو برکینا فاسو میں شروع ہوا۔ اور آج تک خلافت احمدیہ کی آواز بن کر خدمت اسلام میں مصروف ہے۔ 2004 میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں تشریف لائے تو آپ نے ریڈیو احمدیہ کا معائنہ بھی فرمایا۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل پیغام دیا جو Live نشر ہوا۔

’’ریڈیو اسلامک احمدیہ کے سننے والوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 16 اپریل 2004)

بعد ازاں برکینا فاسو میں مزید ریڈیو اسٹیشن قائم ہوئے۔ ان ریڈیو کے نام کے متعلق سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس نے فرمایا کہ ’’ریڈیو اسلامک احمدیہ ہی ہر جگہ نام رکھیں۔‘‘

(T.10353 محررہ 7 جولائی 2007)

اس وقت یہاں چار ریڈیو اسلامک احمدیہ چل رہے ہیں۔ یہ ریڈیوز ڈوری، لیو، دوگو اور بوبوجلاسو میں واقع ہیں جبکہ 33 متفرق پرائیویٹ ریڈیوز پر جماعت کا پیغام مختلف زبانوں میں دن رات نشر ہو رہا ہے۔ جلسہ سالانہ اور اہم مواقع پر ایم ٹی اے کی نشریات، حضور انور کے خطابات براہ راست نشر کرنے کا اعزاز بھی احمدیہ ریڈیوز کو حاصل ہے۔ جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے موقع پر ریڈیو جلسہ نصب کیا جاتا ہے اس کے ذریعہ تمام احمدیہ ریڈیوز کو لنک کر کے جلسہ کی تمام کاروائی براہ راست پورے ملک میں نشر کی جاتی ہے۔

صحت کے میدان میں خدمات

(احمدیہ ہسپتال واگادوگو)

1997ء میں کرائے کے مکان میں، حسن نیت اور خدمت خلق کے جذبہ کے تحت، ایک ابتدائی ڈسپنسری سے شروع کیا جانے والا سفر اب ہسپتال کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2004ء سے یہ ہسپتال جماعت کی ملکیتی زمین اور سنٹرل مشن ہاؤس میں واقع ہے۔ 2004ء میں برکینا فاسو کے دورے کے دوران میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہسپتال تشریف لائے اور افتتاح فرمایا۔

(2021ء میں ہسپتال کی کارکردگی)

صرف سال 2021ء میں ہسپتال کی کارکردگی کا مختصر جائزہ اس بات کا اندازہ لگانے کیلئے کافی ہے کہ یہ ہسپتال کس قدر خدمت خلق کے میدان میں آگے سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اس وقت 9 ڈاکٹرز، 16 نرسنگ اسٹاف، 13 میٹرنٹی میں کام کرنے والے کارکن، فارمیسی میں کام کرنے والے اور لیبارٹری ٹیکنیشن بھی بڑی تعداد میں ہیں۔ نیز 44 وزٹنگ ڈاکٹرز شامل ہیں۔ شعبہ گائنی میں کل 20772 مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی گئی۔ ڈلیوری کے 1273 کیسز ہوئے۔ 106 کیس میں بڑا آپریشن کیا گیا۔ 1950 حاملہ خواتین کو ویکسن لگائی گئی۔ 4161 نومولود بچوں کو ویکسن لگائی گئی۔ دوران سال کل تہتر ہزار تین صد پچاسی مریضوں کا علاج کیا گیا۔

(کورونا ویکسین سنٹر)

پورے ملک میں صرف پانچ ہسپتالوں کو حکومت کی طرف سے کورونا ویکسین سنٹر بنایا گیا۔ ان پانچ میں سے ایک احمدیہ ہسپتال بھی شامل تھا باقی چار عیسائی چرچ کے ہسپتال تھے۔

(عطیات خون)

ہر سال برکینا فاسو کے تقریباً تمام ریجنز میں عطیات خون کے پروگرامز منعقد ہوتے ہیں۔ عام طور پر مجلس خدام الاحمدیہ اس اہم خدمت میں پیش پیش ہے۔ اس میدان میں جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی نیک نامی اس قدر ہے کہ کم وبیش ہر سال مختلف ہسپتالوں کی طرف سے ضرورت کے وقت جماعت احمدیہ سے عطیہ خون کیلئے رابطہ کیا جاتا ہے۔ ہر سال پانچ صد کے قریب خون کے بیگز عطیہ کئے جاتے ہیں۔

(آنکھوں کے فری آپریشن)

2005 کے آخر میں مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں برکینا فاسو میں آنکھوں کے پچاس آپریشن بطور صدقہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ اس پر حضور انور نے پچاس کے بجائے ایک سو آپریشن کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ اپریل 2006 تک ایک صد آپریشن مکمل ہونے کے بعد پھر ایک سو کی مزید درخواست کی گئی جو منظور ہوئی۔ بعد ازاں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر دفتری ملاقات میں سیدنا حضور انور نے مکرم امیر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ آپریشن کرتے چلے جائیں۔ اسکے بعد سے مسلسل یہ مہم جاری ہے اور اس وقت تک پندرہ ہزار کے قریب آنکھوں کے مفت آپریشن کئے جا چکے ہیں۔

(مسرور آئی انسٹی ٹیوٹ)

آنکھوں کے ایک سو مفت آپریشن کرنے سے شروع ہونے والے صدقہ جاریہ میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت عطا فرمائی کہ آنکھوں کے ایک بڑے ہسپتال کی تعمیر کی باتیں ہونے لگیں۔ یہ تجویز سیدنا حضرت امیر المومنین نے دی اور اسے برکینا فاسو میں تعمیر کرنے کی منظوری عطا فرمائی اور اسکی تعمیر کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ یوکے کے سپرد ہوئی 2017 میں اس منصوبے کا سنگ بنیاد بستان مہدی میں رکھا گیا۔ مسرور آئی انسٹی ٹیوٹ کے نام سے تعمیر کیا جانے والا یہ ہسپتال علاقے بھر میں اپنی نوعیت کا منفرد آئی ہسپتال ہے اور جدید ترین سہولیات سے لیس ہے۔ بستان مہدی میں سوا تین ایکڑ رقبہ اس ہسپتال کیلئے مخصوص کیا گیا اور اس پر ہسپتال کی خوبصورت عمارت تعمیر کی گئی ہے۔

ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات

برکینا فاسو میں دہشت گردی کی وجہ سے لاکھوں افراد بے گھر ہو کر حکومت اور امدادی اداروں کے رحم و کرم پر ہیں۔ ان افراد کی مدد کیلئے ہیومنٹی فرسٹ برکینا فاسو کئی ایک پروگرام بنا چکی ہے جن میں خشک راشن پہنچانا، کھانا تیار کر کے تقسیم کرنا، کپڑے تقسیم کرنا اور ضرورت کی دیگر اشیاء ان افراد تک پہنچانا شامل ہے۔ صرف دو سالوں میں کئی ٹن اشیائے خورد ونوش اور دیگر سامان ان افراد تک پہنچایا جا چکا ہے۔

ہیومنٹی فرسٹ سلائی سنٹر واگادوگو

برکینا فاسو کے دارالحکومت واگادوگو میں ہیومنٹی فرسٹ کے تحت 2002 سے سلائی سنٹر قائم ہے۔ سارا سال اس سنٹر کے تحت کلاسز جاری رہتی ہیں۔ سینکڑوں طلباء و طالبات اس سلائی سنٹر سے پیشہ ورانہ سلائی کا کام سیکھ کر برسر روزگار ہو چکے ہیں۔ 2004 میں حضور انور کے دورے کے دوران میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے واگادوگو میں پچاس جبکہ بوبوجلاسو میں دس مستحق ضرورتمند خواتین کو سلائی مشینیں تحفتاً عنایت فرمائیں۔

ہیومنٹی فرسٹ کا سلائی سنٹر نہ صرف کامیابی سے چل رہا ہے بلکہ ترقی کی طرف گامزن ہے۔ Covid-19 کے دنوں میں ہر طرف فیس ماسک کی کمی ہو گئی جن لوگوں کے

پاس کچھ اسٹاک پڑا تھا وہ اسے منہ مانگے داموں فروخت کرنے لگے۔ ایسے میں ہیومنٹی فرسٹ نے اپنے سلائی سنٹر میں فیس ماسک بنانے کا کام شروع کیا اور لوگوں میں فری تقسیم کرنے شروع کئے۔

سنٹر کے عمدہ کام معیاری پیکنگ کو دیکھتے ہوئے بعض اداروں اور فلاحی تنظیموں نے فیس ماسک بنانے کے آرڈر ہمارے اس سنٹر کو دیئے۔ سلائی سنٹرز کے کارکنان نے دن رات محنت کر کے ہزاروں خوبصورت فیس ماسک بنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے 2004ء میں ہیومنٹی فرسٹ کے کاموں کا جائزہ لینے کے بعد ہیومنٹی سنٹر کی وزیٹر بک میں لکھا:

''ماشاء اللہ! ہیومنٹی فرسٹ کے ذریعہ سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین''

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز IAAAE

اس تنظیم کے ذریعہ برکینا فاسو میں خدمت خلق کے کئی ایک منصوبے چل رہے ہیں۔ برکینا فاسو کے دیہات میں پینے کے صاف پانی کا حصول ایک مشکل اور تکلیف دہ امر ہے۔ واٹر فار لائف پروگرام کے تحت دور دراز دیہات میں پانی کی سہولت مہیا کرنے کیلئے مسلسل نلکے ٹھیک کرنے اور بور ہول کر کے پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کی مذکورہ تنظیم کی طرف سے کوشش جاری ہے۔

(ماڈل ویلیج)

اسی تنظیم کے تحت ماڈل ویلیج بھی بنائے جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت کسی دور دراز گاؤں کو منتخب کر کے اس میں سولر سسٹم کے ذریعہ پینے کے صاف پانی، ہر گھر میں بجلی، گلیوں اور راستوں میں بجلی مسجد اور عبادت گاؤں میں بجلی کی سہولت کے علاوہ گاؤں کی ترقی کے دیگر چھوٹے چھوٹے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ ماڈل ویلیج پراجیکٹ گاؤں کے مکینوں کی زندگی بدل کر رکھ دیتا ہے۔

برکینا فاسو کے ڈوری ریجن کے مہدی آباد گاؤں میں IAAAE کا پہلا ماڈل ویلج پراجیکٹ تھا۔ اس کے بعد دو مزید ماڈل ''سی اینے'' اور ''موارا پیتی'' میں بنائے جا چکے ہیں۔ چوتھا ماڈل ویلج بانفورا کے ریجن کے گاؤں ''لیتی فاسو'' کو بنانے کی تیاری ہو رہی ہے۔

تعلیم کے میدان میں خدمات

30 مارچ 2004 کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے ڈوری میں پہلے احمدیہ پرائمری اسکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اسکے بعد اس میدان میں جماعت احمدیہ برکینا فاسو نے مزید ترقی کی اور اب 2022 تک درج ذیل سکول اور تعلیمی ادارے نہ صرف قائم ہو چکے ہیں بلکہ سینکڑوں بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں کوشاں ہیں۔

اس وقت پانچ احمدیہ پرائمری اسکول ڈوری، کایا، لیو، بانفورا، ٹینکو دوگو میں واقع ہیں جبکہ کدگو، ددگو اور بستان مہدی میں کالج چل رہے ہیں۔ بانفورا میں ایک کالج زیر تعمیر ہے۔

ایوان مسرور

مرکزی مشن ہاؤس سومگاندے میں مجلس انصار اللہ یو۔کے کی طرف سے ایوان مسرور تعمیر کیا گیا ہے۔ ایوان مسرور میں ایک ملٹی پرپز ہال ہے جو مختلف تقریبات اور کھیل کے مقابلہ جات کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے برکینا فاسو میں احمدیہ بیڈمنٹن کلب رجسٹر ہو چکا ہے۔ اس کلب کے تحت ایوان مسرور میں بیڈمنٹن کے نیشنل سطح کے مقابلہ جات منعقد ہوتے ہیں۔

جامعۃ المبشرین برکینا فاسو

فرنچ ممالک کیلئے اپنی نوعیت کا پہلا جامعۃ المبشرین 2017ء میں برکینا فاسو میں قائم ہوا۔ یہ مکمل فرنچ میڈیم جامعہ ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی غیر معمولی شفقت اور راہنمائی سے اس جامعہ کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ فرنچ ممالک اور فرنچ قوموں کیلئے یہ پہلا اور واحد جامعہ ہے۔ ابتداءً صرف تین کمرے تعمیر کر کے جامعہ کا آغاز کر دیا گیا۔ الحمد للہ پہلے سال ہی جامعۃ المبشرین برکینا فاسو میں چار فرنچ ممالک کی نمائندگی ہوگئی اور پہلی کلاس میں 24 طلباء داخل ہوئے۔ 29 نومبر 2020 کو پہلی کلاس فارغ التحصیل ہوئی۔ اب تک تین کلاسز اس جامعہ سے فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں جا چکی ہیں۔ ان تین سالوں میں برکینا فاسو، نائیجر، بینن، مالی، کونگو کنشا سا اور کونگو برازویل سے تعلق رکھنے والے 49 مبلغین اس جامعہ سے پاس ہو چکے ہیں۔ اس وقت نو فرنچ ممالک کے آٹھ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلی تقریب اسناد کے موقع پر بطور خاص اپنا پیغام ارسال فرمایا اس میں جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے متعلق ایک فقرہ یہ بھی ارشاد فرمایا:

This will be great source pride not only for the members of the jamaat in French - speaking countries but for everyone in the whole world of Ahmadiyyat.

اللہ تعالیٰ جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کو خلافت کی منشا کے مطابق بنا دے کہ تمام عالم احمدیت اس پر فخر ہو۔

پرنٹنگ پریس احمدیہ واگادوگو

برکینا فاسو میں 2008 سے پرنٹنگ پریس قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پریس تبلیغ کے میدان میں کتب اور لٹریچر مہیا کرنے میں ممد و معاون ہے۔

ذیلی تنظیمیں

1990 وہ سال ہے جب برکینا فاسو میں ذیلی تنظیموں کے قیام کیلئے کوشش کی جا رہی تھی۔ جولائی 1990 میں ذیلی تنظیموں کے قیام اور ان کے صدور کے انتخاب کے حوالے سے مکرم امیر صاحب برکینا فاسو کے ایک خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سر دست تقریریاں کر کے مجالس کو تربیت دیں انتخاب کی منزل بعد میں آئے گی۔''

(تاریخ احمدیت برکینا فاسو، فائل 1990)

الحمد للہ برکینا فاسو میں تینوں ذیلی تنظیمیں اب اس منزل تک پہنچ چکی ہیں اور اب ان تنظیموں کی مجالس شوریٰ منعقد ہوتی ہیں جن میں یہ اپنے اپنے صدور کو منتخب کرتی ہیں۔

(مجلس خدام الاحمدیہ)

برکینا فاسو میں مجلس خدام الاحمدیہ دن بدن مضبوط ہوتی چلی جا رہی ہے۔ تنظیمی ڈھانچہ تمام ریجنز میں قائم ہو چکا ہے۔ قائدین مجالس اور علاقہ جات اپنی مجالس اور اپنے اپنے علاقہ میں خدام کی بہبود کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ ریجنل اجتماع منعقد ہوتے ہیں۔

(فضل عمر تربیتی کلاس)

خدام اور اطفال کی تربیت کیلئے ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت فضل عمر تربیتی کلاس منعقد کی جاتی ہے۔ یہ پروگرام کامیابی سے جاری ہے۔ یہ کلاس جامعۃ المبشرین میں داخلہ کیلئے بھجوائے جانے والے امیدواروں کی ابتدائی تربیت اور ان کو وقف کیلئے تیار کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

(لجنہ اماء اللہ مغربی افریقہ کا ریفریشر کورس)

2019 کے آخر پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مغربی افریقہ کی لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران کا ریفریشر کورس رکھا گیا۔ حضور انور نے اس ریفریشر کورس کی میزبانی کا موقع برکینا فاسو کو عطا فرمایا۔ اس ریفریشر کورس میں میزبان برکینا فاسو سمیت 6 ممالک مالی، بینن، نائیجر، مراکو اور الجیریا کی ملکی عاملہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات پر مشتمل وفود نے شرکت کی۔ مرکز کی طرف سے انچارج مرکزی ڈیسک لجنہ اماء اللہ (یوکے) نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اس ریفریشر کورس میں مجموعی طور پر 6 ممالک کی 31 ممبرات نے حصہ لیا۔

عزم وحوصلے کی داستان

خلافت جوبلی کے سال 2008 میں غانا میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کا اعلان ہوا تو جماعت احمدیہ برکینا فاسو کے خدام نے جماعتی روایت کو زندہ کرتے ہوئے منفرد انداز میں غانا کے جلسے میں شمولیت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کیلئے مختلف ریجنز سے خدام کو اکٹھا کیا گیا اور تین صد خدام کا ایک وفد برکینا فاسو سے سائیکلوں پر غانا کے خلافت جوبلی جلسے میں شرکت کیلئے روانہ ہوا۔ یہ ایک بہت مشکل سفر تھا جس کیلئے ہمت اور جرأت درکار تھی۔ سائیکلوں کی حالت ایسی نہیں تھی کہ اتنے لمبے سفر پر لے جائی جا سکیں لیکن سائیکلوں کی ناگفتہ بہ حالت خدام کے جوش وجذبے کے آگے دیوار نہ بن سکی اور یہ خدام افریقہ بلکہ اقوام عالم میں ایک مثال بن کر ابھرے۔ جب یہ قافلہ مخصوص شرٹس پہنے محبت کا پیغام دیتے گذرتا تو لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتا۔ دونوں ملکوں کے میڈیا نے اس ایونٹ کو بھرپور کوریج دی۔ اور جلسہ غانا کے کئی روز بعد بھی یہ خبر میڈیا میں رہی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے محبت کے ساتھ اس واقعہ کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ یکم اگست 2008 میں فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں:

''اس دفعہ جلسہ کی ایک رونق اور میڈیا

میں مشہوری کی وجہ جرمنی سے آئے ہوئے سائیکل سوار بھی تھے۔ یہ 100 نوجوان سائیکل سواروں کا گروپ تھا۔ یہ بھی اخلاص و وفا کا ایک اظہار ہے جو اس معاشرے کے رہنے والے نوجوانوں کے دل میں ہے اور خلافت احمدیہ سے ایک تعلق ہے کہ خلافت کے 100 سال پورے ہونے پر انہوں نے 100 سائیکل سواروں کا گروپ تیار کیا......امیر صاحب جرمنی گو کہ اپنے سائیکل سواروں کو بڑا پروٹیکٹ (protect) کر رہے تھے کہ ہماری سڑکوں پر رَش بڑا ہوتا ہے، اس لحاظ سے ان کا بڑا کارنامہ ہے۔ لیکن برکینا فاسو کے اُن افریقن نوجوانوں کا بھی بڑا کارنامہ ہے کہ وہاں انکی سڑکیں بھی ٹوٹی ہوئی تھیں اور سائیکل بھی ٹوٹے ہوئے تھے بلکہ وہاں کے اخباروں نے خبر لگائی کہ کیا یہ ٹوٹے ہوئے سائیکل اپنی منزل تک پہنچ سکیں گے۔ پھر بیچاروں کو خوراک کی آسانی بھی پوری طرح میسر نہیں تھی۔ پھر گرمی بھی بے انتہا تھی۔ تو یہ ساری چیزیں اگر دیکھیں تو ان لڑکوں نے بڑی ہمت کی ہے۔ بہر حال اگر دنیا کا مقابلہ کرنا ہے تو خلافت جوبلی کے جلسوں میں سائیکل سواروں کی شمولیت کے لحاظ سے نمبر ایک بورکینا فاسو کے خدام ہیں۔

(خطبہ جمعہ یکم اگست 2008 خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 312)

کھانا نہیں بھی ملا تو پروا نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 29/مئی 2020 میں فرمایا:

غانا کا...... 2008 میں دورہ تھا...... برکینا فاسو سے بھی لوگ وہاں آئے ہوئے تھے۔ دوسرے ہمسایہ ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ مجھے پتا لگا کہ برکینا فاسو سے جو قافلہ آیا ہوا ہے بہت بڑا تھا ان میں بعض لوگوں کو کھانا نہیں ملا، تین ہزار کے قریب ان کی تعداد تھی۔ سب سے بڑی تعداد انہی کی تھی جو وہاں گئی تھی۔ تین سو خدام سائیکلوں پر بھی سولہ سو کلو میٹر کا سفر کر کے وہاں آئے تھے۔ بہر حال وہاں کے ایک مبلغ کو میں نے کہا ان کو کھانا نہیں ملا ان سے معذرت کر دیں اور آئندہ آپ لوگوں نے انکا خیال بھی رکھنا ہے۔ جب انہوں نے ان کو معذرت کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم جس مقصد کیلئے آئے تھے وہ ہم نے حاصل کر لیا۔ کھانے کا کیا ہے وہ تو روز کھاتے ہیں۔ اب یہ غریب لوگ بیچارے روز بھی کیا کھاتے ہوں گے۔ انہوں نے کہا جو کھانا ہم اس وقت کھا رہے ہیں، روحانی فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ روز روز کہاں ملتا ہے۔

برکینا فاسو کی جماعت اب بھی اتنی پرانی نہیں ہے۔ جب میں دورے پر گیا ہوں تو اس وقت میرا خیال ہے دس پندرہ سال پرانی تھی۔ اب تیس سال پرانی ہوگئی ہوگی لیکن یہ لوگ اخلاص و وفا اور محبت میں ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ غربت کا یہ حال ہے کہ بعض لوگ ایک جوڑا جو کپڑے پہن کر آئے تھے وہی کپڑے ان کے پاس تھے۔ اسی میں تین چار دن یا ہفتہ گزارا اور پھر سفر بھی کیا۔ پیسے جوڑ جوڑ کر جلسے پر پہنچے تھے کہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے اور خلیفہ وقت کی موجودگی میں ہو رہا ہے اس لئے ہم نے اس میں ضرور شامل ہونا ہے۔ پس ایسی محبت خدا تعالیٰ کے علاوہ اور کون پیدا کر سکتا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 29/مئی 2020ء الفضل انٹرنیشنل 19/جون 2020)

......☆......☆......☆......

کونگو برازاویل میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

(سعید احمد، نیشنل صدر و مشنری انچارج کونگو برازاویل)

کونگو برازاویل کا نام ریپبلک آف دی کونگو ہے۔ اسے کونگو برازاویل بھی کہتے ہیں۔ اسکے دارالحکومت کا نام برازاویل ہے۔ اسکی آبادی تقریباً 5 ملین نفوس پر مشتمل ہے۔ قومی زبان فرینچ ہے۔ زمین بڑی زرخیز ہے جون، جولائی، اگست سردی کا موسم ہے۔ باقی 9 مہینے بارش ہوتی ہے۔ 15/اگست 1960 کو فرانس سے آزاد ہوا تھا۔

کونگو میں 97 فیصد عیسائی ہیں 2 فیصد مسلمان اور اسکے علاوہ لوکل مذاہب بھی ہیں۔

تعارف جماعت احمدیہ کونگو برازاویل

1988 میں مکرم صدیق منور صاحب امیر و مشنری انچارج کونگو کنشاسا نے ایک لوکل معلم کو یہاں تبلیغ کی غرض سے بھیجا تھا اور پھر خود بھی ایک ماہ کیلئے یہاں آئے تھے۔ پھر 2001 میں مکرم محب اللہ صاحب امیر و مشنری نے دوبارہ لوکل معلمین کو بھیجنا شروع کیا اور انہوں نے آکر لٹریچر تقسیم کیا اور ریڈیو پر پروگرام کئے۔

دارالحکومت میں مشن

جون 2005 میں خاکسار سعید احمد مبلغ سلسلہ کو کونگو کنشاسا سے جماعت کا باقاعدہ مشن کھولنے کیلئے کونگو برازاویل بھجوایا گیا تھا۔ کونگو برازاویل کے دارالحکومت برازاویل میں کرائے پر مکان لیکر مشن ہاؤس کھولا گیا۔ ابتدا میں جماعت کی رجسٹریشن نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی طرف سے کافی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے آقا کی خاص دعاؤں کی بدولت 6/جون 2007 کو ہماری رجسٹریشن ہوگئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ رِجسٹریشن کے بعد اب ہم باقاعدہ تبلیغ اور دوسرے پروگرام بغیر کسی خوف و خطر کے منعقد کر سکتے تھے۔

دارالحکومت سے باہر پہلا مشن

دسمبر 2006 میں برازاویل سے باہر پہلی دفعہ پی کے میں جماعت کا پودا لگانے کی توفیق ملی۔ مکرم ابراہیم ایتیلا صاحب معلم سلسلہ کو تبلیغ کی غرض سے وہاں بھیجا گیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ وہاں پر بڑی کامیابی ہوئی اور ہم نے وہاں ایک مکان کرائے پر لیکر نومبائعین کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا۔ بعد ازاں 2008 میں ہمیں ایک مناسب پلاٹ 40 بائے 25 مربع میٹر کا نہائی مناسب قیمت پر اور شہر کے وسط میں مل گیا جس میں ایک مکان بھی بنا ہوا تھا۔ بعد ازاں اس مکان کے ایک حصہ میں نماز سنٹر قائم کیا گیا جسکا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیت المہدی رکھا۔

پہلا نیشنل جلسہ سالانہ

بفضلہٖ تعالیٰ جماعت کی رجسٹریشن ہوتے ہی مورخہ 26 جون 2007 کو ہمیں اپنا پہلا نیشنل جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ میں شرکت کیلئے مکرم امیر صاحب کانگو کنشاسا سے تشریف لائے۔ پہلے جلسہ میں ٹوٹل 86 افراد نے شرکت کی۔ جلسہ کا موضوع ''اسلام امن کا مذہب ہے'' تھا۔ میئر کے نمائندے نے کہا کہ مجھے پہلی دفعہ کسی اسلامک کانفرنس میں شرکت کرنے کا موقع ملا ہے اور پہلی دفعہ اسلام کی تعلیمات کے بارے میں سننے کا موقع ملا۔ مجھے بہت اچھا لگا۔ اس طرح کے پروگرامز ہوتے رہنے چاہئیں تا کہ لوگوں میں شعور آئے۔

کونگو برازاویل کی پہلی مسجد

دارالحکومت برازاویل سے 70 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں ایمبیمی میں جماعت کو اپنی پہلی مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ مسجد کی تعمیر کیلئے گاؤں کے ایک نومبائع احمدی بزرگ مکرم امبولا ابراہیم صاحب نے اپنے پلاٹ کا ایک حصہ دیا۔ لوکل احمدی احباب نے وقار عمل کر کے مزدوری کا خرچ بچایا۔ اسکی تعمیر کا خرچ بعض احباب نے مل کر اٹھایا۔ مسجد کا باقاعدہ افتتاح 17 مئی 2009 کو کرنے کی توفیق ملی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مسجد کا نام بیت السلام رکھا۔ اس مسجد کے پہلے امام اور معلم سلسلہ مکرم ابوبکر آدامو مقرر ہوئے جنکا تعلق کیمرون سے ہے۔ اس گاؤں کی جماعت کیلئے صدر مکرم ابوبکر لامبیلے صاحب تھے اور پھر بعد میں وہ صدر انصار اللہ کونگو بھی رہے جو بفضلہٖ تعالیٰ موصی بھی تھے۔ 2019 میں ان کی وفات ہوگئی تھی۔ 1939 میں پیدا ہوئے تھے اور 2009 میں عیسائیت کو خیر باد کہہ کر جماعت میں شامل ہوئے تھے۔

اگست 2007 میں مکرم عبدالرحیم آرمل صاحب کو کیپٹل سے 250 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک شہر انکائی میں بغرض تبلیغ بھجوایا گیا اور بعد ازاں ابراہیم ایتیلا صاحب معلم سلسلہ کو انکی مدد کیلئے بھیجا گیا۔ انکائی کونگو کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ اس علاقے میں ہمیں بڑی کامیابی ہوئی۔ دیہاتوں میں جماعت کا پیغام بڑی سرعت سے پھیلنا شروع ہوگیا۔

کونگو میں چونکہ اکثریت عیسائیت کی ہے اور جماعت کا پیغام ان کیلئے بالکل نیا تھا۔ کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ دلائل قاطعہ کے آگے عام عیسائی کیا پادری بھی ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ جس کی وجہ سے دیہاتوں میں بڑی تیزی سے جماعت کا نفوذ عمل میں آنے لگا۔ 2009/2010 میں اس علاقے میں تین مساجد بنانے کی توفیق ملی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان علاقوں میں احمدیت میں شامل ہونے والے تمام کے تمام عیسائی تھے اور پھر دیہات میں لوکل انتظامیہ مساجد بنانے کیلئے فری جگہ مہیا کرتی ہے۔ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے صلیب پاش پاش ہو رہی ہے تو دوسری طرف خدا تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا بلند ہو رہا ہے۔ الحمد للہ۔

تبلیغی میدان میں کامیابی اور مخالفت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ صد سالہ

خلافت جوبلی 2008ء کے بعد پورے کونگو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کیلئے مجالس سوال و جواب، پبلک پلیس پر میگا فون کے ذریعے تبلیغ اور مارکیوں، گلیوں، بازاروں میں پمفلٹ کی تقسیم اور پھر ایک پرائیویٹ چینل ڈی آر ٹی وی پر پروگرامز کا آغاز ہوا۔ الحمد للہ تمام پروگرامز بڑے کامیاب جا رہے تھے کہ اچانک ایک سلفی مولوی جو سعودیہ سے پڑھ کر آیا تھا اسکو جماعت احمدیہ کا کونگو میں سن کر جیسے آگ سی لگ گئی۔ پہلے اس نے ملک کے طول و عرض کا وزٹ کر کے اپنی ہر مسجد میں جماعت کے خلاف لوگوں کو اکسایا اور جس طرح کی یہ جماعت کے خلاف بدزبانی کرتے ہیں خوب بدزبانی کی۔ بفضلہ تعالیٰ ہر پلیٹ فارم پر بھرپور اس کو جواب دیا گیا۔ اور پھر ٹی وی پر کئی مناظرے بھی کئے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں تم لوگوں کو اس ملک سے نکال کر دکھاؤں گا۔ میں نے اس کو کہا اور کئی دفعہ کہا کہ تمہارے باپ دادے جماعت کی مخالفت کرتے کرتے قبروں میں جا پڑے لیکن جماعت دن بدن ترقی کرتی چلی گئی یہاں تک کہ کونگو میں پہنچ گئی۔ پھر میں نے اس سے یہ بھی کہا کہ تم جماعت کو کونگو سے ختم کرنا چاہتے ہو میں تمہیں آج کہتا ہوں اور اسکو لکھ لو کہ آئندہ سے اسلام احمدیت کی بدولت کونگو میں جانا جائے گا اور تم سب ختم ہو جاؤ گے۔ ابھی اس بات کو چند سال ہوئے ہیں کہ اب پورے کونگو میں جماعت احمدیہ کی بدولت اسلام امن کا مذہب ہے کے طور پر جانا جاتا ہے۔ پادری جب بھی ہمارے سامنے مسلمانوں کی کرتوتوں کی وجہ سے اسلام پر اٹیک کرنے لگتے ہیں تو ان کے جرنلسٹ خود ہی انکا یہ کہہ کر منہ بند کر دیتے ہیں کہ احمدی دوسرے مسلمانوں کی طرح نہیں ہیں یہ امن پسند لوگ ہیں۔

پادری کے ساتھ مناظرہ

امن کے حوالے سے معلوماتی پروگرامز کرنے پر اور اچھے مناظرے کرنے پر ٹی وی کونگو کی طرف سے تین ایوارڈ مل چکے ہیں۔ اس سے بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کونگو میں ابھر کے سامنے آئی ہے۔

لٹریچر کی نمائش

جماعتی کتابوں کی نمائش بھی تبلیغ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ چنانچہ اس سے بھی ملک بھر میں نمائش لگا کر فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور ہزاروں رابطے ہو رہے ہیں اور اس دوران پمفلٹس بھی فری تقسیم کئے جاتے ہیں۔

کونگو برازاویل کا مرکزی سینٹر

بفضلہ تعالیٰ کونگو کے دارالحکومت برازاویل میں ہمیں ایک قطع زمین 972 مربع میٹر خریدنے کی توفیق ملی۔ اسکے اندر ایک بہت بڑا مکان بنا ہوا تھا جسکی مرمت کر کے مشن ہاؤس کیلئے تیار کیا گیا۔ اسکا ایک ہال جو 120 مربع میٹر ہے نماز باجماعت اور نماز جمعہ کیلئے استعمال ہو رہا ہے جس میں 200 کے قریب افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ 450 مربع میٹر جگہ ابھی خالی ہے جہاں پر مسجد بنانے کا منصوبہ ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ کونگو برازاویل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2011 میں کونگو میں ہیومینٹی فرسٹ رجسٹر ہو گئی تھی۔ تب سے بفضلہ تعالیٰ ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کی مدد سے دکھی انسانیت کی مدد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کی مدد سے دو پرائمری اسکولز، ایک کلینک اور ایک سلائی سینٹر قائم کیا جا چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ہیومینٹی فرسٹ اسکولز گامبوما ڈسٹرکٹ کے دو دیہات ایتالی اور اینچیانا میں تعمیر کئے گئے ہیں ان دو اسکولز مین 114 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کونگو برازاویل میں جلسہ سالانہ 2007 سے شروع ہوا تھا۔ اب تک ہم دس نیشنل جلسہ ہائے سالانہ کے انعقاد کی توفیق پا چکے ہیں الحمد للہ۔ اسی طرح ملک کے طول و عرض میں تمام احمدیوں کو جلسہ سالانہ کی برکات سے مستفید کروانے کیلئے ریجنل جلسوں کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔

مساجد و مشن ہاؤسز

2005 سے لیکر اب تک بفضلہ تعالیٰ 12 مساجد کی تعمیر ہو چکی ہے۔ اسی طرح 11 مشن ہاؤسز ہیں جہاں سے بفضلہ تعالیٰ کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو کونگو کے چپے چپے پر پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہاں پر اکثریت جو جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہو رہی ہے ان کا تعلق عیسائیت سے ہے جو اپنے ہاتھوں سے صلیب کو پاش پاش کر کے احمدیت کی بدولت اسلامی جھنڈے کے نیچے اکٹھے ہو رہے ہیں۔

مبلغین و معلمین

2 مرکزی مبلغین اور 15 مقامی مبلغین و معلمین خدمت سلسلہ میں مصروف عمل ہیں۔

......☆......☆......☆......

لائبیریا میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

(نوید احمد عادل، امیر و مشنری انچارج لائبیریا)

لائبیریا میں جماعت احمدیہ کا قیام

دسمبر 1951ء میں جماعت احمدیہ سیرالیون کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے پیغام میں ارشاد فرمایا:

”آپ کا ملک چار طرف سے ایسے علاقوں سے گھرا ہوا ہے جو کہ احمدیت سے ناآشنا ہیں۔ پس آپ کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے اور آپ کیلئے کام کے مواقع بھی بہت پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس آپ لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنی محنت اور اپنی کوشش کو بڑھائیں اور نہ صرف اپنے علاقہ میں احمدیت کو پھیلانے کی کوشش کریں بلکہ لائبیریا اور فرنچ افریقن علاقوں میں بھی تبلیغ کا کام اپنے ذمہ لیں۔“

(روزنامہ الفضل 4 اپریل 1952 صفحہ 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد پر مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب جو ان دنوں سیرالیون جماعت کے امیر و مشنری انچارج تھے نے بلا تاخیر عمل شروع کر دیا اور سیرالیون جماعت کے بعض مخلص احمدیوں کے ذریعے لائبیریا میں لٹریچر بھجوانا شروع کر دیا۔ جون 1952 میں آپ خود لائبیریا تشریف لائے اور ایک ماہ یہاں قیام کیا۔ اپنے دورے کے دوران انہوں نے عیسائی مشنوں، اسکولوں اور کالجوں میں جماعت کا تعارف پیش کیا مسلمان زعماء سے ملاقاتیں کیں۔ نیز دورے کے دوران آپ کو صدر مملکت لائبیریا ولیم ٹب مین سے ملاقات کا موقع ملا جس میں انہیں اور ان کی کابینہ کے وزراء کو جماعت کا تعارف اور لٹریچر پیش کرنے کا موقع ملا۔

1955 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے لائبیریا میں مشن کھولنے کی منظوری عطا فرمائی اور صوفی محمد اسحاق صاحب کو جو اُن دنوں سیرالیون میں خدمت بجا لا رہے تھے لائبیریا مشن کا پہلا مبلغ نامزد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جلدی کوشش کرو کہ لائبیریا سارا احمدی ہو جائے۔ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب 6 جنوری کو لائبیریا پہنچے اور سنٹرل منرووِیا کی carry street پر کرائے پر ایک کمرہ حاصل کر کے تبلیغی کام کا آغاز کر دیا۔ آپ کی تبلیغی کاوشوں کے نتیجے میں ایک ایک دو دو کر کے لوگ جماعت میں داخل ہونے لگ گئے۔

آپ نے دارالحکومت کے علاوہ Kakata اور Bomi hills Tubmanberg میں بھی جماعت کا پیغام پہنچانے کیلئے تبلیغی دورے کئے۔ جون 1957 میں آپ کو صدر مملکت William v.s. Tubman سے بھی ملاقات کا موقع ملا اور جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ نیز آپ نے احمدیہ بک شاپ کے نام کتابوں کی ایک دکان کا اجرا کیا جس میں سلسلہ کی کتب کے علاوہ دیگر نصابی اور غیر نصابی کتب مہیا ہوتی تھیں۔ بک شاپ 1989 تک جاری رہی۔

سربراہان مملکت کو احمدیت کا پیغام

اپریل 1959 میں مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب کا تقرر لائبیریا کیلئے ہوا۔ لائبیریا اس دور میں اقوام متحدہ اور بالخصوص براعظم افریقہ میں اہم سیاسی مقام کا حامل تھا، اس لئے مختلف سربراہان مملکت کے دورہ جات معمول کی بات تھی۔ مولانا صاحب نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان سربراہان کو جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کرنا شروع کیا اور ان کے بعد مکرم مبارک احمد ساقی صاحب کے دور میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس دور میں درج ذیل سربراہان مملکت کو جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

سر جیمز رابرٹسن Sir James Robertson
(گورنر جنرل نائیجیریا)

کوامے نکروما Kawame Nkroma
(وزیر اعظم گھانا)

سیکوٹورے Seco Toray
(صدر جمہوریہ گنی کناکری)

ڈیگ ہیمرشولڈ Gag Hammarskjold
(سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ)

ہیلی سلاسی Haile Selassie
(شہنشاہ ایتھوپیا)

اسکے علاوہ مراکش کے وزیر اعظم، موریطانیہ، چاڈ اور گیبون Gabon کے صدر کو بھی جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ جنوری 1960 میں جب مشہور عیسائی منّاد بلی گراہم Billy Graham لائبیریا کے دورے پر

آئے تو ان کو بھی مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب کی طرف سے بات چیت کی دعوت دی گئی جس پر وہ راضی نہ ہوئے۔

اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر جماعت کا پیغام

مکرم مبارک احمد ساقی صاحب نے 1961 میں لائبیریا کے واحد روزنامہ Daily Listener میں مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا جس میں اسلام اور احمدیت کا تعارف پیش کیا جاتا۔ 1962 میں آپ کی کوششوں سے لائبیریا ریڈیو پر اسلام کی نمائندگی میں ایک پروگرام پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اور پھر 1964 میں جب لائبیریا میں ٹی وی کی نشریات شروع ہوئیں تو اس پر بھی باقاعدگی سے پروگرام پیش کرتے رہے۔ اس سلسلے میں ٹی وی انتظامیہ کی طرف سے دن کی نشریات کے اختتام پر مختلف مذاہب کے راہنماؤں کے دعائیہ کلمات پیش کرنے کا سلسلہ شروع ہوا اور اسلام کی نمائندگی میں احمدی مبلغین سالہا سال تک یہ خدمت بجالاتے رہے۔

ہمسایہ ممالک کے افریقن مبلغین کی آمد

لائبیریا میں جماعت احمدیہ کے پیغام کو پھیلانے میں بعض جماعتوں کے مقامی مبلغین نے بہت نمایاں خدمات کی توفیق پائی، جو کہ گاہے گاہے لائبیریا آ کر کچھ وقت گزارتے اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے ان میں مکرم فایا کسّی سیرالیون، الحاج عبدالقادر جکنی گیمبیا، مکرم جبریل سعید گھانا اور مکرم سنوسی سیسے سیرالیون سے آتے رہے۔

لائبیریا میں پہلی مسجد

لائبیریا مشن کا قیام ایک کرائے کے مکان سے ہوا تھا۔ 1967 میں مکرم مبارک احمد ساقی صاحب کی کوششوں کے نتیجے میں اللہ کے فضل سے جماعت کو شہر کے وسط میں Lynch Street پر ایک چھوٹا پلاٹ خریدنے کی توفیق ملی اور 1969 میں مشن ہاؤس یہاں پر شفٹ کر دیا گیا۔ بعد میں یہیں پر ایک مسجد کی بھی تعمیر ہوگئی۔ خانہ جنگی کے دوران وہ مسجد جلا دی گئی تھی اور پھر اسی جگہ پر بہت خوبصورت مسجد کی دوبارہ تعمیر کی گئی جس کا نام بیت المجیب ہے اور اس مسجد کی تصویر لائبیریا میں اسکول کی نصابی کتب پر اسلام کی نمائندگی میں شائع کی گئی ہے۔

جماعت لائبیریا کا پہلا جلسہ سالانہ

5 نومبر 1967 کو پہلی بار جماعت احمدیہ لائبیریا کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ یہ ایک روزہ جلسہ تھا جو ''پیگ وے'' Kpegwea ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ جلسہ کے دو اجلاس ہوئے، جس میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی مسلمانوں نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر چار بیعتیں بھی ہوئیں۔ جلسہ سالانہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی طرف سے از راہ شفقت خصوصی پیغام بھیجا گیا جو جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا۔

صدر مملکت لائبیریا کی مسجد فضل لندن آمد

1965 میں لائبیریا کے صدر مملکت ولیم ٹب مین (William V.S. Tubman) برطانیہ کے سرکاری دورے پر گئے تو اس موقعہ پر امام مسجد لندن نے ان کو مسجد فضل میں آنے کی دعوت دی جو انہوں نے خوشی سے قبول کی۔ اس موقعہ پر ہیگ سے مکرم و محترم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی تشریف لے آئے جو وہاں عالمی عدالت انصاف میں خدمات بجالا رہے تھے۔ ان سے مل کر صدر مملکت بہت خوش ہوئے۔ مسجد فضل آمد پر صدر مملکت لائبیریا کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا گیا، جس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ وہ لائبیریا میں احمدیہ جماعت اور اسکی خدمات سے اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ بعد میں صدر نے امام بشیر احمد رفیق صاحب کو لائبیریا کی یوم آزادی کے موقعہ پر بطور خصوصی مہمان دعوت دی۔ چنانچہ امام بشیر احمد رفیق صاحب نے 26 جولائی 1968 کو لائبیریا کی یوم آزادی کی تقریبات میں بطور سرکاری مہمان شرکت کی۔

دورہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

1970 میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ مغربی افریقہ کے دورہ پر گئے تو اس موقعہ پر 29، 30 اپریل کو حضور رحمہ اللہ نے لائبیریا کا بھی دورہ فرمایا۔ گو حضور جماعتی دورے پر لائبیریا تشریف لائے تھے لیکن صدر مملکت William V.S. Tubman نے حکومت کی طرف سے حضور کو سرکاری پروٹوکول فراہم کیا اور آپ کی رہائش کا انتظام Ducor Continental ہوٹل میں کیا۔ 29 اپریل کو حضور بعد دوپہر ایئر پورٹ پر پہنچے تو صدر مملکت کے نمائندہ اور دیگر اعلیٰ حکومتی افسران نے احباب جماعت کے ساتھ پر جوش استقبال کیا۔ شام کو حضور نے صدر مملکت سے ان کے صدارتی محل میں ملاقات کی اور پاکستانی صنعت کا ایک تحفہ پیش کیا۔ حضور نے اپنے دورہ کے دوران ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا، نیز احباب جماعت سے میٹنگ کر کے جماعتی ترقیات کے بارے میں ہدایت سے نوازا۔ 30 اپریل کو جناب صدر نے حضور رحمہ اللہ کے اعزاز میں ایک شاندار ضیافت کا انتظام کیا جس میں اعلیٰ حکومتی عہدیداران، مختلف ممالک کے سفراء اور دیگر مذاہب کے راہنما مدعو تھے۔ اس موقع پر صدر مملکت نے حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا:

It was a great privilege to have the spiritual king of the present age in their midst on whose prayers was always heard.

''یعنی ہماری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ اس زمانے کے روحانی بادشاہ اس وقت ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ آپ وہ مبارک وجود ہیں جس کی دعائیں ہمیشہ قبول ہوتی ہیں۔''

اس موقعہ پر صدر مملکت نے اعلان کیا کہ وہ حکومت لائبیریا کی طرف سے حضور اور جماعت کی خدمت میں 100 ایکڑ زمین کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ بعد میں زمین Sanoyea سانوئے ٹاؤن میں جماعت کو دی گئی۔ اسی رات حضور لائبیریا سے گیمبیا کیلئے روانہ ہوگئے۔

لائبیریا میں پہلا اسکول اور کلینک

مکرم سنوسی (Senusi Sesay) سیرالیون سے جماعتی انتظام کے تحت لائبیریا کی کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کے ایک گاؤں Ilargo 'الارگو' میں رہائش پذیر تھے جہاں وہ بچوں کی کلاس لیتے تھے۔ یہی کلاس بعد میں لائبیریا میں قائم ہونے والے پہلے پرائمری اسکول کی ابتداء ثابت ہوئی۔ کلینک کے اجراء کیلئے مکرم ڈاکٹر نصیر احمد مبشر صاحب کو جماعت کی طرف سے گھانا سے لائبیریا بھجوایا گیا۔ آپ کی کوششوں سے Lynch Street پر ہی مشن ہاؤس سے متصل عمارت کرایہ پر حاصل کر کے 29 نومبر 1983 کو لائبیریا میں جماعت کے پہلے کلینک کا اجراء ہوا۔

دورہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

1988 میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ مغربی افریقہ کی جماعتوں کے دورہ کیلئے آئے تو اس موقعہ پر آپ از راہ شفقت 31 جنوری تا 2 فروری لائبیریا بھی تشریف لائے۔ حضور 31 جنوری کو سیرالیون سے روانہ ہو کر بعد دوپہر لائبیریا پہنچے۔ صدر مملکت لائبیریا کی نمائندگی میں جناب اوتھیلو گونگا صاحب Othello Gongar نے ایئر پورٹ پر احمدی احباب کی کثیر تعداد کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ حکومت کی طرف سے حضور کو سرکاری پروٹوکول فراہم کیا گیا تھا۔ چنانچہ حضور ایئر پورٹ سے پولیس Escort میں اپنی رہائش ہوٹل افریقہ (Hotel Africa) تشریف لے گئے۔ یکم فروری کو حضور نے صدر مملکت سموئیل کایاں ڈو Samuel Kayon Doe کے ساتھ ملاقات کی اور حکومت لائبیریا کو جماعت کی طرف سے طبی، تعلیمی اور زراعت کے شعبوں میں تعاون کی یقین دہانی کروائی، جب کہ لائبیریا کے نائب صدر ڈاکٹر ہیری ایف مونیبا Harry F. Moniba نے حضور کی رہائش ہوٹل افریقہ میں آ کر حضور سے ملاقات کی۔ یکم فروری کو ہی رات 9 بجے جماعت لائبیریا کی طرف سے ہوٹل افریقہ میں ہی حضور کے اعزاز میں ایک عشائیے کا اہتمام کیا گیا جس میں حکومت لائبیریا کے اعلیٰ سول و فوجی افسران، سفارتی نمائندگان اور مسلم زعماء نے شرکت کی۔ 2 فروری کو روانگی سے قبل مجلس عاملہ سے حضور انور نے اہم خطاب فرمایا اور دو بجے دوپہر حضور انور آئیوری کوسٹ کیلئے روانہ ہوگئے۔

نائب صدر مملکت لائبیریا کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

مئی 2009 میں لائبیریا کے نائب صدر جوزف این بواکائی Joseph N. Boakai سرکاری دورے پر برطانیہ تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر لائبیریا جماعت کی طرف سے انکو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ نائب صدر 20 مئی کو اپنے 19 افراد پر مشتمل وفد کے ساتھ مسجد بیت الفتوح تشریف لائے اور پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور دوپہر کا کھانا بھی کھایا۔ اس موقعہ پر نائب صدر نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں لائبیریا میں ووکیشنل اسکول قائم کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ یہ اسکول ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے قائم کیا گیا اور اب اللہ کے فضل

سے نہایت احسن رنگ میں لائبیرین لوگوں کی خدمت کر رہا ہے۔

لائبیریا جماعت کی موجودہ صورتحال اور ترقیات

2005 میں عام انتخابات کے نتیجے میں لائبیریا کے حالات خانہ جنگی کے بعد آہستہ آہستہ معمول پر آنے لگے اور مبلغین کی تعداد میں اضافہ ہوا، جس کی وجہ سے جماعتی ترقیات پر بھی نمایاں اثر ہوا۔ اس وقت لائبیریا میں اللہ کے فضل سے 10 مرکزی مبلغین اور 15 لوکل معلمین جن میں سے زیادہ تر جامعۃ المبشرین گھانا سے فارغ التحصیل ہیں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ لائبیریا کی 10 لاؤنٹیز میں جماعت کی 236 لوکل جماعتیں اور 27 مشن ہاؤسز ہیں۔ طبی میدان میں جماعت بہت نمایاں خدمات کی توفیق پا رہی ہے۔ اس وقت ملک میں جماعت کے پانچ ہسپتال کام کر رہے ہیں جن میں واقفین ڈاکٹرز بنی نوع انسان کی خدمت میں مصروف ہیں۔ تعلیمی میدان میں جماعت کے دو پرائمری اسکول، دو جونیئر ہائی اسکول اور ایک سینئر سیکنڈری اسکول چل رہے ہیں۔ اسی طرح ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ایک ووکیشنل کالج اور پانچ پرائمری اسکول دور دراز دیہی علاقوں میں خدمت کر رہے ہیں۔

لائبیریا میں احمدیہ جماعت کا نام حکومتی سطح پر اور عوام الناس میں ہر جگہ جانا جاتا ہے اور جماعت کی خدمات کو سراہا جاتا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

......☆......☆......

نائیجر میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

ابتدائی تبلیغی مساعی کا احوال

1970 تا 2000 کے عرصہ میں ہمسایہ ممالک نائیجیریا اور بینن سے مختلف ادوار میں جماعت کے تبلیغی وفود نائیجر میں آتے رہے۔ ملک کے دارالخلافہ اور بعض ریجنز میں مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا کر واپس اپنے ملک میں لوٹ جاتے۔ اسی طرح نومبر 1976 میں نائیجیریا سے آئے ہوئے ایک تبلیغی وفد کی کوششوں کے نتیجہ میں نیامے میں تین افراد کو بیعت کی توفیق ملی۔ ان میں ایک کا نام ''خالد عبداللہ'' تھا جو تادم آخر اپنے عہد پر ڈٹے رہے۔ آپ کو نائیجیریا کا پہلا احمدی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب امیر جماعت بینن نے 1990 میں نائیجر کے دارالحکومت نیامے کا تبلیغی دورہ کیا۔ شہر میں موجود تمام ایمبیسیز میں جا کر جماعت کا تعارف کرایا اور کتب دیں۔ ریجن دوسو کے سلطان سے بھی ملاقات کی اور پیغام پہنچایا۔ آپ نے نیامے میں موجود پاکستان ایمبیسی کا بھی وزٹ کیا۔ جب آپ نے اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ ربوہ سے آیا ہوں تو مکرم غیور صاحب (ایمبیسیڈر) نے کھڑے ہو کر آپ کو گلے لگایا اور کہا کہ آپ تو میرے استاد مکرم حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے شہر سے آئے ہیں، موصوف نے مبلغ سلسلہ کی بہت تواضع کی اور عزت وتکریم سے پیش آئے۔

مکرم ناصر احمد سدھو صاحب مبلغ سلسلہ ''ڈوری'' بورکینا فاسو کی تبلیغ سے بارڈر پر واقع ایک گاؤں ''بوبؤ'' کے اکثر افراد کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ''بوبؤ'' کو نائیجر کی پہلی جماعت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ جماعت ریجن تلابیری کے ڈیپارٹمنٹ ''تیرہ'' میں شہر سے تقریباً 30 کلومیٹر دور ہے۔ گاؤں کے تمام افراد وہابی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ احمدیت قبول کرنے پر غیر احمدی وہابی احباب کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مخالفت کا یہ سلسلہ ابھی تک پوری طرح ختم نہیں ہوا۔

مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن کی کوششوں سے 22 دسمبر 2000 میں ملک نائیجر میں باقاعدہ جماعت رجسٹر ہوئی۔ مکرم عارف محمود شہزاد صاحب کو 2001 میں پہلا مبلغ سلسلہ مقرر کیا گیا۔

جماعتی ترقیات کا مختصر جائزہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 30 جون 2022 تک 467 جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ مشن ہاؤسز کی تعداد 52 ہے۔ ملک میں 10 لائبیریریز ہیں۔ مکرم اسد مجیب صاحب امیر و مشنری کے علاوہ 14 مرکزی مبلغین کرام، 12 لوکل معلمین کرام خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ملک میں 4 احمدیہ پرائمری اسکولز اور ایک ''احمدیہ مسلم کلینک'' کام کر رہے ہیں جبکہ ایک کلینک زیر تعمیر ہے۔ جماعت کی طرف سے ملک میں تعمیر کردہ مساجد کی تعداد 73 ہے۔ IAAAE کی طرف سے Model Villages 2 بنائے گئے ہیں۔ ملک میں موصیان کی تعداد 58 اور واقفین نو 38 ہیں۔ ہیومنٹی فرسٹ کی طرف سے 3 سلائی سکولز کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح 2016 سے مدرسہ احمدیہ جماعتی تربیت میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

نائیجر میں پہلے نیشنل جلسہ سالانہ کا آغاز 2005 میں ہوا۔ پہلی نیشنل مجلس شوریٰ کا انعقاد 2007 میں کیا گیا۔ پہلا نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ 2007، پہلا نیشنل اجتماع مجلس انصار اللہ اور پہلا اجتماع لجنہ اماء اللہ 2008 میں منعقد کیا گیا۔ مکرم اکبر احمد طاہر صاحب کو 2007 میں نائیجر کا باقاعدہ امیر و مشنری انچارج مقرر کیا گیا۔

پہلے احمدی کا تذکرہ

پہلے احمدی مکرم خالد عبداللہ صاحب کو نومبر 1976 میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ حضور انور سے ملاقات کا پہلا شرف 2004 میں ''پاراکو'' بینن میں ملا۔ جب آپ حضور انور کو گلے ملے تو حضور نے کہا کہ آپ تو کہتے تھے کہ پتہ نہیں پھر کب ملاقات ہو؟ آج دوبارہ ملاقات ہوگئی ہے۔ حضور انور نے آپ کو ہاتھ سے پکڑا اور اندر دفتر میں لے گئے، الیس اللہ والی انگوٹھی آپ کو پہنائی۔ آپ ہمیشہ اس انگوٹھی کو سنبھال کر رکھتے۔

مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی نائیجر کے پہلے موصی تھے۔ انتہائی نیک ملنسار اور تہجد گزار تھے۔ آپ 2014 کو 68 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔

پہلے احمدی بادشاہ کا ذکر

مکرم الحاج عمر ابراہیم صاحب 1960 میں آغا دیس ریجن کے 51 ویں سلطان (بادشاہ) منتخب ہوئے۔ آپ نے ''پورتو نوو'' بینن میں دسمبر 2002 میں بیعت کی۔ جب حضور انور ایدہ اللہ 2004 میں بینن تشریف لائے تو آپ اپنے بارہ رکنی وفد کے ہمراہ تین چار دن کا طویل سفر طے کر کے ملاقات کیلئے آئے۔ 2012 میں 75 سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر خیر خطبہ جمعہ 16 مارچ 2012 میں فرمایا۔

مشن ہاؤسز کا قیام

نیامے شہر میں مشن کا قیام

نیامے نائیجر کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ دریائے نائیجر کے کنارے واقع ہے۔ 28 دسمبر 1926 کو اسے نائیجر کا دارالحکومت بنایا گیا۔

جنوری 2001 میں نیامے شہر کے محلہ ''Bani fondoull'' میں پہلے جماعتی مشن کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں 2001 میں 400 مربع میٹر کا ایک مکان خریدا گیا جس میں رہائش کے علاوہ ایک حصہ دفتر اور نماز سنٹر کیلئے مخصوص کیا گیا۔ بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر 2005 میں یہ مکان نیشنل ہیڈ کواٹر کے طور پر استعمال ہونے لگا۔ محلہ ''CITE DEPUTE'' میں 2006 میں میئر کی طرف سے جماعت کو 12000 مربع میٹر کی زمین الاٹ ہوئی جس میں 2008 میں ریجنل مسجد تعمیر کی گئی۔ نیامے شہر میں باقاعدہ مشن کا آغاز 2012 میں کیا گیا۔

قصبہ ''توروڈی'' کی ایک جماعت ''سینو ہوبے'' میں 2015 میں مسجد تعمیر کی گئی۔ 2015 میں ہی توروڈی شہر میں مسجد اور معلم ہاؤس تعمیر کیا گیا۔

مارادی شہر میں مشن کا قیام

مارادی نائیجر کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ 2001 میں یہاں نیامے کے بعد جماعت کا پہلا باقاعدہ مشن کھولنے کی توفیق ملی ''تمبارا وا'' گاؤں کو ریجن کی پہلی جماعت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ریجن کی پہلی مسجد بھی یہیں تعمیر کی گئی۔

برنی کونی شہر میں مشن کا قیام

برنی کونی شہر میں 2004 میں مشن کی بنیاد رکھی گئی۔ جماعت ''راڈاڈاوا'' میں جماعت کی پہلی مسجد تعمیر کی گئی۔ پہلا نیشنل جلسہ سالانہ بھی اسی جماعت میں منعقد کیا گیا۔ شہر سے 13 کلومیٹر دور ''سرناوا'' میں 2008 میں مسجد اور معلم ہاؤس تعمیر کیا گیا۔ 2010 میں شہر میں سڑک کنارے 1600 مربع میٹر کا پلاٹ لے کر مشن ہاؤس تعمیر کیا گیا۔ شہر میں احمدیہ مسلم کلینک 2021 میں تعمیر کیا گیا۔

تلابیری شہر میں مشن کا قیام

تلابیری کے ڈیپارٹمنٹ تیرہ میں 1999 میں ''بوبؤ'' گاؤں کو سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ بوبو کو نائیجر کی پہلی جماعت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ 2013 میں باقاعدہ مشن کھولا گیا۔ تیرہ شہر میں 2015 میں مسجد اور معلم ہاؤس تعمیر کیا گیا۔

تلابیری میں باقاعدہ مشن کا آغاز 12 نومبر 2012 کو ہوا۔ میئر کی طرف سے 2013 میں 12000 مربع میٹر زمین جماعت کو الاٹ ہوئی۔ 2014 میں لوکل مشن ہاؤس، مسجد اور چار دیواری کا کام شروع کیا گیا۔ 2015 میں مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ ’’والم‘‘ نیامے اور تلابیری سے 80 کلومیٹر دور قصبہ ہے جہاں 2015 میں مشن کھولا گیا۔

ڈوگن ڈوچی شہر میں مشن کا قیام

ڈوگن ڈوچی شہر میں اکتوبر 2013 میں مشن کا قیام عمل میں آیا میئر کی طرف سے 3200 مربع میٹر کا پلاٹ جماعت کو الاٹ ہوا جس کی چار دیواری اور معلم ہاؤس کی تعمیر 2017 میں مکمل ہوئی۔ 2021 میں شہر کے وسط میں سینٹرل میئر کی طرف سے ایک اور پلاٹ جماعت کو تحفہ دیا گیا جس میں ریجنل مسجد اور سلائی سکول تعمیر کئے گئے ہیں۔

دوسو شہر میں مشن کا قیام

دوسو شہر میں اکتوبر 2016 میں باقاعدہ مشن کا قیام عمل میں آیا۔ شہر میں پرائیویٹ ٹی۔وی چینل ’’CANAL-3‘‘ پر حضور انور کا خطبہ جمعہ لائیو نشر ہوتا ہے۔

گڈاں روجی شہر میں مشن کا قیام

2014 میں گڈاں روجی شہر میں مسجد اور معلم ہاؤس تعمیر کیا گیا۔ باقاعدہ طور پر شہر میں سنٹرل مشن کا آغاز ستمبر 2017 میں ہوا۔ ریجن میں دو ماڈل ولیجز بھی تعمیر ہیں۔

گایا شہر میں مشن کا قیام

ستمبر 2017 سے باقاعدہ طور پر سنٹرل مشن کے آغاز کی توفیق ملی۔

مادا وا شہر میں مشن کا قیام

2003 میں یہاں جماعت قائم ہوئی۔ شہر میں 6800 مربع میٹر کی زمین میئر کی طرف سے 2006 میں جماعت کو الاٹ ہوئی۔ شہر میں مسجد کی تعمیر 2006 میں مکمل ہوئی۔ ستمبر 2017 میں یہاں باقاعدہ سنٹرل مشن کا آغاز ہوا۔

تاوا شہر میں مشن کا قیام

جماعت کو اپریل 2020 میں یہاں سنٹرل مشن کھولنے کی توفیق ملی۔

داکورو شہر میں مشن کا قیام

یہ شہر ریجن مارادی میں آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا شہر ہے جماعت کو 2021 میں سنٹرل مشن کھولنے کی توفیق ملی۔

نائیجر میں مساجد کی تعمیر

نائیجر میں 2004 سے لیکر 2022 تک مختلف ریجن میں 76 مساجد تعمیر ہوئیں۔ الحمدللہ علی ذالک۔ چند ایک مساجد کا ذکر اختصار کے ساتھ ذیل میں کیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ نائیجر کی تاریخ میں سب سے پہلی مسجد جماعت ’’راڈاڈاوا‘‘ میں 2004 میں تعمیر کی گئی۔ یہ جماعت برنی کونی ریجن میں ہے۔ اس گاؤں کو 2004 میں مکرم شاکر مسلم صاحب مبلغ سلسلہ کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔ اس جماعت کو یہ بھی سعادت حاصل ہے کہ نائیجر جماعت کا پہلا نیشنل جلسہ سالانہ یہیں آرگنائز کیا گیا۔

نیامے شہر کی ریجنل مسجد

نیامے شہر میں واقع محلہ CITE DEPUTE میں 2 مارچ 2007 کو جلسہ سالانہ کے موقع پر مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ تعمیر کا باقاعدہ آغاز مئی 2007 میں ہوا۔ یکم فروری 2008 بروز جمعۃ المبارک مکرم اکبر احمد طاہر صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجر نے اس کا افتتاح کیا۔ اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ اتھارٹیز نے بھی شرکت کی۔ نماز کے بعد مکرم طاہر واحد و صاحب گورنر نیامے نے خطاب کیا۔ افتتاح کے بعد پرائیویٹ ٹی وی چینل ’’دنیا‘‘ نے مکرم عبدالرحمٰن ڈاری صاحب نائب امیر جماعت نائیجر کا انٹرویو لیا اور اسے چار مرتبہ نشر کیا۔ دیگر پانچ ریڈیوز اور چار اخبارات نے بھی اس خبر کو شائع کیا۔ اس مسجد کا نام ’’مسجد ناصر‘‘ ہے۔ یہ نیامے ریجن اور نائیجر جماعت کی پہلی ریجنل مسجد ہے۔ یہ مسجد احمدیہ پرائمری اسکول کے احاطے میں ہے۔ اس زمین کا رقبہ 12000 مربع میٹر ہے جو کہ حکومت وقت نے تحفۃً جماعت کو دی اس مسجد کا مسقّف حصہ 200 مربع میٹر ہے۔ اس بابرکت تقریب میں تقریباً 500 افراد نے شرکت کی۔ تمام نیشنل پروگرامز مثلاً مجلس شوریٰ، جلسہ سالانہ، ذیلی تنظیموں کے اجتماعات وغیرہ یہیں منعقد کئے جاتے ہیں۔

تلابیری شہر کی ریجنل مسجد

یہ مسجد تلابیری شہر کے محلہ ’’کابیاں‘‘ میں واقع ہے۔ مورخہ 30 اکتوبر 2015 بروز جمعۃ المبارک مکرم شاکر مسلم صاحب امیر جماعت احمدیہ نے نماز جمعہ کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح کیا۔ نماز جمعہ کے بعد گورنر ریجن تلابیری کے جنرل سیکرٹری اور علاقائی چیف نے خطاب کیا۔ اسی طرح اس بابرکت تقریب میں شہر کی اتھارٹیز کے علاوہ نیشنل مجلس عاملہ، مبلغین کرام اور 25 جماعتوں کے نمائندگان سمیت 900 افراد نے شرکت کی۔ یہ مسجد تلابیری ریجن کی پہلی مسجد ہے۔ شہر کی تمام مساجد میں سے تیسری بڑی مسجد ہے۔ اسی طرح جماعت کی تمام مساجد میں سب سے بڑی ہے۔ اس کا مسقّف حصہ 260 مربع میٹر ہے۔ افتتاح کی خبر نیشنل ٹی وی پر نشر کی گئی۔

مارادی شہر کی ریجنل مسجد

یہ مسجد مارادی شہر میں واقع ہے جنوری 2022 بروز جمعۃ المبارک مکرم اسد مجیب صاحب امیر جماعت نائیجر نے نماز جمعہ کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا۔ اس بابرکت تقریب میں شہر کی اتھارٹیز، غیر از جماعت افراد اور احباب جماعت سمیت 300 افراد نے شرکت کی۔ یہ ریجن مارادی میں جماعت کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس کا مسقّف حصہ 200 مربع میٹر ہے۔

جلسہ ہائے سالانہ جماعت احمدیہ نائیجر

پہلا نیشنل جلسہ سالانہ 29، 30 اپریل 2005 کو بمقام ’’راڈاڈاوا‘‘ ریجن تاوا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ راڈاڈاوا گاؤں کو تاوا ریجن کی پہلی جماعت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد نے شرکت کی۔ علاقے کی بڑی شخصیات میں سے Perfect ڈیپارٹمنٹ کونی، میئر ڈیپارٹمنٹ سرناوا، علاقائی چیف ڈیپارٹمنٹ ڈوگراوا پروگرام میں شامل ہوئے۔ اسکے بعد سے ہر سال باقاعدگی سے جلسہ کا انعقاد کیا جانے لگا۔

ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات

نائیجر میں ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے تعاون سے 2005 میں سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ نائیجر میں 2010 میں ’’ONG ہیومینٹی فرسٹ نائیجر‘‘ کے نام سے رجسٹرڈ ہوئی۔ مکرم عبد الرحمٰن ڈاری پہلے چیئر مین مقرر ہوئے۔

2005 میں مریضوں کے معائنہ کیلئے 3 فری میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔ جماعت ’’راڈاڈاوا‘‘ اور ’’مادا وا‘‘ شہر میں کنویں کھدوائے گئے۔

2006 میں جرمنی سے آنے والے چار ڈاکٹرز کی ٹیم نے 3 فری میڈیکل کیمپ لگائے۔ جماعت ’’دوہا آلم‘‘ ملبازا میں ایک کنواں کھودا گیا۔

2008 میں نیامے میں آئی ٹی سنٹر کھولا گیا۔ ایک سکول میں 50 بینچ تقسیم کئے گئے۔ غرباء میں 10 ٹن اناج تقسیم کیا گیا۔

2009 میں غرباء میں 20 ٹن اناج تقسیم کیا گیا۔ 20 نلکے مرمت کئے گئے۔ مستحق افراد میں 1500 مفت کپڑے تقسیم کئے گئے۔

2010 میں آنکھوں کے چیک اپ کے 3 فری میڈیکل کیمپس لگائے گئے، 100 مفت آپریشن کئے گئے۔ غرباء میں 28 ٹن اناج تقسیم کیا گیا۔ مستحق افراد میں 1000 کپڑے دیئے گئے۔ ایک غریب فیملی کو مٹی کا گھر بنا کر دیا گیا۔

2011 میں ایک عدد نلکا مرمت کیا گیا۔ 15 ٹن اناج تقسیم کیا گیا۔

2012 میں شدید بارش سے متاثر فیملیز میں 100 گدے تقسیم کئے گئے۔ تقریب کا انعقاد گونر ہاؤس نیامے میں کیا گیا۔ نیامے شہر میں ہاتھ سے کام کرنے والی 15 ریڑھیاں دی گئیں۔

2013 میں گاؤں ’’مادا پیل‘‘ برنی کونی میں ایک غریب فیملی کو گھر بنا کر دیا گیا۔ 70 گھرانوں میں بنیادی ضرورت کی اشیاء دی گئیں۔

2015 میں سردیوں کے موسم میں 5500 جیکٹس مفت دی گئیں۔ 100 افراد کی ویکسینیشن کرائی گئی۔ غرباء میں 100 بوریاں اناج دیا گیا۔ ماہ رمضان میں 100 گھرانوں میں راشن تقسیم کیا گیا۔

2016 میں نائیجر میں 5 نئے واٹر پمپس لگائے گئے۔

2017 میں 100 طلباء کو سکول بیگز اور یونیفارمز مہیا کیا گیا۔ 40 نلکے مرمت ہوئے۔ دیگر 25 غریب فیملیز کی مدد کی گئی۔ 120 اتھلیٹس میں شرٹس دی گئیں اور ان کی ٹریننگ کے اخراجات ادا کئے۔ مارادی شہر میں فرنکو عرب پرائمری اسکول تعمیر کیا گیا۔ جماعت ’’ڈنڈاجی مکاؤ‘‘ اور ’’ہوکن سارا‘‘ میں سلائی سکولز کھولے گئے۔

ریجن دوسو میں 1000 کلوگرام چینی، 3000 کلوگرام چاول تقسیم کئے گئے۔ نیامے

اور ڈوگن ڈوچی شہر میں 200 بیگز (بنیادی ضروری اشیاء پر مشتمل) غرباء میں دیئے گئے۔

IAAAE کی خدمات

2013ء میں ملک کی 25 جماعتوں میں سولر سسٹم کی مدد سے ایم ٹی اے انسٹال کئے گئے۔

2014ء میں پہلا ماڈل ولیج ریجن گڈاں روجی کے گاؤں ''ڈنڈاجی مکاؤ'' میں تعمیر کیا گیا۔ مکرم اکرم احمدی صاحب نے اسکا افتتاح فرمایا۔

2017ء میں دوسرا ولیج جماعت ''ہوکن سارا'' میں تعمیر کیا گیا۔ مکرم اکرم احمدی صاحب نے ہمراہ گورنر ریجن مارادی اس کا افتتاح کیا۔

2009 تا 2013ء میں 160 نلکوں کی Rehabilition کی گئی۔

2016ء میں ایک عدد واٹر پمپ برنی کونی میں لگوایا گیا۔

نائیجر کے وفاقی وزیر کا Model Village 'ہوکن سارا' کا دورہ

نائیجر کے سماجی ترقی علاقائی منصوبہ بندی کے وزیر نے نائیجر کے ایک گاؤں ''ہوکن سارا'' کا دورہ کیا جہاں جماعت احمدیہ کے انجینئرز ایسوسی ایشن (IAAAE) کی کاوشوں سے 2017ء میں ایک ماڈل ولیج کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔

وفاقی وزیر صاحب نے مورخہ 25 جولائی 2020ء بروز ہفتہ اس گاؤں کا دورہ کیا۔ وفاقی وزیر کے ہمراہ وائس گورنر، وائس پریفے، میئر اور علاقائی چیف آف گڈاں روجی اور دیگر اہم شخصیات بھی اس حکومتی قافلہ میں شریک تھیں۔ اولاً وفاقی وزیر صاحب اور ان کے ہمراہ وفد نے مسجد، پانی بجلی کے انتظام اور سلائی سکول کا جائزہ لیا اور بہت متاثر ہوئے۔ بعد ازاں اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ نائیجر اور مکرم امیر صاحب کے توسط سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔

اس پروگرام کو نیشنل ٹیلیویژن ساحل اور نیشنل ریڈیو نے نشر کیا نیز اس پروگرام کی بدولت جماعت احمدیہ کی مختلف ذرائع ابلاغ سے پورے ملک میں اور بیرون ملک میں بھی بہت نیک نامی ہوئی۔

مرکزی نمائندگان کا دورہ نائیجر

مندرجہ ذیل نمائندگان نے نائیجر کا دورہ کیا۔ ان نمائندگان نے جماعتی عمارات، مساجد، مشن ہاؤس کا معائنہ کیا۔ جماعتی عہدیداران اور صدر صاحبان اور عاملہ ممبران کے ساتھ میٹنگ کی۔ سرکاری عہدیداران کے ساتھ ملاقات کی۔ بعض نے جماعتی عمارات کی سنگ بنیاد رکھی اور بعض کا افتتاح کیا۔ غرضیکہ مرکزی نمائندگان کے دوروں کے ذریعہ بھرپور تعلیم وتربیت اور تبلیغ کا کام ہوا۔ دورہ کرنے والے مرکزی نمائندگان کے نام یہ ہیں۔ مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے 2003ء میں، مکرم ہبۃ النور صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے 2011ء میں، مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مبلغ سلسلہ نے 2012ء میں، مکرم اکرم احمدی صاحب انچارج IAAAE نے 2012ء میں نائیجر کا دورہ کیا۔ آپ نے ماڈل ولیج کی تعمیر کے سلسلہ میں تقریباً 4 مرتبہ نائیجر کا وزٹ کیا۔ اسی طرح مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے 2013ء میں، مکرم اعصام الخامسی صاحب جماعت مراکش نے 2014ء میں، مکرم سلیم الحسنی صاحب صدر جماعت تیونس نے 2015ء میں، مکرم میر رفیق احمد صاحب وکیل المال ثانی ربوہ نے 2018ء میں، مکرم مرزا محمود صاحب آڈیٹر انٹرنیشنل لندن نے 2019ء میں اور مکرم حافظ محمد شرف الدین علی صاحب نے 2019ء میں نائیجر کا دورہ کیا۔

16 مارچ 2012ء کے خطبہ جمعہ میں سلطان آف آغادیس نائیجر کا ذکر

16 مارچ 2012ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج پھر میں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو کرم سلطان آف آغادیس (Agadez) نائیجر کا ہے۔ 21 فروری کو 75 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انکا نام الحاج عمر ابراہیم تھا۔ ستمبر 2022ء میں ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ یہ نائیجر کے سب سے بڑے سلطان تھے اور نائیجر کے تمام روایتی حکمرانوں یا Traditional Rulers جو ہیں ان کے پریذیڈنٹ تھے اور صدر مملکت کی خصوصی کابینہ کے چار افراد میں شامل تھے۔ نائیجر میں پندرہویں صدی سے آگادیس کی سلطنت کا آغاز ہوا۔ مرحوم 1960ء سے آگادیس کے سلطان منتخب ہوئے اور 51 ویں سلطان تھے۔ اس طرح اکاون باون سال یہ سلطان رہے۔ نائیجر میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آگادیس کے علاقے میں جہاں شورشیں رہتی تھیں وہاں امن کے قیام میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ گویا امن کا نشان تھے۔ (الفضل انٹرنیشنل مورخہ 6 اپریل تا 12 اپریل 2012ء جلد 19، شمارہ 14، صفحہ 5 تا 8)

......☆......☆......☆......

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

(سعید الرحمٰن، مبلغ انچارج سیرالیون)

سیرالیون افریقہ کے انتہائی مغرب میں واقع ہے اور قادیان کی بستی سے ہزاروں میل دور ہے لیکن 1915ء میں یہاں کی ایک سعید روح پا موسیٰ گابا، جو کہ فری ٹاؤن کے رہنے والے تھے، نے مرکز احمدیت قادیان سے خط وکتابت کی اور 1916ء میں بیعت کر کے سیرالیون کے پہلے احمدی ہونے کی سعادت حاصل کی۔ (خطبات طاہر، خطبہ جمعہ 4 مارچ 1988ء) اس سال سات اور مزید سعید روحیں بھی اسلام احمدیت میں داخل ہوئیں۔ (الفضل 25 نومبر 1916ء)

19 فروری 1921ء کا دن تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت مولانا عبدالرحیم نیرؓ صاحب کے بابرکت قدم سیرالیون کی سرزمین پر پڑے۔ (الفضل 7 مارچ 1921ء) آپ کی یہاں آمد پر سیرالیون کے مسلمانوں کی طرف سے آپ کو بہت ہی پرجوش طریقے سے خوش آمدید کہا گیا۔ آپ 21 فروری کو اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہوئے لیکن اس مختصر قیام کے باوجود آپ نے ہزاروں افراد کے مجمع سے خطاب کیا اور کئی لیکچرز دیئے اور اسلام کی خوبیوں کو لوگوں پر بیان کیا۔ اپنے اس مختصر قیام کے باوجود آپ یہاں کے لوگوں پر ایک قائم رہنے والا اثر چھوڑ گئے۔

آپ کے بعد 1929ء میں مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے تین ماہ کے لئے سیرالیون میں قیام کیا۔ اس دوران تبلیغ وتربیت اور تعلیم القرآن کے میدانوں میں نمایاں کام کیا۔

اکتوبر 1937ء میں حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب گولڈ کوسٹ گھانا سے فری ٹاؤن، سیرالیون تشریف لائے اور اس سال سے سیرالیون میں جماعت کے مستقل مبلغین کے آنے کا سلسلہ اور احمدیوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ اگست 1938ء میں آپ ''روکوپر'' تشریف لے گئے اور اکتوبر 1938ء میں آپ نے سیرالیون میں پہلا احمدیہ پرائمری اسکول شروع کیا۔ اس سے قبل مسلمانوں کا کوئی پرائمری سکول نہیں تھا۔

1939ء ہی میں آپ ایک پیراماؤنٹ چیف کی دعوت پر جنوبی صوبہ میں تشریف لے گئے اور آپ کی تبلیغ سے گوراما چیفڈم کے اس چیف Baio نے احمدیت قبول کر لی اور آپ کا اسلامی نام صلاح الدین بایو رکھا گیا۔ 1939ء میں جنوبی صوبہ کے ایک گاؤں Baomao میں کافی لوگوں کے احمدیت قبول کرنے کے بعد وہاں موجود ایک چھوٹی مسجد کی توسیع کی گئی اور یہ اس لحاظ سے سیرالیون میں جماعت کی پہلی مسجد تھی۔

اگست 1943ء میں مگبورکا میں پہلے احمدیہ مشن ہاؤس کی تعمیر مکمل ہوئی جس کا مسقف حصہ 36-26 فٹ تھا۔

پہلی مجلس شوریٰ 3 مئی 1946ء کو بوشہر میں منعقد ہوئی۔

حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب 1944ء میں پاکستان واپس تشریف لے گئے اور 1954ء میں دوبارہ سیرالیون تشریف لائے یہاں واپس آنے کے بعد آپ کی طبیعت کافی خراب ہوتی گئی اور 19 مئی 1955ء کو ایک طویل علالت کے بعد آپ اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سیرالیون کے احمدیوں کی خواہش کے مطابق کہ آپ کو سیرالیون میں ہی دفن کیا جائے آپ کی تدفین بوشہر کے قبرستان میں عمل میں آئی۔ آپ کو سیرالیون کے پہلے باقاعدہ مبلغ اور امیر ہونے کے علاوہ مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

آپ کی کوششوں سے فری ٹاؤن کے علاوہ روکوپر، مانگے بورے، بوشہر، باؤماؤ اور مگبورکا میں جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔

پہلا جماعتی رسالہ افریقن کریسنٹ مئی 1955ء میں 'بو' شہر سے شائع ہونا شروع ہوا۔ اور اسی سال بوشہر میں الحاج علی روجرز صاحب کے ہبہ کئے گئے مکان میں نذیر علی پرنٹنگ پریس قائم ہوا۔

ریکارڈ کے مطابق اب تک سیرالیون میں خدمت کرنے والے مرکزی مبلغین کی کل تعداد 128 ہے۔

جماعت احمدیہ کے پہلے سیکنڈری سکول کا قیام 1960ء میں ''بو'' شہر میں ہوا۔ یہ سیرالیون میں مسلمانوں کا پہلا سیکنڈری سکول تھا۔

27 اپریل 1961ء کو ملک کی آزادی پر ہونے والی تقریبات میں حکومت کی جانب سے پارلیمنٹ کی منظوری کے بعد جماعت احمدیہ کا پاکستان سے وفد مدعو کیا گیا جس میں ایک احمدی جج شیخ بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے۔

دورہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے 5 مئی 1970ء تا 14 مئی 1970ء سیرالیون کا دورہ فرمایا۔ آپ کی آمد پر جماعت احمدیہ اور حکومت کے متعدد سرکردہ افراد نے آپ کو لنگے ایئرپورٹ پر خوش آمدید کہا۔ آپ کی رہائش کا انتظام سٹیٹ ہاؤس میں تھا۔ اس دورے پر آپ نے گورنر جنرل H.E.Banja Tejan Sie، وزیر اعظم Mr. Siaka Stevens، اور متعدد بڑی شخصیات کو ملاقات کے شرف سے نوازا۔ اس دورے کے دوران آپ نے Leicester فری ٹاؤن میں ایک مسجد کا افتتاح بھی فرمایا۔ آپ نے بوشہر میں احمدیہ سنٹرل مسجد کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ بوشہر میں آپ مولانا الحاج نذیر احمد علی صاحب کی قبر پر بھی تشریف لے گئے اور وہاں دعا کی۔ اس دورے میں آپ نے متعدد پریس کانفرنسیں کیں اور اسلام احمدیت کا پیغام لوگوں پر واضح کیا۔ آپ کے اس دورہ کو ملک کے تمام بڑے بڑے اخبارات نے کور کیا اور اس کے بارے میں خبریں شائع کیں۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت اب تک مرکزی ڈاکٹروں کی کل تعداد 48 اور اساتذہ کی تعداد 48 ہے۔ میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب مرحوم سیرالیون میں سب سے پہلے تشریف لانے اور خدمت کرنے والے ڈاکٹر تھے۔ ملک بھر میں جماعتی سکولوں کی تعداد 309 ہے۔

دورہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

24 تا 31 جنوری 1988ء

لنگے ایئرپورٹ پر آپکو جماعتی عہدیداران ممبران جماعت اور متعدد سرکاری عہدیداران نے خوش آمدید کہا۔

آپ نے اس دورہ کے دوران صدر مملکت H.E. Dr.Joseph Saidu Momoh کو شرف ملاقات بخشا۔ اسکے علاوہ بھی آپ جہاں جہاں تشریف لے گئے وہاں کے معززین حضور سے ملاقات کیلئے تشریف لاتے رہے۔

آپ نے اس دورہ کے دوران متعدد جماعتی عمارات اور اسکولوں کا دورہ فرمایا اور احباب جماعت سے ملاقاتیں فرمائیں اور متعدد پریس کانفرنسیں کیں۔

آپ نے اپنے دورہ کے دوران سیرالیون میں جامعۃ المبشرین کا قیام فرمایا اور مولوی حنیف محمود صاحب کو اسکا پہلا پرنسپل مقرر فرمایا۔ 2006ء میں جامعۃ المبشرین کو دوبارہ بحال کیا گیا اور اب تک 100 سے زائد لوکل مشنریز فارغ التحصیل ہوکر میدان عمل میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

دوران دورہ آپ نے فری ٹاؤن کے علاوہ مکینی، مائل 91، بوشہر، کینیما، نیوٹن اور روکوپر کا دورہ فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس دورے کے وقت سیرالیون جماعت کے امیر مکرم مولانا خلیل احمد صاحب مبشر تھے۔ آپ کی کوششوں سے آپ کے دور امارت میں سیرالیون میں جماعت کا پیغام بہت تیزی سے پھیلا خصوصاً فری ٹاؤن، مسمبرا چیفڈم، بویا مینڈے چیفڈم، جاما کوئے چیفڈم، میاما میں سیمبے ہوں چیفڈم، مشاکا چیفڈم، بینڈے بوا ور بونکو بانا میں نئی جماعتیں بنیں۔

4 ستمبر 1973 کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خانؓ صاحب ایک مختصر دورے پر سیرالیون تشریف لائے اور قائم مقام صدر مملکت اور نائب صدر سے ملاقات کی۔ آپ کی آمد کی خبر کو بھی ملک کے بڑے بڑے اخباروں نے شائع کیا۔

1989ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے سو سال مکمل ہونے پر، صد سالہ تقریبات میں سیرالیون کی حکومت نے جماعت کی خدمات کے اعتراف میں ایک ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیا۔ یہ کسی بھی ملک کی جانب سے جماعت کی خدمات کے اعتراف میں جاری کیا جانے والا پہلا ڈاک ٹکٹ تھا۔

صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر جماعت احمدیہ سیرالیون کو خدا تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر قرآن کریم کے مینڈے زبان میں مکمل ترجمہ کی اشاعت کی بھی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ یہ ترجمہ 1990ء میں شائع ہوا۔

جلسہ سالانہ سیرالیون

جماعت احمدیہ سیرالیون کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ 12 تا 14 دسمبر 1949ء کو بوشہر میں منعقد کرنے کی توفیق ملی اور 33 جماعتوں سے قریباً 900 احباب جماعت اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوئے۔ 1969ء کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی سیشن کی صدارت اس وقت کے گورنر جنرل H.E. Banja Tejansie نے کی۔

2005ء کے جلسہ سالانہ سیرالیون میں پہلی بار ملک کے صدر نے شرکت کی۔ صدر مملکت سیرالیون عزت مآب احمد تیجان کا با (Ahmad Tejan Kabba) کے ساتھ نائب صدر مملکت اور متعدد وزراء بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ تب سے تقریباً ہر جلسہ سالانہ میں ملک کے صدر، نائب صدر، سابقہ نائب صدر، وزراء، پیراماؤنٹ چیفس اور اہم ملکی شخصیات باقاعدہ شامل ہوتی ہیں اور اسے اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ سرکاری اور نجی ٹی وی چینلز اور ریڈیوز جلسہ سالانہ کے پروگرام لائیو نشر کرتے ہیں اور ملک کے تمام بڑے بڑے اخبارات جلسہ کی خبریں اور اس کے بارہ میں آرٹیکل شائع کرتے ہیں جس سے اسلام احمدیت کا پیغام ملک کے کونے کونے تک پہنچتا ہے۔ الحمدللہ

2004ء میں جماعت احمدیہ کے امیر کو پریذیڈنٹ ہاؤس میں نماز جمعہ پڑھانے کی توفیق ملی اور اسکے بعد صدر کی درخواست پر ہر ماہ میں ایک بار امیر جماعت سیرالیون کو ایک لمبا عرصہ یہاں جمعہ پڑھانے کی توفیق ملتی رہی اور اسکے ذریعہ سے جماعت کا پیغام یہاں پر جمعہ ادا کرنے والے اہم افراد اور غیر ملکی وفود تک پہنچتا رہا۔ جمعہ کا یہ خطبہ نیشنل ٹی وی پر براہ راست نشر ہوتا تھا۔

2004ء میں ہی پہلی بار ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت جماعتی سکولوں میں یہ لازم کیا گیا کہ احمدی سکولوں کی بچیاں ٹراؤزر اور لمبی شرٹ اور سر کا سکارف بطور یونیفارم استعمال کریں گی اور لڑکے نیکر کی بجائے باقاعدہ پینٹ پہنیں گے۔ الحمدللہ اس طریق کو اس قدر پسند کیا گیا کہ دیگر مسلمان سکولوں نے بھی اس طرح کے یونیفارم بنانے شروع کردیئے۔ اس سے قبل یہاں کے اسکولوں میں مغربی طرز کے یونیفارم استعمال کئے جاتے تھے۔

یکم جنوری 2006ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے سیرالیون میں مقبرہ موصیان کا قیام عمل میں آیا۔

21 جولائی 2006ء کو سیرالیون کے صدر ڈاکٹر احمد تیجان کا بانے اپنے چار وزراء کے ساتھ مسجد بیت الفتوح لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی اور حضور انور کے ساتھ ظہرانہ تناول کیا اور میٹنگ کی۔

2006ء سے لیکر اب تک سیرالیون سے ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ کیلئے وفود تشریف لے جاتے ہیں جن میں ہر سال جماعتی نمائندگان کے علاوہ اہم سرکاری عہدیداران اور پیراماؤنٹ چیف شامل ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات ملک کی بعض اہم شخصیات باقاعدہ درخواست کر کے اپنے خرچ پر جلسہ میں شامل ہوتی ہیں۔

اس کے علاوہ کئی سال تک مسلسل جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر سیرالیون کے صدر مملکت فون کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلسہ کی مبارک باد دینے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کیلئے دعا کی درخواست کرتے رہے اور قریباً ہر سال صدر مملکت سیرالیون کی طرف سے جلسہ سالانہ برطانیہ پر مبارکباد کا تحریری پیغام آفیشل طور پر بھجوایا جاتا رہا۔

اسی طرح سیرالیون کا نیشنل ٹی وی چینل اور دیگر نجی ٹی وی چینل جلسہ کی کاروائی کو براہ راست دکھاتے ہیں اور باقی سارا دن بار بار ریکارڈ نشر کرتے ہیں اور ملکی ٹی وی SLBC ہر ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ بغیر کسی معاوضے کے اپنے چینل پر ریکارڈ نشر کرتا ہے۔

2008ء میں جماعت کی صد سالہ جوبلی کا سب سے بڑا پروگرام Miatta Conference Hall میں ہوا جہاں نائب صدر مملکت، چار وزراء سمیت ملک کے دانشوروں، بڑے بڑے سیاستدانوں اور دیگر افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر سیرالیون کی حکومت کی طرف سے جماعت کی خدمات کے اعتراف میں تین طرح کے نئے ڈاک ٹکٹ جاری کئے گئے۔ اسی پروگرام کے اختتام پر نائب صدر نے ان ٹکٹس کی لانچنگ بھی کی۔ ملک بھر میں احباب جماعت نے نماز تہجد ادا

کی اور نفلی روزے رکھے۔ جماعتی عمارات اور مساجد پر چراغاں کیا گیا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے بھجوائے گئے پیغام کو پرنٹ کر کے ہزاروں افراد میں تقسیم کیا گیا۔

احمدیہ مسلم ریڈیو فری ٹاؤن ملک بھر میں جماعت کا پہلا ریڈیو سٹیشن تھا جس نے پہلی بار 28 فروری 2007ء کو اپنی نشریات کا آغاز کیا۔ 2017ء میں بوشہر میں اور 2019ء میں مکینی میں احمدیہ ریڈیو کا قیام عمل میں آیا۔ ان تین ریڈیوز کے ذریعے ملک بھر میں احمدیت کا پیغام لوکل زبانوں میں پہنچایا جا رہا ہے اور گزشتہ سال سے ہر جمعہ کے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کا تین مقامی زبانوں میں live ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

27 اپریل 2013ء کو ملک کی آزادی کی تقریبات پر صدر مملکت سیرالیون نے جماعت احمدیہ سیرالیون کو ملک میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں نیشنل ایوارڈ Presidential Gold Medal سے نوازا۔ الحمدللہ۔

19 فروری 1921ء کو سیرالیون میں پہلے احمدی مبلغ کے تشریف لانے اور جماعت احمدیہ سیرالیون کے سو سال مکمل ہونے پر ملک بھر میں تین روزہ جشن تشکر منایا گیا اور نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور جماعتی عمارات اور مساجد پر چراغاں کیا گیا اور ملک بھر کی جماعتوں میں جلسے اور سیمینار منعقد کئے گئے۔ اس سلسلے میں 23 مارچ کو فری ٹاؤن میں منعقد ہونے والے مرکزی پروگرام میں نائب صدر مملکت عزت مآب Juldeh Jalloh، سابق نائب صدر آنریبل وکٹر فو صاحب، وزراء مملکت اور متعدد نمایاں شخصیات نے خطاب کیا اور جماعت کی کاوشوں اور کامیابیوں کو سراہا۔ اس سال سیرالیون کے 60 ویں یوم آزادی کے موقع پر صدر مملکت سیرالیون عزت مآب جولیئس مادا بیو (Julius Maada Bio) نے 27 اپریل کو ہونے والی ملکی تقریبات کے موقع پر جماعت احمدیہ سیرالیون کے سو سال پورے ہونے پر جماعت کی ملک بھر میں خدمات کے اعتراف میں سول کا سب سے بڑا نیشنل ایوارڈ Commander of the Order of the Rokel کے اعزاز سے جماعت کو نوازا۔

الحمدللہ گزشتہ سو سالوں میں جماعت نے سیرالیون میں تعلقات عامہ کے شعبہ میں بھی بہت ترقی کی ہے اور ہر طبقہ زندگی سے جماعت احمدیہ کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ 3 جولائی 2021ء کو PAAMA UK نے سیرالیون میں جماعت کے سو سال پورے ہونے پر ایک آن لائن کانفرنس کی تو اس میں سیرالیون کے صدر مملکت، نائب صدر مملکت، پچھلی حکومت کے صدر اور نائب صدر سمیت متعدد نمایاں شخصیات نے اس میں مبارک باد کے ویڈیو پیغامات بھجوائے۔

2021ء میں سیرالیون جماعت کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر سیرالیون میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے بوشہر میں ایک مدرستہ الحفظ بھی شروع کیا گیا جو اب کامیابی سے چل رہا ہے۔

الحمدللہ، گزشتہ سو سالوں میں جماعت نے تبلیغ، تعلیم، طب اور زراعت کے میدانوں میں سیرالیون میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں اور سیرالیون کا ہر طبقہ جماعت کی ان خدمات کا معترف ہے۔

گزشتہ بیس سالوں میں ملک کے شمالی صوبوں میں جماعت کا پیغام بہت تیزی سے پھیلا ہے، خاص طور پر سیرالیون کے دونوں شمالی صوبوں مکینی اور پورٹ لوکو کے گردونواح میں اور ان علاقوں میں درجنوں نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد جماعت میں شامل ہوئی ہے۔

الحمدللہ، تمام ذیلی تنظیمیں یہاں فعال ہیں اور اپنے اپنے بجٹ کے ذریعے اپنی تمام ذمہ داریاں خوشی اسلوبی سے ادا کر رہی ہیں۔ ☆

تنزانیہ میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

تنزانیہ کا مختصر تعارف

تنزانیہ کا پرانا نام ٹانگا نیکا تھا۔ مشرقی افریقہ کے دوسرے دو ممالک کینیا اور یوگنڈا کے ساتھ اسے 1961 میں برطانوی تسلط سے آزادی ملی۔ تنزانیہ کا دارالحکومت ڈوڈوما ہے۔ دارالسلام سب سے بڑا اور تجارتی مرکز ہے۔ تنزانیہ کی آبادی قریباً ساڑھے پانچ کروڑ ہے۔ عیسائی 60 فیصد جبکہ مسلمان 40 فیصد ہیں۔

تنزانیہ میں دنیا کا سب سے بڑا نیشنل پارک SERENGETI ہے اور افریقہ کا بلند ترین پہاڑ KILIMANJARO بھی ہے جس پر گلیشئر موجود ہے اور دنیا بھر سے سیاحوں کی بڑی تعداد اسے دیکھنے آتی ہے۔

تنزانیہ میں جماعت کا قیام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی مشرقی افریقہ میں آمد کا سال 1896 ہے۔ اگرچہ یہ صحابہ کینیا کے ساحلی شہر ممباسہ میں وارد ہوئے مگر ان کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں یوگنڈا اور ٹانگا نیکا میں بھی جماعت کا نفوذ ہوا۔ دارالسلام، ٹبورہ اور زنجبار میں احمدی جماعتیں بھی قائم ہو گئیں مگر یہ تمام احمدی ہندوستانی او ریجن تھے۔ مقامی لوگوں یعنی Africans میں 1936 تک جماعت کا پھیلاؤ نہ ہو سکا تھا۔ کینیا کے دارالحکومت نیروبی میں جماعت کی شدید مخالفت کے پیش نظر جماعت کینیا کی درخواست پر حضرت مصلح موعودؓ نے مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو مشرقی افریقہ کے پہلے مرکزی مبلغ کے طور پر نیروبی بھجوایا۔ غالباً 1935 کے آخر یا 1936 کے شروع میں آپ نیروبی سے ٹانگانیکا کے شہر ٹبورہ تشریف لائے اور کچھ ماہ قیام کیا۔ ٹبورہ میں شیخ صاحب کی تبلیغ کے نتیجے میں احمدیت مقامی افریقن باشندوں میں پھیلنا شروع ہوئی۔ مکرم سلیمان کاگوجن کا تعلق ٹانگا نیکا کے علاقے BUKOBA سے تھا احمدی ہونے والے پہلے فرد تھے۔ ابتدائی احمدیوں میں مکرم امری عبیدی صاحب کا نام بھی شامل ہے جو نومبر 1936 میں احمدی ہوئے جب وہ ایک طالب علم تھے۔ بعد ازاں مزید مرکزی مبلغین کی آمد سے ٹانگا نیکا کے مختلف شہروں میں جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔

1961 میں ٹانگا نیکا کو آزادی ملی تو اس نئے آزاد ملک کیلئے مولانا محمد منور صاحب کو امیر و مبلغ انچارج بنایا گیا۔ جغرافیائی اور انتظامی طور پر تنزانیہ کو اکتیس صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان صوبوں میں مضبوط، مخلص اور فعال جماعتیں قائم ہیں۔ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے ساتھ اور بعد میں جن مرکزی مبلغین نے کام کیا ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: مولانا محمد منور صاحب، مولانا عنایت اللہ احمدی صاحب، مولانا عبدالکریم شرما صاحب، مولانا جلال الدین قمر صاحب، مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب، مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب۔

ٹبورا میں پہلی مسجد کی تعمیر اور مخالفت

ابتدا ہی سے ٹانگا نیکا کے علاقے میں ٹبورا کا شہر جماعتی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔ یہاں پر مقامی احباب کی ایک مخلص جماعت قائم تھی۔ 1940ء میں جماعت نے یہاں پر مسجد بنانے کا فیصلہ کیا۔ جب مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بنیادوں کی کھدائی کا کام شروع کیا گیا تو مخالفین کی طرف سے دھمکیاں ملنی شروع ہو گئیں۔ اور ایک دن ایسا ہوا کہ مبلغ سلسلہ شیخ مبارک احمد صاحب پر اور بعض احمدی گھروں پر مخالفین نے حملہ کر دیا۔ شہر میں دہشت کی فضا چھا گئی تھی۔ پولیس نے پچاس کے قریب بلوائی گرفتار کئے۔ معاملہ گورنر تک پہنچا۔ بعض حکام بھی مخالفین کا ساتھ دے رہے تھے، چنانچہ حکومت نے مسجد کی تعمیر رکوادی۔ پھر 1944ء میں حکومت نے اس سے بہتر جگہ جماعت کو مسجد کیلئے مہیا کر دی۔ پھر کام شروع ہوا تو افریقن کاریگروں نے مخالفت کے باعث کام کرنے سے انکار کر دیا لیکن خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ حکومت نے اطالوی قیدیوں کو مزدوری کرنے کی اجازت دے دی اور ان کے کاریگروں نے مسجد کا کام مکمل کیا اور اس طرح باوجود مخالفت کے 1944ء میں ٹبورا میں جماعت کی مسجد تعمیر ہوئی۔

آج خدا کے فضل سے تنزانیہ کے 20 ریجن میں 393 جماعتوں کا قیام ہو چکا ہے جن میں 232 مساجد اور 146 مشن ہاؤسز تعمیر ہو چکے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی شفقت اور رہنمائی کے نتیجہ میں گزشتہ دس برسوں میں ہی 86 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ الحمدللہ علی ذالک

قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ

سواحیلی میں قرآن کریم کا ایک ہی ترجمہ موجود تھا اور وہ بھی ایک پادری گاڈفری ڈیل (Godfrey Dale) صاحب نے کیا تھا۔ یہ ترجمہ ناقص تھا اور اسکے حواشی میں اسلامی تعلیمات پر اپنے نقطہ نگاہ سے حملے کئے گئے تھے۔ بعض آیات کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا تھا اور بعض آیات کا ترجمہ اس انداز سے کیا گیا تھا کہ قرآنی تعلیمات پر اعتراضات وارد ہوں۔ اس پس منظر میں اس بات کی ضرورت تھی کہ مسلمانوں کا کیا ہوا ایک ترجمہ شائع کیا جائے۔ چنانچہ ایک لمبی محنت اور مسلسل عرق ریزی کے بعد جماعت احمدیہ کی طرف سے 1953 میں قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ منظر عام پر آ گیا۔ اسکی تفصیل ملک کینیا کے تحت دیکھی جاسکتی ہے۔

مکرم عمری عبیدی صاحب

مکرم عمری عبیدی صاحب کی پیدائش 1924ء میں ہوئی۔ آپ ابھی سکول میں ہی تھے کہ آپ کو مشرقی افریقہ میں جماعت کے مبلغ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سے تعارف ہوا۔ اور آپ نے اپنے دوستوں کے ہمراہ جماعت کے مشن میں آنا جانا شروع کیا۔ آپ نہایت توجہ سے سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کشتی نوح کا سواحیلی ترجمہ پڑھنے کے بعد بیعت کی اور ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں کچھ اور افراد نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ کچھ عرصہ حکومت کی ملازمت کرنے کے بعد آپ نے زندگی وقف کر دی۔ 1953ء میں آپ دینی تعلیم کے حصول کیلئے ربوہ تشریف لے آئے۔ تقریباً دو سال کے بعد آپ کی وطن واپسی ہوئی اور آپ نے ٹانگا نیکا میں تبلیغ کے طور پر کام شروع کیا دارالاسلام کے پہلے افریقین میئر منتخب ہوئے۔ 1962ء میں آپ کو ٹانگانیکا کے مغربی صوبے کا ریجنل کمشنر مقرر کیا گیا۔ آپ پارلیمنٹ کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔ آپ ایک عمدہ مقرر تھے۔ آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کے ایسے جوہر دکھائے کہ جلد ہی ملک کے پہلے صدر جولیس نیریرے نے انہیں ملک کی کابینہ میں لینے کا فیصلہ کیا اور 12 مارچ 1963ء کو آپ کو ملک کا وزیر انصاف مقرر کیا گیا۔ 1964ء میں وہ تنزانیہ کے صدر Nyerere کے ہمراہ قاہرہ میں منعقد ہونے والی افریقی سربراہان مملکت کی کانفرنس میں شرکت کیلئے مصر گئے۔ 16 اکتوبر 1964ء کو محض 40 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوگئی۔ ملک کے صدر اور وزیر اعظم کے علاوہ یوگینڈا کے وزیر اعظم اور دیگر اہم شخصیات آپ کے جنازہ میں شامل ہوئیں۔ صدر مملکت نے آپ کی وفات کو ایک عظیم قومی نقصان قرار دیا۔ آپ نے صرف 40 برس کی عمر پائی مگر آپ اپنی نیکی اور خدمت دین کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

اخبار Mapenzi Ya Mungu

(خدا تعالیٰ کی محبت)

سواحیلی زبان مشرقی افریقہ میں سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جانے والی زبان ہے۔ اب تک افادہ عام کیلئے اس زبان میں اسلامی لٹریچر شائع کرنے کیلئے کوئی خاص کوشش نہیں کی گئی تھی اور مسلمانوں کی بھاری اکثریت اسلامی تعلیمات سے بالکل بے خبر تھی جبکہ دوسری طرف عیسائی مشنری بڑے پیمانے پر اس زبان میں اپنا لٹریچر شائع کر رہے تھے اور اس سے ان کی تبلیغی مساعی کو بہت فائدہ پہنچ رہا تھا۔ ان عوامل کی وجہ سے جماعت نے سواحیلی میں لٹریچر شائع کرنا شروع کیا۔ اور جنوری 1932ء سے اس زبان میں Mapenzi Ya Mungu کے نام سے ایک رسالہ کا اجراء کیا۔ جب اس جزیرے کے ذریعہ اسلامی تعلیمات عوام الناس تک پہنچنا شروع ہوئیں اور عیسائی مشنریوں کے اعتراضات کا مدلل جواب شائع ہونا شروع ہوا تو یہ صورت حال عیسائی مشنریوں کیلئے بہت پریشان کن تھی۔ آج بھی خدا کے فضل و کرم سے یہ اخبار احمدیہ پرنٹنگ پریس تنزانیہ سے ماہانہ شائع ہو رہا ہے۔

تنزانیہ میں جلسہ سالانہ

تنزانیہ کا پہلا جلسہ سالانہ مولانا محمد منور صاحب کی امارت میں 1969 کو مسجد سلام دارالسلام میں ہوا چونکہ تنزانیہ رقبے کے لحاظ سے بہت وسیع ملک ہے اور غربت کی وجہ سے دور دراز علاقوں سے دارالسلام آنا بہت مشکل ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ جلسہ سالانہ مختلف صوبوں میں منعقد کیا جائے تاکہ جماعت کے تمام افراد جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ سن 2000 کے بعد تمام جلسہ سالانہ دارالسلام میں ہی منعقد ہوئے۔

دورہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

1988ء تنزانیہ میں احمدیت کی تاریخ کا ایک بہت یادگار سال ہے۔ پہلی بار خلیفۂ وقت نے 8 ستمبر 1988ء کو اس ملک کا دورہ کیا۔ پرجوش احمدیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا دارالسلام بین الاقوامی ہوائی اڈے پر بھرپور استقبال کیا۔ دارالسلام کے میئر جناب کیتوانا کونڈو (Kitwana Kondo) صاحب آپ کے استقبال کیلئے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ یہ ایک بہت مصروف شیڈول تھا۔ حضور نے سوال و جواب کی مجلس منعقد کی۔ احمدیہ قبرستان کی زیارت کی۔ دارالسلام یونیورسٹی کے طلباء و اسٹاف سے خطاب کیا۔ حضور رحمہ اللہ نے پریس کے اراکین سے ایک پریس کانفرنس میں خطاب فرمایا جو Prestigious فائیو اسٹار ہوٹل کلیمنجارو Kiliminjaro میں ہوئی۔ پریس کانفرنس میں آپ نے افریقی رہنماؤں کو کفایت شعاری برتنے کی یاد دہانی کرائی۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ عالمی امن کے قیام کا سب سے اہم تقاضہ اخلاقیات ہے۔ اپنے مفاد کی خاطر بڑے ممالک چھوٹے ممالک کی پرواہ نہیں کرتے۔ چھوٹے ممالک کو ان کے حقوق نہیں دیئے جاتے بڑے ممالک کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ حضور نے کہا کہ جب تک اخلاقی اقدار برقرار نہیں رکھی جاتی امن قائم کرنا ناممکن ہے۔ 11 ستمبر 1988ء کو حضور رحمہ اللہ Mikumi National Park گئے جہاں آپ نے ایک رات گزاری 12 ستمبر کو آپ نے موروگورو میں احمدیہ مسلم ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔ 13 ستمبر 1988ء کو Dodoma میں ایک خوبصورت مسجد کا افتتاح کیا۔ دارالسلام میں مرحوم شیخ امری عبیدی صاحب کی قبر پر دعا کی۔ 15 ستمبر 1988ء کو وزیر اعظم تنزانیہ عزت مآب جوزف سندے وریوبا سے ملاقات کی اور انہیں جماعت احمدیہ اور اسکی سرگرمیوں کے بارے میں بتایا۔ اور وزیر اعظم کو قرآن پاک کا ترجمہ کئی زبانوں میں پیش کیا۔ شام کو حضور انور نے مسجد سلام میں احباب جماعت سے عشائیے میں خطاب فرمایا۔ احمدی ملک کے مختلف حصوں سے سیکڑوں میل کا سفر طے کر کے حضور سے ملنے آئے تھے۔

سن 2002ء کے جلسہ سالانہ میں نائب صدر مملکت ڈاکٹر علی محمد شین نے شرکت کی۔ 2004 کا جلسہ SABA SABA گراؤنڈ کے ہال میں ہوا جس میں تنزانیہ کے وزیر اعظم فریڈرک سمیا نے شرکت کی۔ ان جلسوں کیلئے جگہ کے حصول کیلئے ہر سال بہت مشکل پیش آتی تھی۔ سن 2005ء میں محترم علی سعید موسے (تنزانین) امیر مقرر کئے گئے۔ آپ کے دور میں مسجد سلام سے 35 کلومیٹر دور قریباً چالیس ایکڑ رقبہ خریدا گیا۔ اس علاقے کا نام KITONGA ہے جہاں 2007 سے لیکر اب تک کے تمام جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہوئے۔

سن 2005ء کا تاریخی جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 مئی تا 17 مئی 2005ء تنزانیہ کا دورہ فرمایا اور جلسہ سالانہ تنزانیہ 2005 میں تین خطابات فرمائے۔ یہ جماعت احمدیہ تنزانیہ کا 37 واں جلسہ سالانہ تھا۔ اس جلسہ کا انعقاد نازی موجا گراؤنڈ میں کیا گیا تھا اور مرد اور خواتین کے دو علیحدہ علیحدہ مارکیاں لگائی گئیں تھیں۔

(افتتاحی خطاب) حضور انور نے صبح دس بجے جلسہ گاہ سے باہر لوائے احمدیت لہرایا اور امیر صاحب تنزانیہ نے قومی پرچم لہرایا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور نے انگریزی میں خطاب فرمایا جس کا رواں ترجمہ علی سعید موسے صاحب نے کیا۔ حضور نے اپنے خطاب میں تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

(جلسہ کا دوسرا اور آخری روز) مورخہ 10 مئی کو صبح 10 بجے حضور نے لجنہ اماء اللہ سے ان کی مارکی میں خطاب فرمایا۔ حضور انور نے عورتوں کو بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ خواتین کے اس جلسہ اور خطاب کی خاص بات یہ تھی کہ یہ خطاب شدید بارش میں ہوا جبکہ جلسہ گاہ پانی سے بھر گیا اور شامیانے ٹپکنے لگے مگر عشق و فدائیت اور انہماک اور محبت خلافت کی وجہ سے ایک بھی عورت اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ حضور نے بھی اس نظارے کو محسوس کیا اور بعد میں کئی مواقع پر ان کا بہت عمدہ رنگ میں ذکر فرمایا۔

(اختتامی خطاب) لگاتار شدید بارش کے باعث جلسہ گاہ پانی سے بھر گیا تھا اور عملاً جلسہ کا انعقاد ناممکن ہو گیا۔ چنانچہ ہنگامی طور پر اسماعیلی کمیونٹی کا DIAMOND JUBILEE HALL کرایہ پر حاصل کیا گیا اور حضور کا اختتامی خطاب اس ہال میں ہوا۔ اس جلسہ میں 255 افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے الحمدللہ۔

تنزانیہ جماعت کا

پچاسواں جلسہ سالانہ

مورخہ 27 تا 29 ستمبر 2019ء کو جماعت کے اپنے ملکیتی رقبہ KITONGA میں ہوا۔ اس جلسہ میں شاملین کی تعداد سات ہزار تھی۔ کینیا، یوگنڈا اور پاکستان سے وفود نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں مجلس خدام الاحمدیہ نے خون کی 112 بوتلیں نیشنل بلڈ بنک کو مہیا کیں۔

LAKE ZONES

میں احمدیت کا نفوذ اور ترقیات

2013ء میں شیانگا ریجن کے گاؤں Songamile کے ایک غیر مسلم کو احمدیت

قبول کرنے کی توفیق ملی۔اس علاقے کے زیادہ تر لوگ مشرک اور لادین تھے۔ان لوگوں کی دین میں دلچسپی دیکھتے ہوئے باقاعدہ ایک مہم کے تحت جب ان میں تبلیغ کی گئی تو اس گاؤں میں 90 بیعتیں ہوئیں اور بعد میں اس گاؤں میں پلاٹ خرید کر ایک مسجد کی تعمیر کی بھی توفیق ملی اور مسلسل کوششوں سے ان علاقوں میں بڑی تیزی سے جماعتوں کا قیام ہوا۔ Silala گاؤں میں 400 سے زائد بیعتیں ہوئیں اور مکرم امیر صاحب کی اس گاؤں میں آمد پر پورے گاؤں نے بڑے جوش و ولولہ کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔اس پر اُمید صورتحال کو دیکھتے ہوئے مکرم و محترم امیر صاحب نے پورے lake zone میں تبلیغی مساعی کو تیز کر دیا۔نومبائعین کو سنبھالنے کیلئے معلمین کی تعداد بھی بڑھادی۔شیانگا ریجن میں خدا کے فضل سے 77 جماعتیں اور 14 معلمین ہیں۔اس ریجن کی تجنید اس وقت سات ہزار ہے۔سیمیو ریجن میں بھی تبلیغی مہم تیز کی گئی جس کے نتیجہ میں یہاں بھی بڑی تیزی سے نئی جماعتوں کا قیام ہوا۔اس ریجن کی موجودہ تجنید 5 ہزار کے قریب ہے۔39 جماعتوں میں 9 لوکل معلمین خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔الحمدللہ۔

2017ء میں سیمیو ریجن کے دورہ کے دوران محترم امیر صاحب نے معلم رمضان محمود صاحب جو کہ شیانگا ریجن میں تبلیغی سرگرمیوں میں بہت سرگرم رہے تھے ان کو Geita ریجن میں تبلیغی مشن کیلئے بھجوایا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے شیانگا اور سیمیو ریجن کی طرح اس ریجن میں بھی بڑی تیزی سے لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور ہزاروں کی تعداد میں بیعتیں ملیں اور جماعتیں قائم ہوئیں اس وقت Gieta (گیٹا) ریجن میں جماعت احمدیہ کی کل تجنید پانچ ہزار ہے۔18 جماعتیں اور کل 24 مقامات ہیں جن میں سات لوکل معلمین خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مبلغ انچارج lake zone کے تینوں ریجنز کا تربیتی دورہ کرتے ہیں اور نئی مساجد، مشن، ہاؤسز اور رفاہی کاموں کا افتتاح کرتے ہیں۔ان کے وفد میں جماعت کی تینوں تنظیموں (انصار، خدام، لجنہ) کے صدران اور نمائندگان بھی شامل ہوتے ہیں۔

امیر صاحب تنزانیہ کا LAKE REGIONS کا حالیہ دورہ

نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے 26 جون تا 6 جولائی 2022ء Lake zone کا دورہ کیا۔اس دوران تین ریجنز میں نومبائعین کیلئے جلسوں کا انعقاد ہوا۔اگر چہ ان ریجنز میں تمام نومبائعین ہیں لیکن اسکے باوجود جلسہ میں حاضری اور ان کا شوق دیدنی تھا۔اس دورہ میں 9 نئی تعمیر شدہ مساجد اور 9 معلمین ہاؤسز کا افتتاح بھی ہوا۔الحمدللہ علی ذالک۔علاوہ ازیں سرکاری عہدیداران کے ساتھ بہت مثبت ملاقاتیں بھی ہوئیں۔

پیس کانفرنس کا انعقاد

2010 سے جماعت تنزانیہ کی جانب سے ملک میں امن کانفرنسوں کے انعقاد کیلئے سنجیدگی سے اور ٹھوس کوششیں کی گئیں۔یہ کوششیں اللہ کے فضل سے بہت کامیاب اور فائدہ مند ثابت ہوئیں۔

جامعہ احمدیہ تنزانیہ

جامعہ احمدیہ تنزانیہ کا باقاعدہ آغاز 27 مئی 1984ء کو ہوا اور اسی سال مشنری ٹریننگ کالج بھی کھولا گیا۔2003ء تک اس ٹریننگ کالج کی نگرانی موروگورو کے ریجنل مبلغ کے سپرد ہی رہی جس میں تین سالہ کورس کروا کر لوکل معلمین کو میدان عمل میں بھجوایا جاتا تھا۔2003ء میں مکرم کریم الدین شمس صاحب (مبلغ سلسلہ) اس ٹریننگ کالج کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے اور اس کا نام جامعہ احمدیہ تنزانیہ رکھا گیا۔

2008ء سے یہ جامعہ موروگورو ریجن کے محلہ Kihonda میں شفٹ کر دیا گیا۔مختلف مراحل میں جامعہ کے احاطہ میں ہی اساتذہ کرام کے کوارٹرز بھی تعمیر ہوتے گئے۔

اس وقت جامعہ میں 55 طلباء زیر تعلیم ہیں جن میں ہمسایہ ملک کینیا، ملاوی اور برنڈی سے بھی طلباء ہیں۔2013 سے باقاعدہ جامعہ احمدیہ تنزانیہ کے طلباء کا انتخاب کر کے مزید تعلیم کیلئے جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل بھجوائے جانے کا آغاز ہوا۔چنانچہ اب تک الحمدللہ 6 طلباء درجہ شاہد مکمل کر کے میدان عمل میں آچکے ہیں۔

ایم.ٹی.اے تنزانیہ سٹوڈیو

تنزانیہ میں M.T.A سٹوڈیو کا قیام 2017ء میں ہوا جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے تنزانین مبلغ مکرم امری عبیدی صاحب کے نام پر منظور فرمایا۔اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ واقفین زندگی سٹوڈیو میں خدمت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔اسٹوڈیو میں سواحیلی اور انگلش زبانوں میں پروگرام تیار کئے جاتے ہیں اور ایم.ٹی.اے لندن ارسال کئے جاتے ہیں۔اس وقت ایم.ٹی.اے امری عبیدی سٹوڈیو تنزانیہ دس مختلف سیریز کے اوپر کام کر رہا ہے جس میں ہر سیریز کے آگے کئی کئی پروگرامز ہیں جو تبلیغی، تربیتی اور معاشی امور کے متعلق اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہیں۔

احمدیہ پرنٹنگ پریس

1930 کی دہائی میں ٹبورا میں ایک پریس کھولا گیا۔بعدہ ایک جدید اور موثر پرنٹنگ پریس کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا۔اس غرض کیلئے دو احمدی خدام، مکرم عبدالرحمٰن محمد آمے صاحب اور محمد مکوکا صاحب کو تربیت کیلئے برطانیہ میں رقیم پریس بھجوایا گیا۔ان دونوں کی واپسی پر پرنٹنگ پریس کو مسجد سلام میں شروع کیا گیا۔یہ ایک مکمل پرنٹنگ پریس کی بنیاد تھی اور اسکے پہلے انچارج مکرم شیخ مرتضیٰ صاحب مقرر ہوئے۔بعدہ ٹھیکے میں نئی عمارت تعمیر کر کے پریس کو اس میں منتقل کیا گیا۔جہاں اب جماعت کی تیار کردہ تمام سواحیلی کتابیں تیار کی جاتی ہیں۔

احمدیہ سیکنڈری اسکول کیٹونگا

2010ء میں امیر صاحب تنزانیہ نے مجلس عاملہ کے مشورہ سے جماعت کی 40 ایکڑ زمین پر سیکنڈری اسکول کھولنے کا فیصلہ کیا۔یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ بھی منعقد ہوتا ہے۔اس کے ارد گرد بڑی تعداد میں احمدیوں نے جگہ خرید کر اپنے گھر تعمیر کئے ہیں۔جسکے نتیجے میں یہاں ایک بڑی جماعت قائم ہوگئی ہے۔جنوری 2011ء تک اسکول کامیابی سے قائم ہوگیا۔آج اسکول میں ''O Level'' اور ''A Level'' کی کلاسز میں احمدی اور غیر احمدی طلباء یکساں سہولیات کے ساتھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

IAAAE کی تنزانیہ میں خدمات

احمدیہ انجینئرز ایسوسی ایشن تنزانیہ میں خدمت انسانیت کے کام کر رہی ہے۔یہاں ایک بڑا مسئلہ پانی کی عدم دستیابی ہے خاص طور پر دیہاتوں میں۔چار سے پانچ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پانی بھر کے لانا ایک معمول کی بات ہے۔پانی زیر زمین اتنا گہرا ہوتا ہے کہ اس پر نل لگوانے کیلئے قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔IAAAE ہر سال تنزانیہ میں اپنی استطاعت کے مطابق پانی کے نئے نلکے لگوا رہی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ خراب نلکوں کی مرمت بھی کرواتی ہے۔گزشتہ پانچ سالوں میں 80 نئے واٹر پمپس لگوائے گئے اور 200 سے زائد پرانے پمپس جو خراب پڑے تھے ان کو ٹھیک کیا گیا۔ہزار ہا لوگ اس نعمت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اس کے علاوہ IAAAE دور دراز کے گاؤں میں جہاں بجلی پہنچنا مستقبل قریب میں ممکن نہیں ہوتا وہاں سولر سسٹم لگا رہی ہے تاکہ وہاں بھی لوگ ایم ٹی اے کی نعمت سے محروم نہ رہیں۔تنزانیہ کے 20 ریجنز میں سولر سسٹمز کے ذریعے غریب لوگوں کی مدد کی گئی ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ کی تنزانیہ میں خدمات

ہیومینٹی فرسٹ کی تنزانیہ میں رجسٹریشن اگست 2010ء میں ہوئی۔یہ تنظیم تنزانیہ میں متعدد منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔IAAAE کے ساتھ مل کر واٹر پمپس کی تنصیب کر رہی ہے۔موروگورو میں ایک پرائمری اسکول کا قیام کیا ہے۔دارالحکومت ڈوڈوما میں ہسپتال کھولنے کا پلان کر رہی ہے، جس کیلئے 100 ایکڑ زمین کا رقبہ خریدا گیا ہے۔SONGEA شہر میں ایک ڈسپنسری کی تعمیر کی جاری ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ امریکہ نے بھی کورونا کی وبا کے دوران سینیٹائزر، ماسک، ٹمپریچر چیک کرنے والی مشینیں اور صفائی کا سامان جماعتی ادارہ جات کو مہیا کئے جن سے ہزاروں لوگ بلا امتیاز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہر سال سو کے قریب قربانی کے جانور ذبح کروا کر غرباء میں تقسیم کرواتی ہے۔

......☆......☆......☆......

کینیا میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

(محمد افضل ظفر، مربی سلسلہ، جماعت احمدیہ کینیا)

کینیا کے علاقے میں احمدیت کے نفوذ اور اس کی ترقی کا سفر تقریباً 127 سال کے عرصہ پر محیط ہے۔ کینیا اور اسکے پڑوسی ممالک میں احمدیت کا پیغام اس وقت پہنچا جب یہ برٹش ایسٹ افریقہ کہلاتے تھے۔ بلاشبہ ایسٹ افریقہ دنیا کے ان خوش قسمت علاقوں میں سے ہے جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام آپ کے حین حیات آپ کے صحابہ کرام کے ذریعے پہنچا اور ایک فعال جماعت بھی بن گئی۔ ایسٹ افریقہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہاں صحابہ کرام کو دعوت حق کی توفیق ملی 48 خوش قسمت احباب کو یہاں سے بذریعہ خط مسیح پاک کی بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

جب 1895ء میں برطانوی دور حکومت میں یوگنڈا ریلوے کا عظیم منصوبہ شروع ہوا تو اسکی تعمیر و تکمیل کیلئے مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد کو برصغیر سے بھرتی کرکے یہاں لایا گیا۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ بھی شامل تھے چنانچہ 1896ء کے اوائل میں حضرت منشی محمد افضل صاحب، حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب اور حضرت صوفی نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہم ریلوے میں بھرتی ہوکر کینیا کی بندرگاہ ممباسہ پہنچے۔ اسکے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب گوڑیالوی ملٹری میں بھرتی ہوکہ اور حضرت شیخ محمد بخش صاحب ساکن کڑیا نوالا، حضرت شیخ نور احمد صاحب جالندھری، حضرت شیخ حامد علی صاحب، حضرت حافظ محمد اسحاق صاحب بھیروی اور ان کے بھائی حضرت میاں قطب الدین صاحب بھی یوگنڈا ریلوے کے ملازم کی حیثیت سے ممباسہ وارد ہوئے اور اس طرح کینیا (مشرقی افریقہ) میں جماعت کی داغ بیل پڑی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب آف رنمل (گجرات) کینیا میں برٹش ملٹری میں کام کرتے تھے آپ مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب اور دیگر احمدیوں کی تبلیغ کے نتیجے میں احمدیت کے نور سے منور ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا کی کہ اس سے متاثر ہوکر ان کے سگے بھائی حافظ روشن علی صاحب بھی حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے اور تاریخ احمدیت میں حضرت علامہ حافظ روشن علی رضی اللہ عنہ کے نام سے مشور ہوئے۔

حضرت پیر برکت علی صاحب مکرم ڈاکٹر علی اصغر صاحب، مکرم ڈاکٹر فیض علی صاحب اور ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کو بھی حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے ذریعے ہی کینیا میں قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

حضرت ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اور لمبے عرصہ سے نیروبی (کینیا) میں مقیم تھے بلکہ آپ نیروبی کے ابتدائی آبادکاروں میں سے تھے اور اسی بنا پر احمدیہ مسجد نیروبی کی ملحقہ سڑک کا نام نیروبی میونسپلٹی نے "احمدیہ روڈ" رکھا۔ آپ کچھ عرصہ نیروبی سے دوسو میل دُور میرونامی قصبے میں قیام پذیر رہے جہاں گجرات کاٹھیاواڑ کے تجارت پیشہ میمن لوگ آباد تھے، تو آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں سب سے پہلے مکرم قاسم مونگیا صاحب مع اہل وعیال سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے بعد سیٹھ محمد عثمان صاحب اور ان کے بڑے بھائی حاجی ایوب صاحب، سیٹھ نور احمد صاحب اور حاجی ابراہیم صاحب کو احمدیت کے نور سے منور ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اس طرح یہاں ایک مخلص جماعت قائم ہوئی۔

حضرت ڈاکٹر احمد علی صاحب ممباسہ کے کلید ینی ہسپتال میں کام کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کی تبلیغی کوششیں بہت جلد ثمرآور ہوئیں اور اس علاقے میں ایک مضبوط جماعت قائم ہوگئی اور مکرم ڈاکٹر صاحب کی وجہ سے یہ ہسپتال ان دنوں احمدیت کی تبلیغ واشاعت کا ایک مرکز بن گیا تھا جہاں جماعت کے باقاعدہ ہفتہ وار اجلاس ہوتے، قرآن مجید حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا اور اختلاقی مسائل پر تقاریر ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ سال (1896 تا 1901ء) کے مختصر عرصہ میں اس علاقہ میں فعال احمدیوں کی تعداد پچاس سے زیادہ ہوگئی جو باقاعدہ ماہانہ چندہ ادا کرنے کے علاوہ مقامی طور پر تبلیغ وتربیت کے کاموں پر بھی خرچ کرتے۔

حضرت ملک محمد حسین صاحب، حضرت ملک غلام حسین صاحب رہتاسی مہاجر قادیان کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ 1887ء میں پیدا ہوئے اور قادیان میں ہی تعلیم پائی۔ آپ کو امام الزمان علیہ السلام کے مسکن "الدار" میں رہنے اور تربیت پانے کے علاوہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہم مکتب ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اندازاً 1913ء میں آپ افریقہ آ گئے۔ آپ نے بیرسٹری کی اعلیٰ تعلیم لندن سے حاصل کی جس کے بعد کینیا واپس آکر نیروبی میں رہائش رکھی۔ آپ کا شمار نیروبی کے ممتاز ترین بیرسٹرز میں ہوتا تھا۔ 1923ء میں لجسلیٹو کونسل آف کینیا کے ممبر نامزد ہوئے اور نیروبی کے میونسپل کمشنر کی حیثیت سے بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کے مطابق آپ کچھ عرصہ نیروبی کے قائم مقام ڈپٹی کمشنر بھی رہے۔

حضرت ملک صاحب کو احمدیت کی تبلیغ کا جنون کی حد تک جوش تھا۔ آپ نے تقریر و تحریر کے ذریعہ نیز اپنے نیک کردار اور اثر و رسوخ کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا اور اللہ کے فضل سے آپ کی کوششیں بہت ثمرآور ہوئیں۔

کینیا میں احمدیت کے نور کو پھیلانے والے مقدس وجودوں میں سے ایک حضرت ڈاکٹر عمر الدین صاحب بھی ہیں۔ آپ گولیکی ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ 20 جولائی 1879ء میں پیدا ہوئے۔ 1900ء میں بسلسلہ ملازمت افریقہ تشریف لائے اور حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب، مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور صوفی نبی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ کی تبلیغ سے 1905ء میں کینیا سے بذریعہ خط امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی توفیق پائی اور پھر 1907ء میں قادیان حاضر ہوکر آپ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ بوجہ ملازمت ایک لمبا عرصہ کینیا مشرقی افریقہ میں رہنے کی وجہ سے افریقی مشہور ہو گئے۔ آپ کو کینیا کے طبی شعبہ میں خدمت انسانیت کی توفیق پانے کے علاوہ متعدد حیثیتوں سے جماعت کی انتظامی اور تبلیغ کے میدانوں میں خدمات کی توفیق ملی اور بہت سے لوگوں کی ہدایت کا موجب بنے۔

خلافت اولیٰ کے عہد سعید میں متحدہ ہندوستان کے صوبہ پنجاب سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی تحریک پر بہت سے احمدی ملازمت اور تجارت کے سلسلے میں مشرقی افریقہ آئے۔ اس کے بعد خلافت ثانیہ کے ابتدائی سالوں میں مشرقی افریقہ خصوصاً کینیا کے علاقہ میں ہندوستان سے احمدیوں کی آمد کا سلسلہ زور پکڑ گیا اور تبلیغ کا دائرہ وسیع ہو گیا چنانچہ مگاڈی میں حضرت ڈاکٹر بدرالدین صاحب اپنے مفوضہ ذمہ داریوں کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں بھی مصروف تھے۔ نیروبی میں حضرت سید معراج الدین صاحب حضرت ڈاکٹر عمر الدین صاحب، مولانا عبد الواحد جہلمی صاحب، حضرت بھائی دوست محمد صاحب جہلمی، مکرم قاضی عبد السلام بھٹی صاحب، مکرم چوہدری نثار احمد صاحب، حضرت سید محمود اللہ صاحب، حضرت سید عبد الرزاق صاحب، مکرم محمد اکرم صاحب، مکرم شیخ غلام فرید صاحب، بھائی عبد الرحیم صاحب ٹیلر ماسٹر، بھائی شیر محمد صاحب، مکرم سید یوسف شاہ صاحب، مکرم عبد العزیز جہلمی صاحب اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بی.اے اور دوسرے مخلصین کے ذریعہ تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے کام کو بہت تقویت ملی۔

1925ء میں نیروبی جماعت نے نمازوں کی ادائیگی اور دیگر ضروریات کیلئے نیروبی میں ایک ہال خریدا اور ساتھ ہی ایک قطعہ زمین قبرستان کیلئے بھی خریدا۔ 1928ء میں ملک محمد حسین بیرسٹر کی مساعی جمیلہ سے میونسپل کونسل نیروبی نے نہایت موزوں جگہ پر 3/1 ایکڑ کا ایک پلاٹ برائے تعمیر مسجد جماعت کو بلا قیمت دیا جس پر فوری طور پر مسجد کی تعمیر شروع کردی گئی جو 1931ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی اور الحمدللہ آج بھی جماعت احمدیہ کینیا کے ہیڈ کورٹر کے طور پر قائم ودائم ہے۔ اسکے فوراً بعد ایک مخلص احمدی نے اپنے خرچ پر میرو میں جماعت کی مسجد تعمیر کرائی۔ یہ مساجد جماعتی ترقی کے سفر میں سنگ میل ثابت ہوئیں۔ الحمدللہ۔ 1949ء میں نیروبی مسجد کے پہلو میں ایک مشن ہاؤس کی تعمیر کی گئی جو مکرم امیر صاحب کی رہائش اور کینیا جماعت کے ہیڈ کواٹرز کے طور پر مستعمل رہا۔ پھر اسے مسمار کرکے یہاں دو خوبصورت نئی عمارتیں تعمیر کی گئیں، ان میں ایک تین منزلہ عمارت تعمیر کی گئی جس میں گراؤنڈ فلور پر احمدیہ ہال ہے جو جماعتی میٹنگز وغیرہ کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اسکے اوپر گیسٹ ہاؤس اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر ہیں اور سب سے اوپر والے پورشن میں گیسٹ رومز ہیں۔ مسجد سے ملحقہ حصے میں مکرم امیر صاحب کا دفتر

اور ویٹنگ روم ہے۔سال 2002ء میں جماعت کو نیروبی مسجد اور مشن ہاؤس سے ملحقہ دو پلاٹ خریدنے کی توفیق ملی جن میں معلمین کی رہائش، طلباء کا ہوسٹل اور ایم ٹی اے کا سٹوڈیو بنایا گیا ہے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر یہاں لنگر خانہ قائم کیا جاتا ہے۔

جب نیروبی اور اسکے نواح میں جماعت احمدیہ کا پیغام پھیلنے لگا تو ایشین مسلمانوں کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا اور ان کی طرف سے زبانی کلامی مخالفت کے علاوہ معاندانہ لٹریچر بھی شائع کیا گیا چونکہ مرکز سلسلہ قادیان سے اسکا جوابی لٹریچر منگوانے کیلئے بہت وقت درکار تھا اور ملک میں کوئی اردو پریس نہیں تھا اس لئے 1934ء میں جماعت نے اپنے لوکل انتظام کے تحت نیروبی میں ایک پریس لگا کر مخالفین کے اعتراضات کا جواب اور تبلیغی لٹریچر شائع کرنا شروع کر دیا۔مکرم قاضی عبد السلام بھٹی صاحب کے نیروبی پہنچنے پر اس پریس کو فعال کر دیا گیا اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات اور تربیتی و تبلیغی لٹریچر شائع کرنے کے علاوہ جماعت سے متعلق اشتہارات کا ایک سلسلہ شروع کر دیا گیا جس کی وجہ سے تبلیغی کام میں بہت تیزی پیدا ہوگئی ۔ جماعت احمدیہ نیروبی کی اس تبلیغی مہم نے مخالفین احمدیت کو آگ بگولا کر دیا اور انہوں نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے توسط سے معاند احمدیت مولوی لال حسین اختر کو مشرقی افریقہ بلوایا۔مولوی موصوف جو جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی گندہ دہنی کی وجہ سے خاص شہرت رکھتا تھا نے مشرقی افریقہ پہنچتے ہی جماعت کے خلاف سب و شتم اور زہر اگلنا شروع کر دیا اور جماعت کے مخالف ماحول پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی اندریں حالات جماعت احمدیہ نیروبی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہاں کوئی مبلغ بھجوانے کی درخواست کی جس پر حضور نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کو مشرقی افریقہ بھجوانے کا ارشاد فرمایا جس کی تعمیل میں مکرم شیخ صاحب 27 نومبر 1934 کو نیروبی پہنچے۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے مولوی لال حسین اختر سے کئی مقامات پر متعدد مناظرے کئے جن میں احمدیت کا بول بالا ہوا اور مولوی لال حسین اختر کو ہر جگہ اور ہر موضوع پر شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا جس سے عوام پر احمدیت کی سچائی واضح ہوگئی ان میں سے ایک مناظرہ کی کاروائی ''مناظرہ نیروبی'' کے نام سے چھپ چکی ہے۔ان مناظروں سے احمدیت کی سچائی روز روشن کی طرح عیاں ہو جانے کے باوجود مخالفین احمدیت نے مولوی لال حسین اختر کی قیادت میں احمدیوں کے خلاف شور بد تمیزی برپا کئے رکھا اور متعدد مقامات پر احمدیوں پر حملے بھی کئے گئے جن میں متعدد احمدی زخمی ہوئے ۔ نیروبی ، کسومو، ممباسہ، نکورو اور دیگر مقامات پر احمدیوں کا شوشل بائیکاٹ بھی کیا گیا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفت کے اس طوفان کے باوجود کئی سعید روحوں کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملی۔الحمدللہ۔

1936ء میں مکرم ملک احمد حسین صاحب نے مبلغ سلسلہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور دیگر احمدی اہل علم حضرات کے تعاون سے نیروبی سے ہفت روزہ اخبار ''الہدیٰ'' جاری کیا جس سے تبلیغی مہم میں نمایاں تیزی پیدا ہوگئی۔ جنوری 1936ء میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے احباب جماعت کے تعاون اور مشورے سے سواحیلی زبان میں ایک ماہنامہ ''ماپنزی یا منگو'' جاری کیا۔یہ رسالہ مقبول ہوا اور جماعت کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ میں بہت مفید ثابت ہوا دوسری طرف اس کے مضامین نے عیسائیوں کی صفوں میں آگ لگا دی اور ان کی طرف سے اس رسالہ کے خلاف شدید نفرت اور غم و غصہ کا اظہار کیا جانے لگا۔یہاں تک کہ بعض چرچوں نے اپنے پیروکاروں کو نہ صرف اس رسالے کے مطالعہ سے روکا بلکہ اسے پڑھنے اور خریدنے کو ایک گناہ قرار دے دیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رسالہ بہت کامیابی سے جاری رہا۔مکرم شیخ صاحب کے بعد مکرم مولوی محمد منور صاحب اور مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب مبلغین سلسلہ یکے بعد دیگرے اس کی ادارت کرتے رہے۔

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ بفضل خدا دن بدن ترقی کر رہی تھی چنانچہ کام کی وسعت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مکرم مولوی نور الحق انور صاحب کو یہاں بھجوایا۔آپ 17 نومبر 1945 کو قادیان دارالامان سے کینیا کی بندرگاہ ممباسہ پہنچے۔اس کے علاوہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب احمدی جو ان دنوں مشرقی افریقہ کی ملٹری میں ملازم تھے زندگی وقف کر کے تبلیغی خدمت بجالانے لگے اس طرح جماعتی کام میں اور بھی بہت تیزی ہوگئی۔

1944ء میں ٹانگانیکا احمدیہ مسجد کا افتتاح ہوا جس میں مشرقی افریقہ کے طول و عرض سے احمدی احباب نے شرکت کی اور اس موقع پر مبلغین اور جماعتی عہدیداروں کی ایک میٹنگ بھی منعقد ہوئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر سال مشرقی افریقہ کے احمدیوں کی ایک کانفرنس ہوا کرے۔چنانچہ اس فیصلے کی روشنی میں مشرقی افریقہ کی پہلی سالانہ کانفرنس دسمبر 1945ء میں نیروبی میں منعقد ہوئی جس میں کینیا کے علاوہ یوگینڈا اور ٹانگانیکا (تنزانیہ) کے احمدیوں نے شرکت کی۔اس موقع پر جماعت کی ایک مشاورتی کونسل بھی منعقد کی گئی جس میں اشاعت، تبلیغ، تعلیم و تربیت اور مالی امور کے علاوہ انتظامی معاملات پر بھی مشاورت ہوئی۔

جنوری، فروری 1947ء میں قادیان سے یکے بعد دیگرے چھ مبلغین ممباسہ پہنچے۔ان میں مکرم میر ضیاء اللہ صاحب ، مکرم مولوی ظل الٰہی بشیر صاحب، مکرم سید ولی اللہ صاحب، مکرم مولوی عنایت اللہ خلیل صاحب ، مکرم مولوی جلال الدین قمر صاحب اور مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب شامل تھے۔ٹبورہ میں سواحیلی زبان سکھانے کے بعد انہیں مشرقی افریقہ کے مختلف علاقوں میں تعینات کر دیا گیا۔اسکے بعد اس علاقے میں عندالضرورت مبلغین سلسلہ کی آمد و رفت جاری رہی اور مئی 1961ء میں مشرقی افریقہ کے نظام میں تبدیلی کے بعد جب کینیا، یوگینڈا اور تنزانیہ تینوں ممالک میں الگ الگ امارتیں قائم ہوگئیں تو اس وقت سے لیکر اب تک 45 مرکزی مبلغین کو کینیا میں خدمات سلسلہ کی توفیق ملی ہے اس وقت بفضل خدا 14 مرکزی مبلغین مصروف عمل ہیں۔ان کے علاوہ لوکل معلمین کی تعداد 63 ہے۔اللہ کے فضل سے کینیا میں جماعت کے 71 مشن ہاؤسز موجود ہیں اور ملک کے طول و عرض میں 13 ریجنز کی 146 جماعتیں ہیں۔اللھم زدفزد۔

کینیا کے ساحلی شہر ممباسہ اور اسکے ارد گرد کے علاقوں میں احمدیت کو کافی فروغ حاصل ہوا اور کئی مقامات پر جماعتیں قائم ہوگئیں جس کے پیش نظر 1959ء میں ممباسہ میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی گئی جو اب تک اس ریجن میں جماعت کا ہیڈ کوارٹر ہے۔اسکے علاوہ صوبہ نیانزہ میں کسوموشہر جو ویسٹرن کینیا کا بڑا اور مرکزی شہر ہے، میں 1953 میں مسجد اور 1954 میں مشن ہاؤس تعمیر کیا گیا جو اس ریجن کا ہیڈ کوارٹر ہے۔کینیا میں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کا سلسلہ بفضل خدا وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اور اب تک 78 خوبصورت پختہ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اس کے ساتھ ساتھ متعدد مقامات پر کرایہ کی عمارات میں نماز سنٹرز قائم ہیں۔

قرآن کریم کے لوکل زبانوں میں تراجم کے سلسلہ میں بھی جماعت احمدیہ کینیا نے قابل ذکر کام کرنے کی توفیق پائی ہے اور ملک میں بولی جانے والی بڑی زبانوں میں تراجم یا تو مکمل ہو کر چھپ چکے ہیں یا ان پر کام ہو رہا ہے۔ان میں سر فہرست سواحیلی زبان میں ترجمۃ القرآن کی اشاعت ہے۔

سواحیلی مشرقی افریقہ کی سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جانے والی زبان ہے اس لئے سواحیلی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کو مشرقی افریقہ میں اسلام و احمدیت کی تبلیغ و ترویج میں ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔مکرم مبارک احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر اس عظیم الشان کام کا آغاز 15 نومبر 1936ء کو ٹبورہ میں کیا۔اور دن رات محنت شاقہ کے بعد 1949ء میں یہ کام مکمل ہوا۔ 14 مئی 1953ء کو ''قرآنی تکوفو'' کے نام سے یہ ترجمہ شائع کیا گیا۔کسی مسلم جماعت کی طرف سے سواحیلی زبان میں شائع ہونے والا یہ پہلا ترجمۃ القرآن تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے بہت مقبولیت حاصل ہوئی اور اب تک اسکے متعدد ایڈیشن کینیا، تنزانیہ، بھارت اور یوکے سے شائع ہو چکے ہیں۔

کیکو یو قبیلہ کینیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ لکھا پڑھا سیاسی اثر و رسوخ رکھنے والا قبیلہ ہے ۔اس قبیلہ کی زبان کا نام بھی کیکو یو ہے۔اس اہمیت کے پیش نظر مکرم مبارک احمد صاحب کی نگرانی میں کیکو یو زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کے مبارک کام کا آغاز کیا گیا۔ جو 1957ء میں مکمل ہوا اور 1988ء میں لندن سے اس کی طباعت ہوئی۔اسی طرح کیکا مبا جو کینیا کے ایک اور بڑے اور بااثر قبیلہ کی زبان ہے اس زبان میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ کیا گیا۔یہ ترجمہ قرآن سال 2002 میں بھارت سے شائع ہوا۔

لؤو قبیلہ بھی کینیا کے بڑے اور مقتدر قبیلوں میں شمار ہوتا ہے ۔صوبہ نیانزہ اور اس کے ارد گرد حتیٰ کہ پورے کینیا میں اس قبیلہ کے افراد ملازمت اور کاروبار کے سلسلے میں پھیلے ہوئے ہیں اور اللہ کے فضل سے صوبہ نیانزہ میں شروع سے ہی جماعت کو خاصی پذیرائی ملی ہے

اس لئے اس قبیلہ کی زبان میں بھی ترجمہ قرآن کا کام کئی سالوں سے شروع ہے جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم رشید احمد اباٹ صاحب اس پر کام کر رہے ہیں۔

قرآن کریم کے تراجم کے علاوہ جماعت احمدیہ کینیا کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 22 کے قریب کتب کا انگریزی و سواحیلی ترجمہ شائع کرنے کی توفیق ملی اسکے علاوہ عند الضرورت تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مقاصد کیلئے سواحیلی اور انگلش میں کثیر تعداد میں لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جماعت کی طرف سے انگریزی اور سواحیلی زبانوں میں سہ ماہی رسالہ ''الھدیٰ'' باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے اور خدام الاحمدیہ کا سہ ماہی ''الخادم'' بھی ان دونوں زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا سہ ماہی ''النجم'' اور انصار اللہ کا میگزین ''دی لائیٹ'' بھی شائع ہوتا ہے۔

9 جنوری 1963ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کینیا تشریف لائے۔ نیروبی ایئرپورٹ پر حکومت کینیا کے نمائندگان اور مکرم مولوی نور الحق انور صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے مع احباب جماعت آپکا پرتپاک استقبال کیا۔ یہ آپ کا سرکاری دورہ تھا۔ احمدیہ مشن ہاؤس میں جماعت نے مکرم چوہدری صاحب کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا جس میں گورنمنٹ کینیا کے نمائندگان اور دیگر اہم شخصیات کو مدعو کیا گیا۔ محترم امیر صاحب نے ایڈریس پیش کیا اور محترم چوہدری صاحب نے اس موقع پر احمدیت کی حقانیت کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے احباب جماعت سے الگ خطاب بھی کیا۔

14 ستمبر 1963ء کو حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر مکرم حافظ عبد السلام صاحب مشرقی افریقہ کے مشنوں کے دورہ پر کینیا پہنچے۔ کینیا میں اپنا کام مکمل کرنے کے بعد آپ تنزانیہ اور یوگنڈہ گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا دورہ کینیا:

مشرقی افریقہ میں جماعت کو قائم ہوئے 90 سال ہو چکے ہیں مگر ابھی تک اس سرزمین کو کسی خلیفہ کی قدم بوسی کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ مشرقی افریقہ تشریف لانے والے پہلے خلیفۃ المسیح تھے آپ 27 ستمبر 1988ء کو کینیا تشریف لائے اور 2 ستمبر 1988ء تک یہاں قیام فرما رہے۔ 3 ستمبر کو آپ یوگنڈا تشریف لے گئے۔

27 اگست 1988ء کو آپ کی کینیا تشریف آوری پر مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق امیر جماعت احمدیہ کینیا نے مع احباب جماعت و سرکاری نمائندگان جوموکنیاٹا ایئرپورٹ نیروبی پر آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ اسی شام ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی جس میں حکومتی نمائندگان، سرکاری افسران، ہائی کورٹ کے ججز وکلا اور دیگر معززین شامل ہوئے۔ آپ نے نیروبی قیام کے دوران متعدد مجالس سوال و جواب منعقد کیں جن میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ، وکلا، پروفیسرز، ڈاکٹرز، ججز، سرکاری افسران اور کاروباری حضرات شریک ہوئے۔ اسکے علاوہ ہوٹل انٹر کانٹینینٹل میں بھی ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں، آنریبل جیاما ایم نیا گاہ وزیر ماحولیات اور نیچرل ریسورسز شامل ہوئے۔ جنہوں نے حضور انور کے خطاب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک راہنمائی قرار دیا اور جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے کیکویو ترجمۃ القرآن کو بھی سراہا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے نیروبی میں نیشنل مجلس عاملہ اور مربیان کے اجلاسات میں شرکت فرما کر انہیں کام میں بہتری پیدا کرنے کیلئے ہدایات دیں۔ حضور انور نے ممباسہ اور کسوموریجنز کا دورہ بھی فرمایا۔ ہر جگہ آپ کا والہانہ خیر مقدم کیا گیا جس میں اہل علم اور معززین علاقہ شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ بیعتیں بھی ہوئیں۔ ویسٹرن ریجن کی جماعت شیانڈہ میں حضور انور نے ایک فری ہومیوڈسپنسری کھولنے کا اعلان بھی فرمایا جہاں آجکل احمدیہ ہسپتال قائم ہے۔ یکم ستمبر کو نیروبی کے ہلٹن ہوٹل میں حضور انور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور پھر احمدیہ قبرستان تشریف لے جا کر وہاں مدفون صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبروں کی زیارت اور دعا کی۔ 2 ستمبر 1988ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے احمدیہ مسجد نیروبی میں نماز جمعہ پڑھائی۔ 3 دسمبر 1988ء کو حضور یوگنڈا تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ کینیا:

27 اپریل 2005ء وہ مبارک دن ہے جس دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ورود مسعود سے سرزمین کینیا کو برکت بخشی۔ نیروبی کے ''جوموکنیاٹا'' ایئرپورٹ پر مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیا نے اراکین مجلس عاملہ، مبلغین سلسلہ اور دیگر ہزاروں احمدیوں کے ساتھ آپ کا والہانہ استقبال کیا اس موقع پر مسٹر جوزف نیاگے نے گورنمنٹ کینیا کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 اپریل تا 8 مئی کینیا میں قیام فرمایا اور جماعت احمدیہ کینیا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کو رونق بخشی۔

28 اپریل کو جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا جس کی لائیو کاروائی ایم ٹی اے پر نشر ہوئی جو ایسٹ افریقہ کی تاریخ کا پہلا واقعہ تھا۔ اس جلسہ میں کینیا کے نائب صدر آنریبل موڈی آووری صاحب نے بھی شرکت کی اور حضور انور سے ملاقات کے شرف سے مشرف ہوئے۔ جلسے کی حاضری سات ہزار کے قریب تھی جلسہ ہذا میں ایتھوپیا، بوسوانا، ڈیجبوٹی، کانگو، صومالیہ اور زمبابوے کے وفود نے شرکت کی۔ 29 اپریل کو حضور انور نے نیروبی میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور کا خطبہ کینیا سے براہ راست نشر کیا گیا۔ 30 اپریل کو حضور انور نے نکورو اور نیواشا میں مساجد کا سنگ بنیاد رکھا اور ایلڈوریٹ میں ایک نوتعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ یکم مئی کو حضور شیانڈہ تشریف لے گئے جہاں ہزاروں احمدیوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا آپ نے وہاں ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا اور اسی شام حضور کسومو تشریف لائے جہاں سیکڑوں لوگوں نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور اِمپیریل ہوٹل میں حضور انور کو استقبالیہ پیش کیا گیا جس میں تین ممبرز آف پارلیمنٹ، شہر کے میئر، مذہبی و سیاسی لیڈران اور معززین علاقہ نے شرکت کی۔ اس سے اگلے دن حضور نے اسی ریجن کی جماعت بانجا میں مسجد کا افتتاح فرمایا اور ایک اور جماعت جبروک میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضور انور نے کسومو احمدیہ کلینک کا دورہ بھی فرمایا اور براستہ کریچو اسی رات نیروبی تشریف لائے۔ 4 مئی کو حضور انور نے مربیان اور ڈاکٹر صاحبان کو شرف ملاقات بخشا اور انہیں ہدایات ارشاد فرمائیں۔ 5 مئی کو حضور بذریعہ ہوائی جہاز ممباسہ تشریف لے گئے جہاں ہزاروں احمدیوں نے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور انور کا قیام ایک مخلص احمدی مکرم نصر

مشرق و مغرب میں ہیں یہ دیں کے پھیلانے کے دِن

کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دِن
مشرق و مغرب میں ہیں یہ دیں کے پھیلانے کے دِن
اِس چمن پر جبکہ تھا دورِ خزاں وُہ دِن گئے
اب تو ہیں اسلام پر یارو بہار آنے کے دِن
ظُلمت و تاریکی و ضِد و تعصب مِٹ چکے
آ گئے ہیں اب خُدا کے چہرہ دِکھلانے کے دِن
جاہ و حشمت کا زمانہ آنے کو ہے عنقریب
رہ گئے تھوڑے سے ہیں اب گالیاں کھانے کے دِن
ہے بہت افسوس اب بھی گر نہ ایماں لائیں لوگ
جبکہ ہر مُلک و وطن پر ہیں عذاب آنے کے دِن
پیشگوئی ہو گئی پُوری مسیحِ وقت کی
''پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دِن''
ان دنوں کیا ایسی ہی بارش ہوا کرتی تھی یاں
سچ کہو کیا تھے یہ سردی سے ٹھٹھر جانے کے دِن
دوستو اب بھی کرو توبہ اگر کچھ عقل ہے
ورنہ خود سمجھائے گا وُہ یار سمجھانے کے دِن
دَرد و دُکھ سے آ گئی تھی تنگ اے محمود قوم
اب مگر جاتے رہے ہیں رنج و غم کھانے کے دِن

اللہ خان صاحب کے گھر پر تھا جہاں شام کو آپ کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں جماعت اور ممباسہ شہر کی سر کردہ شخصیات کے علاوہ سرکاری افسران نے بھی شرکت کی۔ 6 مئی کو حضور انور نے ممباسہ کی مسجد رحمان میں نماز جمعہ پڑھائی آپ کے خطبہ کی آڈیو براہ راست ایم ٹی اے پر نشر کی گئی۔ نماز جمعہ کے بعد حضور واپس نیروبی تشریف لائے۔ 7 مئی کو حضور نے ماحولیات و معدنیات کے وزیر مسٹر "کلو نزو مسیوکا" کے ہمراہ نیروبی کے نواح میں کارور افارسٹ میں اپنے دست مبارک سے پودا لگایا۔ 8 مئی کو حضور انور تنزانیہ تشریف لے گئے۔

1929ء میں یہاں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم نہ صرف قائم تھی بلکہ مکمل طور پر فعال تھی۔ نیروبی میں مجلس انصار اللہ کا قیام 10 نومبر 1935ء کو عمل میں آیا اور خدام الاحمدیہ اپریل 1935ء میں قائم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیا ذیلی تنظیمیں بھی مکمل طور پر فعال ہیں اور جماعتی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔

1961ء میں مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کا نظام تبدیل ہونے کے بعد جماعت احمدیہ کینیا کو دسمبر 1975ء میں اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی جس کا افتتاح مبلغ سلسلہ مکرم عبد الکریم شرما صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے کیا۔

اپریل 2005ء میں جماعت احمدیہ کینیا کے چالیسویں جلسہ سالانہ میں سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رونق افروز ہو کر اسے یادگار بنا دیا۔

جلسہ سالانہ کینیا منعقدہ 18-19 دسمبر 2009ء خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا جلسہ تھا جس میں مختلف چرچوں کے بشپ صاحبان، مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈران اور سرکاری افسران کے علاوہ کینیا میں کانگو کے سفیر کے نمائندہ اور کینیا کے ڈپٹی وزیر برائے لینڈ کے نمائندے نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی کل حاضری 1900 تھی اور 150 مہمانان کرام تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت کینیا کے ویسٹرن ریجن میں شیانڈہ کے مقام پر "احمدیہ مسلم ہسپتال" کے نام سے جماعت کا ایک ہسپتال کام کر رہا ہے جو اپنی اعلیٰ اور ماہرانہ خدمات کی وجہ سے بہت اچھی شہرت کا حامل ہے۔ اس وقت ہسپتال ہذا میں ایک سرجن اور ایک میڈیکل سپیشلسٹ کام کر رہے ہیں اور ایکسرے، ای سی جی، الٹراساؤنڈ، لیبارٹری اور فارمیسی کی بہترین سہولتیں موجود ہیں۔ بفضل خدا یہ ہسپتال خدمت اور ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ اسکے علاوہ نیروبی میں جماعت کا ایک ہومیو کلینک بھی کوالیفائیڈ ڈاکٹر کے ذریعے مصروف خدمت ہے۔

ایک مبلغ سلسلہ کا اعزاز:

محترم مولوی جمیل الرحمٰن رفیق صاحب سابق امیر و مشنری انچارج کینیا نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت تھوڑے عرصے میں سواحیلی زبان میں اتنی مہارت حاصل کر لی تھی کہ آپ اس زبان میں شعر بھی کہنے لگے تھے۔ آپ نے 22 دسمبر 1981ء کو جماعت کے عہدیداران کے ہمراہ نیروبی شہر کے میئر سے ملاقات کر کے انہیں سواحیلی ترجمۃ القرآن پیش کیا تو میئر نے آپ کی زبان دانی کی بہت تعریف کی اور کہا کہ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے بہت تھوڑے عرصے میں سواحیلی زبان میں اتنی مہارت حاصل کر لی ہے کہ اس میں کئی کتب تحریر کرنے کے علاوہ اس میں شعر کہنے بھی شروع کر دیئے ہیں اس اظہار خوشی کے بعد انہوں نے مکرم مولوی جمیل الرحمٰن رفیق صاحب کو سٹی آف نیروبی کا بہت بڑا اعزاز "سول کرائسٹ" پیش کیا۔

کینیا میں پبلک تک رسائی اور اپنے خیالات و نظریات کی تشہیر کا ایک ذریعہ ملک کے مختلف علاقوں میں منعقد ہونے والے ایگریکلچرل شو ہیں جو کئی کئی روز تک جاری رہتے ہیں اور ان میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں ملکی و غیر ملکی لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء و اساتذہ بھی آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ شروع سے ہی ان شوز سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا بک سٹال لگاتی آئی ہے جس میں نہ صرف اپنے لٹریچر کی نمائش کا موقع ملتا ہے بلکہ ہزاروں کے حساب سے لٹریچر کی تقسیم اور لوگوں سے بالمشافہ گفتگو اور سوال و جواب بھی ہوتے ہیں۔ نیز لٹریچر بھی فروخت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ سعید روحوں کو بیعت کرنے کی توفیق بھی ملتی ہے۔ اس طرح یہ ایک مفید آسان اور مؤثر ذریعہ تبلیغ کا ہے جس سے جماعت بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ چند سالوں میں تقریباً ملک بھر میں مختلف ریڈیو سٹیشنز سے مبلغین جماعت کو انگریزی اور سواحیلی زبانوں میں امن اور دیگر موضوعات پر لیکچر دینے کی توفیق بھی ملی کچھ لیکچرز پرائیویٹ ٹی وی سٹیشنز پر بھی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ویسٹرن ریجن میں سب سے زیادہ ریڈیو اور ٹی وی پروگرام ہوئے ہیں۔ اس ریجن کے بعض ریڈیو اور ٹی وی سٹیشنز سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بھی نشر ہوتا ہے اور حضور انور کا خطبہ جمعہ و دیگر تقاریر واٹس ایپ گروپس کے ذریعے بھی احباب جماعت اور زیر تبلیغ لوگوں کو بھیجے جاتے ہیں۔

تبلیغ اور رابطہ کا ایک ذریعہ تعلیمی اداروں سے رابطہ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیا میں اس ذریعے بھی ابلاغ حق کی پوری پوری کوشش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیا کے ہیڈ کوارٹر نیروبی میں مرکزی لائبریری قائم ہے جس میں کتب کی قابل ذکر تعداد موجود ہے اسکے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ریجنل ہیڈ کوارٹرز میں بھی لائبریریوں کے قیام کا سلسلہ جاری ہے اور اسکے ساتھ ساتھ عوام کے استفادہ و ابلاغ حق کیلئے پبلک لائبریریوں کو بھی جماعت کا لٹریچر مہیا کیا جاتا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ جس طرح پوری دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہے۔ اسی طرح کینیا میں بھی بلا تفریق بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے کسی بھی ریجن میں کوئی غیر معمولی صورتحال پیدا ہو تو اپنے وسائل کے مطابق ہیومینٹی فرسٹ کینیا خدمت میں پیش پیش ہے۔ اسکے علاوہ ہسپتالوں میں ادویات اور وہیل چیئرس مہیا کرنے اور فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولت دینے، اسکول کے طلباء و طالبات کی مدد کرنے، اشیاء خورد و نوش سے ضرورت مندوں کی امداد کرنے کے علاوہ جن علاقوں میں پانی نہیں ہے وہاں "واٹر فار لائف" منصوبے کے تحت پانی کیلئے کنویں کھدوا کر مخلوق خدا کیلئے آسانیاں پیدا کر رہی ہے جس سے مخلوق خدا کی بھلائی کے ساتھ ساتھ جماعت کی نیک نامی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

اسی طرح IAAAE بھی خدمت کے میدان میں کوشاں ہے اور جماعت کے علاوہ اہالیان کینیا کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے جس سے لوگوں کی بھلائی کے علاوہ جماعت کے وقار میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

مبلغین اور احباب جماعت کے سرکاری افسران اور پبلک سے رابطے جہاں جماعتی کاموں میں مفید ثابت ہوتے ہیں وہاں جماعت کو لوگوں میں متعارف کروانے میں بھی حد درجہ مد ثابت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیا میں کام کرنے والے مرکزی مبلغین اور معلمین اس طریق سے بھی خوب فائدہ اٹھاتے ہیں اکثر مبلغین اپنے اپنے علاقوں میں سرکاری کمیٹیوں کے ممبر ہیں اور انٹر فیتھ کمیٹیوں میں بھی شامل ہیں اور ان کے پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں۔ نیز جماعتی پروگراموں میں سرکاری افسران، سماجی کارکنان، مذہبی رہنماؤں، اہل علم حضرات اور علاقے کے معززین کو مدعو کرتے ہیں۔ جس سے نہ صرف جماعت کا پیغام دوسروں تک پہنچانے میں آسانی پیدا ہوتی ہے بلکہ جماعتی اثر و رسوخ میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کینیا کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

(ناصر احمد محمود طاہر، مبلغ سلسلہ، جماعت احمدیہ نائیجیریا)

نائیجیریا میں احمدیت کا قیام

سال 1916ء میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے بعد 21 افراد نے بیعت کی جن میں سے اہل علم و دانش اور عربی و اسلامی سکالرز اور بعض 4 ٹیچرز اور گورنمنٹ افسران تھے۔ اس طرح جماعت احمدیہ کا نائیجیریا میں باقاعدہ آغاز عمل میں آیا اور پہلے صدر انعا آدم ایڈوو ویعقوب صاحب منتخب ہوئے۔

محترم صدر صاحب جماعت نائیجیریا Adam idowu yakubu صاحب نے قادیان ہیڈ کواٹر کی خدمت میں ایک انگریزی زبان بولنے والے مبلغ کے بھجوائے جانے کی درخواست کی جس پر حضرت مصلح موعودؓ نے مکرم مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کو لندن سے سیرالیون، غانا اور پھر نائیجیریا بھجوایا۔

مرکزی مبلغین کی نائیجیریا آمد اور جماعتی ترقیات

8 اپریل 1921ء کو حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی طرف سے محترم مولانا عبد الرحیم نیر

صاحب غانا سے نائیجیریا لیگوس پہنچے جہاں اُن دنوں علم دولت تجارت اور سرکاری عہدے سب عیسائیوں کے پاس تھے۔ عیسائیوں کے 40 مدارس تھے۔ ان حالات میں حضرت مولانا نیر نے لیگوس میں قدم رکھتے ہی پبلک لیکچروں کا ایک باقاعدہ سلسلہ شروع کر دیا جس سے یہ تاریک براعظم اسلام احمدیت کے نیر اعظم کی ضیا پاشیوں سے منور ہونے لگا۔ آپ کے زبردست وعظوں کی بدولت بہت سے مسلمانوں نے رائج بدعات ورسوم چھوڑ دیں۔ لیگوس میں ایک فرقہ اہل قرآن بھی تھا جس کے 12 اکابر سے انکی ملاقات ہوئی انہوں نے بتایا کہ 12 برس ہوئے ہمارے سابق امام جماعت نے مرنے سے پہلے یہ خوشخبری دی تھی کہ ایک سفید رنگ کا آدمی آئے گا جو مسیح موعود کی خبر لائے گا جو اس کی باتوں پر کان دھرے گا مظفر ومنصور ہوگا اور جو سنی ان سنی کرے گا قعر مذلت میں گرے گا یہ پیشگوئی آپ کے ذریعہ پوری ہوئی ہے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں چنانچہ اہل قرآن کی ایک بڑی تعداد نے بیعت کی۔ آپ پہلی بار 4 ماہ لیگوس میں ٹھہرے۔ اس دوران الیکو سلطان لیگوس کو ان کے محل میں جا کر تبلیغ بھی کی اور بالآخر 8 راگست 1921ء کو واپس غانا پہنچے جہاں سے پھر دوبارہ 15 دسمبر 1921ء کو لیگوس میں پہلے امیر ومشنری انچارج کی حیثیت سے تشریف لائے اس دوران آپ نے لیگوس سے باہر بھی تبلیغ کو وسعت دی نائیجیریا کے شمال میں شہر زاریہ کے امیر امیر کانو کو تبلیغ کی نیز الورین اور سوکوٹو کے علاقوں میں پیغام حق پہنچایا۔ آپ نے لیگوس میں ایک مدرسہ تعلیم الاسلام کھولنے کیلئے ہر احمدی کو اپنی ایک تنخواہ وقف کرنے کی تحریک کی جو بفضلہٖ تعالیٰ ملک نائیجیریا میں پہلا اسلامی سکول بنا۔ آپ شمالی نائیجیریا کے دورے سے واپسی پر کم وبیش 4 ماہ تک بیمار رہے اور گورنمنٹ ہسپتال میں داخل کئے گئے پھر ڈاکٹری ہدایت کے مطابق تبدیل آب وہوا کیلئے بتاریخ 21 جنوری 1923ء لندن بھجوا دیئے گئے۔ حضرت مولانا نیر صاحب کے بعد مالی مشکلات کی وجہ سے سال ہا سال تک کوئی مرکزی مبلغ نہیں بھجوایا جا سکا۔ آخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر الحاج حکیم فضل الرحمان صاحب نے ستمبر 1929ء کے قریب غانا سے واپسی پر پہلے نائیجیریا کا دورہ کیا پھر مرکز گئے۔ حکیم صاحب جولائی 1934ء کو بحکم مرکز جب دوبارہ نائیجیریا پہنچے تو ایک خطرناک اندرونی کشمکش سے دوچار ہو گئے جو خواجہ کمال الدین صاحب اور لاہوری پارٹی نے پیدا کر رکھی تھی الغرض یہ کہ 1939ء تک حالات مخدوش رہے۔ 1940ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر جماعت کی دوبارہ تشکیل کی گئی جس کے بعد مکرم حکیم صاحب نے جماعت نائیجیریا مشن کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا کیا حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی مسلسل راہنمائی سے تعلیم الاسلام اسکول کیلئے سرکاری گرانٹ منظور کرائی۔ نئی جماعتیں قائم کیں لیگوس میں نہایت خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کیا۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ ''دی لائف آف محمد'' تصنیف کی جو اس وقت کے مغربی افریقہ کے سکولوں کا نصاب بھی بنی۔ جنوری 1945ء میں مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی نائیجیریا بھجوائے گئے جنہوں نے 1947ء میں حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے واپس مرکز جانے کے بعد مشن کا چارج لیا اور بطور امیر ومشنری انچارج کم وبیش تقریباً 19 سال تک تبلیغی خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ ہی نے ''The Truth'' پہلا ہفت روزہ اخبار جاری کیا جو نائیجیریا میں مسلمانوں کا واحد اخبار ہے جو عیسائیت کے حملوں کے سامنے آہنی دیوار کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ مولانا نسیم سیفی صاحب نے مرکزی ہدایت پر پروفیسر الیاس برنی کی کتاب ''Qadiani Movement'' (قادیانی مذہب) کا جواب ''Our Movement'' (ہماری تحریک) کے نام سے لکھا جس سے سینکڑوں کی تعداد میں ہاوسا قبیلہ کے لوگ جماعت میں داخل ہوئے۔

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے نمائندہ وفد کی حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات

لندن میں مورخہ 4 راگست 1955ء کو جماعت نائیجیریا کے نمائندہ وفد نے حضور اقدس سے ملاقات کا شرف پایا۔ اس دورکنی وفد میں مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب اور مکرم عبدالغفور ککوصاحب (A.G.Kuku) وائس پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا تھے دوران ملاقات مسٹر ککو صاحب نے جذبات عقیدت پیش کئے اور عرض کیا کہ حضور ہمارے روحانی باپ ہیں اور ہم آپ کے بچے ہماری شدید خواہش ہے کہ حضور نائیجیریا تشریف لائیں ......حضور نے فرمایا کہ بیشک آپ سب میرے روحانی بچے ہیں اور میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے پاس جاؤں مگر میری صحت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ مسٹر ککو نے عرض کیا کہ میں الفاظ میں اظہار نہیں کر سکتا کہ میں کس قدر خوش ہوں اور خدا کا شکر گزار ہوں کہ مجھے خود اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعودؑ کے فرزند ارجمند اور خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی (فالحمد للہ) اسکے بعد محترم جناب نسیم سیفی صاحب نے حضور کی خدمت میں اس نمائندہ کے ذریعہ جماعت کا مکتوب اور نائیجیریا کی بنی ہوئی چھڑی پیش کی۔ حضور نے از راہ شفقت نائیجیریا کی چھڑی قبول فرمائی اور اپنی چھڑی مسٹر ککو کو عطا فرما دی جو انہوں نے کھڑے ہو کر ہاتھ میں لی اور وفور عقیدت سے اپنے سینہ سے لگائی اور سرور اور وجد سے بار بار الحمد للہ کہہ رہے تھے۔

(بحوالہ الفضل ربوہ 12 راگست 1955ء)

1948ء کے وسط کی بات ہے کہ ''اہل مدینہ'' نامی ایک عرب نے لیگوس میں احمدیت کے خلاف زہر اگلا اور مولانا نسیم سیفی صاحب کو لکھا کہ اگر تم کسی اسلامی ملک میں ہوتے تو تمہارا سر قلم کر دیا جاتا۔ اس بات کی اطلاع انہوں نے امیر المؤمنین المصلح الموعودؓ کو دی آپؓ نے جواباً تحریر فرمایا:

'' آپ اس بات پر زور دیں کہ عرب ممالک کی کوشش تو سرظفر اللہ احمدی کو خاص طور پر اپنا نمائندہ کرنے کی ہے اور ابن سعود کے صاحبزادے ان کو دعوتیں دیتے ہیں۔ شام کی حکومت ان کو سب سے بڑا تمغہ دیتی ہے اور اب بھی ان کو خاص طور پر شام بلایا گیا ہے اور تم کہتے ہو، اسلامی حکومت ہوتی تو تم کو مارا جاتا۔ لیکن فرض کرو کہ مارا جاتا تو کیا مکہ میں صحابہ کو مارا نہیں جاتا تھا۔ مارا جانا تو اس امر کی علامت ہے کہ دلائل ختم ہو چکے اب ڈنڈے کے زور سے صداقت کا مقابلہ کیا جائے گا۔ مگر اس طرح صداقت نہیں دبا کرتی۔''

''اہل مدینہ'' نے جناب نسیم سیفی صاحب کو عربی میں مناظرہ کا چیلنج تو دیا مگر مباحثہ کئے بغیر ہی واپس چل دیئے۔

(تاریخ احمدیت، جلد 18، صفحہ 134، 135)

قارئین! 1921 تا 1964ء وقتاً فوقتاً صرف ایک ہی مبلغ سلسلہ کی پورے نائیجیریا کیلئے تعیناتی ہوتی تھی۔ اسکے بعد ایک سے زائد مبلغین سلسلہ کی تعیناتی ہونے لگی اور آج تک بفضلہ تعالیٰ کل 80 مرکزی مبلغین سلسلہ کو نائیجیریا میں خدمت کی سعادت نصیب ہو چکی ہے (الحمد للہ) جن میں سے 36 ابھی بھی حاضر خدمت ہیں جبکہ باقی اپنی اپنی ضیا پاشیوں سے اس سرزمین کو منور کرتے ہوئے یا تو اپنے مولیٰ

اَے خدا اَے کارساز وعیب پوش وکردگار

(منظوم کلام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اَے خدا اَے کارساز و عیب پوش و کردگار
اَے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اَے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ
کر دیا دشمن کو اک حملے سے مغلوب اور خوار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار
یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں!
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
آسماں میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
اَے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دِل
مَیں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہوکر مسیح
خود مسیحائی کا دَم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
باغ میں مِلّت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کِھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

حقیقی سے جا ملے یا پھر یہاں سے دوسرے ممالک میں تعینات ہوگئے۔فتقبل اللہ منا ومنھم بہرحال کوہ وقار خلافت احمدیہ کے ان نمائندوں نے اسلام احمدیت کی یہاں نہ صرف نبیادیں ڈالیں بلکہ تمام بدعات، غلط رسومات اور ہر فتنہ کو اکھاڑ پھینکتے ہوئے دین محمدی کی آئندہ ترقیات کیلئے ناقابل تسخیر ایسے قلعے بنا دیئے جنکا باری باری ذکر ذیل کی سطور میں کیا جا رہا ہے۔

جماعتوں کا قیام

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت کی برکت سے اس وقت کل 562 ایسی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں جہاں باقاعدہ صدارتی نظام کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں خدام، انصار، لجنہ اور اطفال و ناصرات کی تنظیمیں بھی سرگرم عمل ہیں۔

مساجد و مشن ہاؤسز کا قیام

آج بفضلہ تعالیٰ خلافت کی بدولت جماعت احمدیہ نائیجیریا میں کل 1408 مساجد ہیں جو واقعۃً جماعتی ترقی کیلئے ایک حصار کا کام دے رہی ہیں۔

1916 سے آج تک تمام امراء، مبلغین اور افراد جماعت کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ جس شہر یا گاؤں یا قصبے میں تبلیغ کی وہاں لوگوں کی رضامندی کے ساتھ ایک نماز سنٹر مقرر کر کے قرآن کلاسز کا اجراء کرتے ہیں اور پھر مسجد کا پراسس شروع ہوجاتا ہے۔ابتداء میں کہیں تو لوگوں نے اپنے گھر کا ایک کمرہ بطور مسجد وقف کیا تو کہیں دوکان کرایہ پر لے کر اور اب تو اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو اس قدر جذبہ ایمان دے رکھا ہے کہ متعدد مساجد احمدی فیملیز نے ہی بنائی ہیں جن میں الحمدللہ مسجد کے ساتھ ساتھ مشن ہاؤس اور لائبریری نیز تنظیموں کے دفاتر بھی شامل ہوتے ہیں۔

نائیجیریا میں ذیلی تنظیموں کی ترقیات سرگرمیاں

مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا:

1986ء میں مکرم ڈاکٹر مشہود اینڈے ریلیف شولہ صاحب پہلے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بنے۔لیگوس میں خدام الاحمدیہ کا مرکزی دفتر ہے مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کی طرف سے دو رسالے حق المقفون اور العرفان چھپتے ہیں۔ ہر سال ملک کی ایک نئی اسٹیٹ میں اجتماع منعقد ہوتا ہے۔سپورٹس کے حوالے سے 1980 سے ہر سال خدام الاحمدیہ نائیجیریا سپورٹس فیسٹیول منعقد کرتی ہے۔فٹ بال میں oyo اسٹیٹ کے خدام نیشنل ٹیم میں شامل ہیں

لجنہ اماء اللہ نائیجیریا:

1916ء تا 1965ء نائیجیریا میں باقاعدہ لجنہ کا تنظیمی ڈھانچہ نہ تھا بس تعلیمی و تربیتی کلاسز کیلئے گاہے بگاہے اکٹھی ہو جاتی تھیں۔1940ء سے باقاعدہ عورتوں کی میٹنگز ہونے لگیں اور 1965ء میں نیشنل صدر لجنہ کا عہدہ شروع ہوا۔1972ء میں مکرم مولانا محمد اجمل شاہد صاحب امیر و مشنری انچارج کے دور میں لجنہ کا رابطہ ربوہ سے ہونے لگا۔1976ء میں سالانہ اجتماعات شروع ہوئے۔1987ء میں حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ نے 10 دن کا نائیجیریا کا دورہ کیا جس میں انہوں نے لیگوس کے علاوہ کاڈونا اور کانو شہروں کے بھی دورے کئے اور لجنہ اماء اللہ کو ان کے لائحہ عمل اور دستور اساسی کے مطابق منظم کیا۔اب بفضلہ تعالیٰ لجنہ اپنی تنظیم میں خوب مضبوط ہیں سالانہ اجتماعات، ورکشاپ، لیکچرز، سیمینارز ضلعی اور اعلیٰ سطح پر کرنے کے ساتھ ساتھ جماعتوں میں مساجد بھی بنواتی ہیں اس وقت تک ملک بھر میں 20 سے زائد مساجد کسی نہ کسی لجنہ نے بنوا رکھی ہیں ان کا سہ ماہی رسالہ ''صدیقہ'' کے نام سے چھپتا ہے۔

انصار اللہ نائیجیریا:

سال 1973ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر انصار اللہ کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ آج انصار اللہ کی تنظیم ملک کے طول و عرض میں پھیل چکی ہے۔سالانہ اجتماعات میں ان کے علمی مقابلہ جات قابل رشک ہوتے ہیں۔تقاریر میں قرآن و احادیث کے حوالے از بریاد ہوتے ہیں حفظ قصائد میں بوڑھی عمر کے افراد بھی پورا پورا قصیدہ یاد کئے ہوتے ہیں۔ان کے علمی مقابلہ جات کو دیکھ کر حمد باری تعالیٰ سے دل بھر آتا ہے کہ واقعی یہ سیدنا بلالؓ کی قوم ہے جس نے آج بھی خدا کے نبی سے محبت و عشق کی وہی داستانیں قائم کر رکھی ہیں۔

نائیجیریا میں جماعتی پریس اور لٹریچر کی اشاعت

نائیجیریا جماعت کے ابتدائی سالوں میں تو لٹریچر قادیان اور مصر کے ذریعہ پہنچتا رہا، پھر مولانا نسیم سیفی صاحب امیر و مشنری انچارج نائیجیریا نے جماعتی خبروں کو بروقت افراد جماعت تک پہنچانے کیلئے لیگوس سے The Nigeria Ahmadiyya Bulletin جاری کیا جو پہلے سائیکلو سٹائل ہوتا تھا۔پھر اگست 1951ء میں پریس میں چھپنے لگا۔اسکی مقبولیت کے پیش نظر دسمبر 1951ء میں اسے The Truth کے نام سے ایک باتصویر ماہوار اخبار کی شکل دے دی گئی جس پر حضرت مصلح موعودؓ نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ''اخبار ٹرتھ کا اجراء خوشکن ہے خدا کرے اس میں ترقی ہو، اخبار کو اچھا بنائیں۔اپنا پریس بنانے کی کوشش کریں اسکے ذریعہ بہت کامیابی ہو سکتی ہے ......اس ملک میں پریس کی زیادہ ضرورت ہے۔'' اسکے بعد فرمایا ''Truth کا پرچہ ملا بہت کامیابی ہے، خدا کرے اس سے بڑا ہو۔پھر فرمایا کہ ''میں سمجھتا تھا کہ آپکا اخبار ہفتہ وار ہے اب معلوم ہوا کہ ماہوار ہے اللہ تعالیٰ جلد ہفتہ وار کرنے کی توفیق بخشے، خدا کرے یہ روزانہ ہو جائے۔''

(تاریخ احمدیت، جلد 14 صفحہ 45)

حضور اقدس کے اس ارشاد پر جولائی 1952ء میں پرچہ کا سائز دگنا کر کے اسکو ہفتہ وار کر دیا گیا۔یہ اخبار نائیجیریا میں پہلا مسلم اخبار ہے جو اب تک نہایت کامیابی سے ملکی، قومی اور ملی خدمات بجا لا رہا ہے۔ پریس کا اجراء بھی ہو گیا ہے جس میں یوروبا اور ہاؤسا زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کے علاوہ جماعتی کتب اور لٹریچر کی کثرت سے اشاعت ہوتی ہے اور ہمسایہ ممالک کیلئے بھی لٹریچر یہیں سے چھپتا ہے۔

نائیجیریا میں نصرت جہاں سکیم کے ثمرات

ملک نائیجیریا وہ خوش نصیب ملک ہے کہ نصرت جہاں سکیم کا آغاز جس Leap Forward پراجیکٹ سے ہوا تھا اسکا اعلان بھی نافلہ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس نائیجیریا سرزمین سے مورخہ 15؍اپریل 1970ء کو فرمایا تھا۔نیز آپ نے 16 سیکنڈری اسکول اور 6 ہسپتالوں کے اجراء کی ازراہ شفقت منظوری بھی فرمائی تھی۔آج نصرت جہاں سکیم کے تحت ملک بھر میں 25 سے زائد سیکنڈری اسکولز کھولے جا چکے ہیں جبکہ 12 ہسپتالز اور کلینکس چل رہے ہیں جن میں سے اکثریت کو یہاں کی اسٹیٹ گورنمنٹ نے take over کر لیا ہوا ہے اور اب اس وقت جماعت مجلس نصرت جہاں کے تحت 5 اسکول اور 6 ہسپتال اور ایک کلینک چلا رہی ہے۔

نائیجیریا جماعت اور میڈیا

ملکی اور صوبائی اخبارات نے جماعتی خبروں کی اشاعت میں بھرپور حصہ ڈالا اور آج بھی Daily Independent باقاعدہ حضور اقدس کا خطبہ جمعہ چھاپتا ہے اور جماعتی اخبار The Truth تو ایک شاہکار کے طور پر خدمت بجا لا رہا ہے۔1960ء سے ابتک نیشنل اور صوبائی ریڈیو اسٹیشن پر جماعتی پروگرام Spiritual Talk جاری و ساری ہے اور آج بھی 7 اور 8 ریڈیو اسٹیشن جماعت کا مشہور پروگرام Voice of Islam نشر کرتے ہیں یہ پروگرام لوگوں میں خوب ہر دل عزیز ہے۔2006ء سے تو MITV کی جماعت کے ساتھ Partnership چل رہی ہے حتیٰ کہ لندن جلسہ پر بھی یہ اپنی ٹیمیں لے جا کر Live جلسہ دکھاتے ہیں ان سب کی راہنمائی کیلئے MTA انٹرنیشنل کی ایک برانچ ایم ٹی اے نائیجیریا بھی 1994ء سے قائم ہے جو آجکل MTA غانا کے ساتھ ملکر اس سارے علاقہ کو نور مصطفوی سے روز بروز منور کرتی چلی جا

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے
اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ)

طالب دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اگر کسی کو علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہئے
اور جسے علم کی کوئی بات معلوم نہ ہو تو سوال ہونے پر وہ جواب دے کہ
اَللّٰہُ اَعْلَمُ (بخاری، کتاب التفسیر)

طالب دعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

رہی ہے۔

جماعت نائیجیریا کی اپنی ویب سائٹ ہے نیز اسکے فیس بک، ٹویٹر، گوگل اور ای میل اکاؤنٹس بھی جماعتی خبروں اور پروگراموں کی نشر و اشاعت کا موجب بنتے رہتے ہیں۔ اب تو ایک آن لائن ملکی اخبار Gazelle News کی ویب سائٹ بھی مسلسل جماعتی خبریں شائع کرتی ہے۔ اسی طرح ایک اسلامی میگزین پیس میگزین جو غیر احمدی مسلمانوں کا رسالہ ہے وہ بھی ہمارے مضامین شائع کرتا ہے۔

نائیجیریا میں ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات

2004ء سے Humanity First کینیڈا کے تعاون سے پورے ملک میں بھرپور خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ ہیومنٹی فرسٹ نائیجیریا کے ملک بھر میں 3/اسکولز اور ایک کلینک چل رہے ہیں۔

نائیجیریا میں تعلیمی ادارے

کچھ کا ذکر تو نصرت جہاں سکیم اور ہیومینٹی فرسٹ کے تحت گزر چکا ہے علاوہ ازیں جامعہ احمدیہ الارو کی ابتداء 1978ء میں ڈیڑھ سالہ کورس پر مبنی ایک داعیان اور امام الصلوٰۃ ٹریننگ کلاس سے ہوئی اور پھر 1980ء سے 3 سالہ کورس شروع کیا گیا، 1988ء میں اسکو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ کا نام دیا۔ اب اس میں 4 سالہ مبشر کا کورس کروایا جاتا ہے اور آج تک بفضلہٖ تعالیٰ 315 سے زائد معلمین بن چکے ہیں۔ ابھی تک جامعہ احمدیہ الارو سے نائیجیریا کے علاوہ ملک بینن، چاڈ، کیمرون اور گنی کٹوریل سمیت کل 5 ممالک کے طلباء مربیان بنے ہیں۔ آجکل اسکے پرنسپل مکرم خواجہ عبدالعظیم صاحب مبلغ سلسلہ ہیں۔

مدرسۃ الحفظ کی نائیجیریا میں ابتداء 1997ء میں 23/مارچ یوم مسیح موعود علیہ السلام کے جلسہ کے انعقاد کے ساتھ ہوئی۔ جس کا نام ''مدرسہ تحفیظ القرآن'' ہے۔ یہ بھی جامعہ احمدیہ الارو کے ساتھ واقع ہے آج تک 331 حفاظ تیار ہو چکے ہیں۔ 11 بیچ فارغ التحصیل ہیں اور آجکل 60 طلباء حفظ کر رہے ہیں۔ یہاں سے بفضلہٖ تعالیٰ غانا، بینن اور کیمرون کے طلباء نے حفظ کیا ہے۔ نائیجیریا میں اب تو اس مدرسۃ الحفظ کے علاوہ جماعت نے لڑکیوں کیلئے بھی مدرسۃ الحفظ کا ادارہ جاری کر رکھا ہے جسکا نام ''مدرسہ تحفیظ القرآن للبنات الارو'' ہے جو 17/جنوری 2010ء کو جاری ہوا اور یکم دسمبر 2022ء تک اسکی 89 طالبات جبکہ 7 بیچ فارغ التحصیل ہو چکے ہیں جبکہ 51 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ آجکل اسکی پرنسپل محترمہ نعیم بابالولہ صاحبہ ہیں۔

نائیجیریا کے جلسہ ہائے سالانہ

نائیجیریا میں پہلی بار 1940ء میں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا تھا۔ تب سے الاماشاء اللہ ہر سال جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے اور آج اسکی حاضری 40 ہزار سے زائد مرد و زن کی ہوتی ہے۔ نائیجیریا کو یہ شرف حاصل ہے کہ 2008ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس رونق افروز ہوئے۔

سالانہ پیس سمپوزیم

جلسہ سالانہ اور جلسہ تربیت کے علاوہ جماعت مختلف وقتوں اور مختلف علاقوں میں پیس سمپوزیم بھی منعقد کرتی ہے۔

نائیجیریا میں خلفاء احمدیت کے دورہ جات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا پہلا دورہ نائیجیریا

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا پہلا دورہ نائیجیریا 1970ء میں 8 دن کا تھا جس میں شمع خلافت کے پروانوں کی بلالی عشق و محبت دیدنی تھی۔ خلافت حقہ اسلامیہ سے جہاں ہائی کوٹ کے ججز، کمشنرز، مختلف ممالک کے سفارتی نمائندگان، مسلم کونسل کے پریذیڈنٹ حضرات حتی کہ صدر مملکت نائیجیریا جناب جنرل یعقولوگوون صاحب نے بھی بھرپور فیض اٹھایا وہاں جگہ جگہ ملاقاتوں کے نتیجہ میں ہزاروں پیاسی روحیں سیراب ہوئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا دوسرا دورہ نائیجیریا (1980ء)

اس ایمان افروز دورے کے دوران آپ نے ابادان، لیگوس اور الارو کی مساجد کے افتتاح کئے۔ بعض مساجد کے سنگ بنیاد کیلئے اینٹوں پر دعا کی۔ اموسان اور اجیبواوڈے کے ہسپتال کا معائنہ کیا اور جوکورو احمدیہ ہسپتال کی جدید لیباٹری اور الارو احمدیہ ہال کے سنگ بنیاد رکھے۔ ہزاروں افراد کو شرف ملاقات و مصافحہ بخشا۔ مبلغین و معلمین سے میٹنگز کیں 1500 خدام کی تربیتی کلاس کو بھی ایک یادگاری خطاب و ملاقات سے نوازا۔ لیگوس جماعتی پریس کو شرف معائنہ بخشتے ہوئے زریں ہدایات دیں۔ احمدیہ سیٹلمنٹ اوجوکورو کا معائنہ کیا اور ہر جگہ ملک و قوم کو انمول نصائح، خطبہ و خطابات سے نوازا۔

خلافت رابعہ کا یادگار انقلابی دورہ نائیجیریا (1988ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے ساتویں سال نائیجیریا کا ایسا عظیم الشان وزٹ فرمایا جو جماعت نائیجیریا کیلئے ایک سنگ میل سے کم نہیں 12 گھوڑ سوار روایتی بادشاہوں نے لیگوس سرزمین پر حضور انور کا استقبال فرما کر ایک تاریخ رقم کردی۔ آپ نے اپنے دورہ کے دوران لیگوس کے علاوہ ابادان، اجیبواوڈے، آروں ٹاؤن، آیئےتورو، کانو اور بینن سٹی جیسے شہروں کے دورے کر کے ملک کے طول و عرض کو برکت بخشی۔ آپ نے صدر مملکت جناب جنرل ریٹائرڈ ابراہیم بادا مسیح بابانگیڈا سے بھی ملاقات کی اور ملک کی فلاح و بہبود کیلئے بڑے راہنما اصولی مشورے دیئے۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ 1988ء کی مجلس شوریٰ کی صدارت خود حضور اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور مولانا عبدالرشید آگبولہ صاحب کو امیر و مشنری انچارج مقرر فرمایا۔ تاریخ نائیجیریا میں یہ پہلے نائیجیرین احمدی مبلغ سلسلہ ہیں جو اس عہدہ پر فائز ہوئے۔

نائیجیریا میں خلافت خامسہ کے ترقیاتی دورے (2004ء، 2008ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج تک نائیجیریا کی سرزمین کو 3 بار قدم بوسی کا شرف بخشا ہے 2004ء میں پہلی بار اور پھر 2008ء میں 2 بار پانچ دن کے وقفہ سے۔ پہلی بار 2004ء میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ملک بینن سے 11/اپریل کو Idiriko بارڈر سے بذریعہ روڈ تشریف لائے تھے۔ جہاں بینن کے الوداعی نعرے اور نائیجیریا کا استقبالیہ جوش و خروش سب بڑا ہی پرتپاک تھا۔ حکومتی افسران، اہلکاران کسٹم سب نعرہائے تکبیر اور انی معک یا مسرور کے نعروں تلے شرف مصافحہ سے فیضیاب ہو رہے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائیجیریا کا دوسرا دورہ 2008ء میں کیا۔ امسال حضور اقدس کا نائیجیریا میں پہلا ورود مسعود 22/اپریل کو لیگوس ایئر پورٹ پر ہوا۔ جہاز کے دروازے پر جماعتی وفد کے ساتھ Fedral Aviation کے اعلیٰ افسران، خود مینیجر ایئرپورٹ، ڈپٹی کنٹرولر آف امیگریشن سروسز اور Egency state security استقبال کیلئے حاضر تھے۔ حسن اتفاق ایسا تھا کہ آج 22/اپریل کو 22 ہی ملکی اخبارات کے نمائندے آئے تھے۔ نیز 32 میڈیا ہاوسز، 3 ٹیلی ویژن، 6 ریڈیوز اور وائس آف امریکہ کے 40 سے زائد نمائندے تھے۔ ان سب کے ساتھ پریس کانفرنس تھی جس میں ایک سوال پر حضور نے فرمایا ''ہم صد سالہ خلافت جوبلی منا رہے ہیں ......اور میرا یہاں آنے کا یہ مقصد ہے کہ اپنے بھائیوں سے محبت اور پیار بانٹا جائے۔''

2008ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسری بار نائیجیریا میں ورود مسعود 26/اپریل 2008ء کو بینن سے Ideroko بارڈر سے ہوا۔ 3 بجے سہ پہر پہلے سے بڑھ کر والہانہ استقبال کے بعد یہ 30 کاروں کا قافلہ بارڈر سے 25 کلومیٹر پر

Ipokia گاؤں جارکا جہاں حضور پُرنور نے مسجد کا افتتاح فرمایا اور پھر اوجو کورولیگوس ہیڈ کوارٹر کو روانہ ہوئے اور رات اوجو کورو قیام فرما کر مورخہ 27/اپریل کی صبح ابوجا کیلئے روانگی سے قبل پیارے آقا نے رقیم پریس کا جائزہ لیا۔

ملک نائیجیریا میں

جماعت احمدیہ کی امتیازی حیثیت

نائیجیریا میں پہلا اسلامی پرائمری اسکول تعلیم الاسلام پرائمری اسکول ایگانالیگوس 1921ء میں جماعت احمدیہ کو بنانے کی سعادت ملی۔

نائیجیریا میں پہلی مسلم بک شاپ بفضلہٖ تعالیٰ 45/ایڈوما گوائے وے نیولیگوس آئی لینڈ میں 1932ء میں جماعت احمدیہ نے ہی قائم کی۔

نائیجیریا میں پہلا مسلم مشن ہاؤس بھی بفضلہٖ تعالیٰ 45/ایڈوما گوائے وے نیولیگوس آئی لینڈ میں 1945ء میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے قائم کیا گیا۔

45/ایڈوما گوائے وے نیولیگوس آئی لینڈ میں پہلا مسلم اخبار ’’دی ٹرتھ‘‘ بھی 1951ء میں بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی ہی ایجاد ہے۔

1974ء میں پہلا مسلم مشنری ٹریننگ کالج بھی بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ نے ہی جاری کیا۔

نائیجیریا میں مسلمانوں کی طرف سے پہلا ہسپتال بھی جماعت احمدیہ کو 1961ء میں 18 پائے نی کیری سنسٹ اپایا لیگوس میں بنانے کی توفیق ملی۔

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ ہی وہ پہلی مسلم جماعت ہے جس نے تبلیغ اسلام کیلئے مشنریوں کو بیرون ملک بھیجنے کا اہتمام کیا۔

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ ہی وہ پہلی مسلم جماعت ہے جس کو بفضلہٖ تعالیٰ مقامی زبانوں میں نماز کی کتاب شائع کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے پہلی بار 1916ء میں عورتوں کو مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دی۔

نائیجیریا کی مسلمان کمیونٹیز میں سے جماعت احمدیہ ہی وہ پہلی مسلم جماعت ہے جس کے فرد جناب الحاجی جبرین مارٹن صاحب کو 1943ء میں ملکی قانون ساز کونسل میں پہلے مسلم ممبر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ ہی پہلی مسلم جماعت ہے جس نے 1943ء میں عزت مآب جبرین مارٹن (احمدی ممبر) کے ذریعہ مسلمانوں کے تہواروں میں قومی تعطیل ہونے کا کامیاب فیصلہ کروایا۔

جماعت احمدیہ نائیجیریا دوسروں کی نظر میں

کیتھولک چرچ کا مشہور زمانہ اخبار کیتھولک ہیرالڈ اپنے 19/اگست 1995ء کے شمارہ میں لکھتا ہے ’’آج سے تیس سال قبل وہ یعنی مسلمان سب سے زیادہ پسماندہ قوم تھے لیکن جب سے احمدیہ جماعت نے اپنے ترقیاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا ہے مسلمانوں میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔‘‘ (بحوالہ تاریخ احمدیت، جلد 4 صفحہ 273)

ابادان (نائیجیریا) کے بشپ نے غانا میں تقریر کی جو نائیجیرین ٹریبیون اخبار 24/فروری 1955ء میں چھپی۔ اس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ’’جہاں عیسائیت کو سخت ناکامی ہوئی وہاں مسلمانوں نے میدان جیت لیا ہے۔‘‘ (ایضاً)

آج اسلام کو مغربی نائیجیریا میں بہت زیادہ غلبہ حاصل ہو رہا ہے جسکا اندازہ اس امر سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ عیسائیت قبول کرنے والے ایک کے مقابل پر اسلام میں بیس داخل ہونے والے ہوتے ہیں۔ (دی لائٹ یکم نومبر 1953ء از اینگلیکن، بحوالہ تاریخ احمدیت، جلد 4 صفحہ 272)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے صدر مملکت نائیجیریا General Yakubu Gowon صاحب نے دوران ملاقات کہا: جماعت نے نائیجیریا کی اخلاقی، روحانی، جسمانی اور ذہنی ترقی میں قابل قدر کردار ادا کیا ہے۔ روحانی خدمات کے علاوہ آپ نے تعلیمی میدان میں بھی جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ قابل تحسین وستائش ہیں۔ نائیجیریا کی عوام کی بہبود اور عزائم کی تکمیل کے سلسلہ میں آپ نے پوری شمولیت کی ہے آپ نے اسکول اور کالج اور ہسپتال کھولے ہیں چنانچہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں ہم اور آپ Partners in Progress ہیں یعنی ہم اور آپ نائیجیریا کی ارتقاء اور ترقی کے ساتھی ہیں ......آپ نے نائیجیریا کے عوام کی بے لوث خدمت کی ہے...... یہ خدمت بے غرض خدمت ہے اور ہمارے دل میں اسکا بہت احترام ہے اگر کوئی ملک کروڑوں پاؤنڈ بھی ہم پر خرچ کرتا اور اس میں کوئی ذاتی غرض پنہاں ہوتی تو ہرگز ہمارے دلوں میں یہ احترام نہ ہوتا۔ (مورخہ 13/اپریل 1970ء بحوالہ الفضل 2/مئی 1970ء صفحہ 1)

......☆......☆......☆......

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے

کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے
آئے بھی اور آ کے چلے بھی گئے وہ آہ!
ایامِ سعد اُن کے بسرعت گزر گئے
آمد تھی اُن کی یا کہ خدا کا نزول تھا
صدیوں کا کام تھوڑے سے عرصہ میں کر گئے
وہ پیڑ ہو رہے تھے جو مدت سے چوبِ خشک
پڑتے ہی ایک چھینٹا دُلہن سے نکھر گئے
پل بھر میں مَیل سینکڑوں برسوں کی دُھل گئی
صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں سدھر گئے
پُر کر گئے فلاح سے جھولی مُراد کی
دامانِ آرزو کو سعادت سے بھر گئے
پر تم یُونہی پڑے رہے غفلت میں خواب کی
دیکھا نہ آنکھ کھول کے ساتھی کدھر گئے
صد حیف ایسے وقت کو ہاتھوں سے کھو دیا
واحسرتا! کہ جیتے ہی جی تم تو مر گئے
سونگھی نہ بوئے خوش نہ ہوئی دیدِ گل نصیب
افسوس دن بہار کے یونہی گزر گئے

(اخبار الفضل جلد 12، 9 جون 1925ء)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم آپس میں جلد صلح کرواور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی بنی نوع انسان کیلئے عظیم الشان خدمات کا سلسلہ

(تنویر احمد ناصر مربی سلسلہ، نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا اور انہیں مختلف قبائل اور اقوام میں تقسیم کر دیا اور ان کی تمام ضرورتوں اور حقوق کو ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ سب آدم کی اولاد ہیں اور اس لحاظ سے ایک ہی بدن کے اعضاء ہیں۔ جب جسم کے کسی حصہ کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بدن کے دوسرے حصے بھی اس تکلیف سے بے چین ہوتے ہیں۔ اگر انگلی میں چوٹ لگے تو اس چوٹ کی شدت سے دماغ تک جھنجھنا جاتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ اپنے دل میں انسانیت کا درد رکھتے ہیں وہ دوسروں کے درد کو بھی اپنا درد ہی تصور کرتے ہیں اور اسی مقصد کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔

کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ پڑوس میں کسی کی وفات ہوتی ہے اور اس کے گھر میں ماتم پسرا ہوتا ہے لیکن اس کے آس پاس رہنے والوں کے دل اس درد کی شدت سے نا آشنا ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض لوگ کسی کی تدفین کے وقت بھی قبرستان میں ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہوتے ہیں جبکہ ہمارا انسان ہونے کا اولین تقاضا یہی ہے کہ ہم دوسروں سے ’’اُنس‘‘ یعنی محبت کریں۔ ان کے غم و دکھ درد میں شریک ہوں۔ انسان کا مطلب ہی یہی ہے کہ دو محبتیں۔ ان دو محبتوں کا مطلب یہی ہے کہ ایک محبت انسان کی اپنے رب سے ہے اور دوسری اس کی مخلوق سے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا سب سے اعلیٰ نمونہ آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات میں دکھایا اور قرآن نے اس کی گواہی دی کہ ’’فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ‘‘ (النجم:10) یعنی وہ دو قوسوں کے وَتر کی طرح ہوگیا۔ یا اس سے بھی قریب تر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں:

’’سیّد الانبیا و خیر الوریٰ مولانا و سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان روحانی حسن لے کر آئے جس کی تعریف میں یہی آیت کریمہ کافی ہے دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ۔ یعنی وہ نبی جناب الٰہی سے بہت نزدیک چلا گیا۔ اور پھر مخلوق کی طرف جھکا اور اس طرح پر دونوں حقوں کو جو حق اللہ اور حق العباد ہے ادا کر دیا۔ اور دونوں قسم کا حسن روحانی ظاہر کیا اور دونوں قوسوں کے وتر کی طرح ہو گیا۔ یعنی دونوں قوسوں میں جو ایک درمیانی خط کی طرح ہو۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 21، براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 220)

خواجہ میر درد نے کیا خوب کہا ہے کہ:

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دوسروں کا دکھ درد بٹانے کیلئے پیدا کیا ہے ورنہ عبادت اور اطاعت کیلئے تو فرشتے ہی بہت تھے۔ یہ انسانیت کا جذبہ ہی ہے جس سے بات اب تک بنی ہوئی ہے۔ اگر انسان انسان کے کام نہ آتا تو دنیا کب کی ویرانہ بن چکی ہوتی۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو قطرات ہیں۔ جن میں سے اُس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا۔ ساری مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اُسی ایک حصے کی وجہ سے ہے، یہاں تک کہ گھوڑا جو اپنے بچے کے اُوپر سے اپنا پاؤں اُٹھاتا ہے کہ کہیں اُسے تکلیف نہ پہنچے وہ بھی اسی ایک حصے کے باعث ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب جعل اللہ الرحمة مائة جزء)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو ننانوے قطرات اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھے ہیں ان سے وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (مسلم کتاب التوبہ باب فی سعة رحمة اللہ تعالی وأنها سبقت غضبه)

اس رحمت کے جذبے کو بیدار کرنے اور زندہ رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً دنیا میں اپنے نبی بھیجے، جنہوں نے مخلوق خدا کی بھلائی میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں لیکن ابھی اس کا معراج ہونا باقی تھا یہاں تک کہ اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ مکہ مکرمہ سے طلوع ہوا، اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہمیشہ کیلئے خدمت انسانیت کیلئے وقف کر دیا اور ان پر اس آیت کریمہ کے ذریعہ یہ عظیم ذمہ داری عاید کی کہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران:111) تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کیلئے پیدا کی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو۔

اس آیت کریمہ نے مسلمانوں کو جہاں بہترین امت ہونے کا اعزاز بخشا وہیں ان پر ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی عاید کر دی کہ انہیں عبادت کے ساتھ ساتھ لوگوں کی بھلائی کے کام بھی کرنے ہوں گے۔ اب اگر ہم اِس آیت کے ساتھ اُس آیت کے مضمون کو بھی مد نظر رکھیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے تو معلوم ہوگا کہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں کی پیدائش کا اوّلین فرض اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اسکی مخلوق کی خدمت اور بھلائی کیلئے کوشاں رہنا ہے۔ اگر کوئی مسلمان صرف عبادت کرتا ہے اور لوگوں کی بھلائی کے کام نہیں کرتا تو اسکی عبادتیں بھی قبول نہیں ہوں گی۔ حدیث قدسی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائیگا۔ اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو ساری دنیا کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تم اسکی عیادت کرتے تو مجھے اسکے پاس پاتے۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو تُو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔ اس پر ابن آدم کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تُو تو ربّ العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا تو تُو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو تم میرے حضور اس کا اجر پاتے۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ ابن آدم کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تُو ہی سارے جہانوں کا ربّ ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا مگر تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تم اس کو پانی پلاتے تو اس کا اجر میرے حضور پاتے۔

(مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل عیادة المریض)

قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوش اخلاق، مہمان نواز، مظلوموں کے حامی اور مصیبت زدگان کے والی تھے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

الرَّاحِمُوْنَ يرحمُهُمُ الرَّحْمٰنُ. اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ ، اَلرَّحْمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ

(ترمذی کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الناس)

یعنی رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے، تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا، رحم رحمن سے مشتق ہے، جس نے اس کو جوڑا اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) جوڑے گا اور جس نے اس کو توڑا اللہ اس کو اپنی رحمت سے کاٹ دے گا۔

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

إِنَّ مِنْ اَخْيَارِكُمْ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا

(بخاری کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ)

یعنی تم سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق تم میں سے سب سے بہتر ہیں۔

اسی طرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجہاد میں حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ’’سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ‘‘ یعنی سفر کی حالت میں قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔

غرضیکہ قرآن و حدیث میں خدمت خلق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس زمانے کے امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اتباع میں خدمت خلق کے بہت اعلیٰ نمونے قائم فرمائے اور انہیں نقوش پر آپؑ کی قائم کردہ جماعت آج عمل پیرا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 219)

آپؑ اپنے منظوم فارسی کلام میں اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مَرا مطلوب و مقصود و تمنّا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

یعنی میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا اور خواہش خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کام، یہی میری ذمہ داری، یہی میرا فریضہ اور یہی میرا طریقہ ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ ذکر حبیب میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود اکثر فرمایا کرتے تھے: ''ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ اول خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور دوسرے اسکے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا۔'' (ذکر حبیب صفحہ 180)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ''میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اسکا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کیلئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار، میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 82 تا 83)

یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے شرائط بیعت میں بھی اس بات کو شامل کیا ہے۔ چنانچہ چوتھی شرط میں آپ نے فرمایا: ''یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔'' اور نویں شرط میں آپ نے فرمایا کہ ''یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

بنی نوع انسان سے محبت کا یہ جذبہ ہی تھا جس سے مجبور ہو کر آپ نے یہ اعلان عام فرمایا کہ ''دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔''

(اربعین، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 344)

ایک مرتبہ آپ نے آنحضرت ﷺ اور حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ کی مثال دیتے ہوئے افراد جماعت کو خدمت خلق کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

''آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھو کہ کس قدر خدمات میں عمر کو گزارا اور حضرت علیؓ کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک بڑھیا کو ہمیشہ حلوہ کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا۔ غور کرو کہ یہ کس قدر التزام تھا۔ جب آپ فوت ہو گئے تو اس بڑھیا نے کہا کہ آج ابوبکرؓ فوت ہو گیا۔ اسکے پڑوسیوں نے کہا کہ کیا تجھ کو الہام ہوا یا وحی ہوئی؟ تو اس نے کہا نہیں آج حلوا لے کر نہیں آیا اس واسطے معلوم ہوا کہ فوت ہو گیا۔ یعنی زندگی میں ممکن نہ تھا کہ کسی حالت میں بھی حلوا نہ پہنچے۔ دیکھو کس قدر خدمت تھی۔ ایسا ہی سب کو چاہیے کہ خدمتِ خلق کرے۔''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 369 تا 370)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمدردی اور خدمت خلق کے چند نمونے

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کے جذبۂ ہمدردی خلق اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

''آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی مخلوق کیلئے جو جذبہ رحم تھا اور اس کیلئے بسا اوقات آپ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی ...... اظہار فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی زندگی اتنی مصروف تھی کہ جسکی کوئی انتہا نہیں۔ اسلام کے دفاع میں تن تنہا ساری جنگیں لڑ رہے تھے۔ تقریر کے ذریعہ سے، تحریر کے ذریعہ سے، پھر مخالفین کی کارروائیاں بھی آپ کے خلاف بے انتہا تھیں، مقدمات وغیرہ بھی تھے۔ یہ سب چیزیں تھیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مخلوق کیلئے اپنوں اور پرایوں کیلئے اس بات پر کمربستہ تھے کہ اسکی صفت رحمانیت سے حصہ پا کر میں سراپا رحمت بنا رہوں اور اپنے آقا و مطاع ﷺ کے اسوہ کو مکمل طور پر اپنا سکوں۔ آپ کی سیرت کا یہ پہلو بھی پوری آب و تاب سے چمکا۔ اس لیے کہ آپ اپنے پیدا کرنے والے اور انعاموں اور فضلوں سے نوازنے والے خدا کا شکرگزار بندہ بھی بننا چاہتے تھے، جس نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا کہ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِيْ رَحْمَتِيْ وَقُدْرَتِيْ تیرے لیے میں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ (تذکرہ صفحہ 72 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے جو رحمت کا پودا آپ کیلئے لگایا گیا آپ اس کی شکرگزاری کا اظہار اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کی نظر ڈال کر نہ کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو یہ بھی فرمایا تھا کہ يَا أَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔ (تذکرہ صفحہ 73 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) پس اس رحمت میں جہاں روحانی بیماروں کیلئے آپ کے دل میں درد پیدا کیا ہوا تھا اور جس کیلئے آپ دعا اور تدبیر کے ذریعہ سے ہر وقت کوشاں رہتے تھے وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جسمانی اور مادی ضرورتوں کیلئے بھی آپ دعا اور تدبیر کیلئے ہمہ وقت اور ہر وقت ہر لحظہ تیار رہتے تھے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 2 رفروری 2006ء)

لالہ شرمپت کی بیماری اور اس کا علاج

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک لالہ شرمپت رائے ہوتے تھے۔ قادیان کے رہنے والے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں آپ کی بعثت کے ایام سے بھی پہلے آیا کرتے تھے۔ اور آپ کے بہت سے نشانات کے وہ گواہ تھے ......ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئے (تو عرفانی صاحبؓ کہتے ہیں کہ) مجھے اس وقت قادیان ہجرت کر کے آجانے کی سعادت حاصل ہو چکی تھی۔ ان کے پیٹ پر ایک پھوڑا نکلا تھا اور اس ڈنبل نے، بہت گہرا پھوڑا تھا، اس نے خطرناک شکل اختیار کر لی تھی۔ حضرت اقدسؑ کو اطلاع ہوئی۔ آپؑ خود لالہ شرمپت رائے کے مکان پر تشریف لے گئے جو نہایت تنگ اور تاریک سا چھوٹا سا مکان تھا۔ اکثر دوست بھی آپؑ کے ساتھ تھے، عرفانی صاحب کہتے ہیں کہ میں بھی ساتھ تھا، جب آپ نے لالہ شرمپت رائے کو جا کے دیکھا تو وہ نہایت گھبرائے ہوئے تھے اور ان کو یقین تھا کہ میری موت آنے والی ہے۔ بڑی بے قراری سے باتیں کر رہے تھے، جیسے انسان موت کے قریب کرتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بڑی تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں اور ایک ڈاکٹر عبداللہ صاحب ہوا کرتے تھے، فرمایا کہ میں ان کو مقرر کرتا ہوں وہ اچھی طرح علاج کریں گے۔ چنانچہ دوسرے دن حضرت اقدسؑ ڈاکٹر صاحب کو ساتھ لے گئے اور ان کو خصوصیت کے ساتھ لالہ شرمپت رائے کے علاج پر مامور کیا اور اس علاج کا بار یا خرچ لالہ صاحب پر نہیں ڈالا اور روزانہ بلاناغہ آپؑ ان کی عیادت کو جاتے تھے اور جب زخم مندمل ہونے لگے اور ان کی وہ نازک حالت بہتر حالت میں تبدیل ہو گئی۔ تو پھر آپؑ نے وقفہ سے جانا شروع کیا۔ اور اُس وقت تک عیادت کا یہ سلسلہ جاری رکھا جب تک وہ بالکل اچھے نہیں ہو گئے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 169 بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 02 رفروری 2006ء)

طاعون کے ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت خلق

جن دنوں پنجاب میں طاعون کا دور دورہ تھا اور بے شمار لوگ اس موذی مرض سے مر رہے تھے، آپ علیہ السلام کی جذبہ ہمدردی کی وجہ سے کیا حالت تھی اس بارہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے آپ علیہ السلام کو علیحدگی میں دعا کرتے سنا اور یہ نظارہ دیکھ کر محو حیرت ہو گئے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اس دعا میں آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کر رہے تھے کہ جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بے قرار ہو۔ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق خدا کے واسطے طاعون کے عذاب سے نجات کیلئے دعا فرما رہے تھے کہ الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔'' (سیرت طیبہ، صفحہ 54، بحوالہ سیرت مسیح موعود علیہ السلام شمائل و اخلاق، حصہ سوم، صفحہ 395، مؤلفہ شیخ یعقوب علی عرفانیؓ)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ''آپ خاندانی طبیب تھے۔ آپ کے والد ماجد اس علاقہ میں نامی گرامی طبیب گزر چکے ہیں اور آپ نے بھی طب سبقاً سبقاً پڑھی ہے مگر باقاعدہ مطب نہیں کیا۔ کچھ تو خود بیمار رہنے کی وجہ سے اور کچھ چونکہ لوگ علاج پوچھنے آجاتے تھے۔ آپ اکثر مفید اور مشہور ادویہ اپنے گھر میں موجود رکھتے تھے نہ صرف یونانی بلکہ انگریزی بھی اور آخر میں تو آپ کی ادویات کی الماری میں زیادہ تر انگریزی ادویہ ہی رہتی تھیں۔''

(سیرت المہدی روایت نمبر 447)

سیرت المہدی ہی کی روایت ہے کہ آپ نے طاعون کے ایام میں گرانقدر رقم خرچ کر کے طاعون کے علاج کیلئے ایک دوا تیار کی اور اس کا نام ''تریاق الٰہی'' رکھا۔ اور بغیر فرق مذہب و ملت جو بھی آپ کے پاس آتا آپ

اسے وہ دوا دیتے چنانچہ سیرت المہدی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ:

’’ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طاعون کے ایام میں ایک دوائی تریاق الٰہی تیار کرائی تھی۔ حضرت خلیفہ اوّل ؓ نے ایک بڑی تھیلی یاقوتوں کی پیش کی۔ وہ بھی سب پسوا کر اس میں ڈلوا دیئے۔ لوگ کوٹتے پیستے تھے۔ آپ اندر جا کر دوائی لاتے اور اس میں ملواتے جاتے تھے۔ کونین کا ایک بڑا ڈبہ لائے اور وہ بھی سب اسی کے اندر الٹا دیا۔ اسی طرح وائینم اپی کاک کی ایک بوتل لا کر ساری الٹ دی۔ غرض دیسی اور انگریزی اتنی دوائیاں ملا دیں کہ حضرت خلیفہ اوّل ؓ فرمانے لگے کہ طبّی طور پر تو اب اس مجموعہ میں کوئی جان اور اثر نہیں رہا۔ بس روحانی اثر ہی ہے۔ ان دنوں میں جو مریض بھی حضور کے پاس آتا خواہ کسی بیماری کا ہو اُسے آپ یہی تریاق الٰہی دیدیتے اور جہاں طاعون ہوتی وہاں کے لوگ حفظ ماتقدم کیلئے مانگ کر لے جاتے تھے۔ ایک شخص کے ہاں اولاد نہ تھی اور بہت کچھ طاقت کی کمزوری بھی تھی۔ اس نے دعا کیلئے عرض کیا۔ آپ نے اُسے تریاق الٰہی بھی دی اور دعا کا وعدہ بھی فرمایا۔ پھر اسکے ہاں اولاد ہوئی۔ اس دوائی کا ایک کنستر بھرا ہوا گھر میں تھا۔ جو سب اسی طرح خرچ ہوا۔ کبھی کسی کو اس کے دینے میں بخل نہ کیا۔ حالانکہ قریباً دو ہزار روپیہ کے تو صرف یاقوت ہی اس میں پڑے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ کنستر مَیں نے بھی دیکھا تھا۔ ایک پورا کنستر تھا جو مُنہ تک بھرا ہوا تھا بلکہ شاید اس سے بھی کچھ دوائی بڑھ رہی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ طریق ہوتا تھا کہ علاج میں کسی ایک دوائی پر حصر نہیں کرتے تھے بلکہ متعدد ادویہ ملا دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ معلوم نہیں خدا نے کس میں شفا رکھی ہے بلکہ بعض اوقات فرماتے تھے کہ ایک دوائی سے بعض کمزور لوگوں میں شرک پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور یہ بھی کہ خدا کا فضل عموماً پردے کے پیچھے سے آتا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ ایک خاص مقام کی بات ہے ورنہ طبّی تحقیق کرنے والوں کیلئے علیحدہ علیحدہ چھان بین بھی ضروری ہوتی ہے۔ تاکہ اشیاء کے خواص معیّن ہوسکیں۔‘‘ (روایت نمبر 798)

احمدیہ مسلم جماعت کے خدمت خلق کے چند نمونے

یہی وہ تعلیم اور اسوہ تھا جس کے نتیجہ میں آپ کے متبعین نے خدمت خلق کی راہ اختیار کی۔ مخلوقِ خدا سے ہمدردی اور ان کی تکالیف کو دور کرنا جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت خلافتِ خامسہ کی بابرکت قیادت میں كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے تحت دنیا بھر میں خدمت خلق کیلئے کام کررہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی ہر تنظیم اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ خدام الاحمدیہ ہوں یا اطفال و انصار، لجنہ اماء اللہ ہو یا ناصرات سب خدمت خلق کے جذبے سے سرشار نظر آتے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ کی تنظیم تو دنیا بھر میں دکھی انسانیت کی خدمت کا ایک سمبل بن چکی ہے۔

’’حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے ہزاروں مریضوں کا مفت علاج کیا۔ نادار مریضوں کی مالی مدد بھی فرمائی۔ آپ ؓ نے ہزارہا مریضوں کو قرض بھی دیا۔ حضرت مصلح موعود ؓ کی ساری زندگی محتاجوں اور مستحقین کی عملی خدمت کیلئے جدوجہد کرتے گزر گئی۔ 1947ء میں ساٹھ ہزار سے زائد افراد نے قادیان میں پناہ لی۔ حضور ؓ نے اپنے آدمیوں کو بھوکا رکھتے ہوئے بھی پناہ گزینوں کو کھانا کھلایا۔ 1943ء میں بنگال اور اڑیسہ میں قحط پڑا تو جماعت کی طرف سے اُن کی بھرپور مالی مدد کی گئی۔ اگست 1954ء میں مشرقی پاکستان میں سیلاب آیا تو جماعت نے ہر طرح کی مدد کی۔ خوراک اور لباس کے ساتھ ساتھ بیمار افراد کو دوائیں تقسیم کیں اور دس ہزار افراد کو ٹیکے لگائے گئے۔ ربوہ کے نواح میں احمدیوں کے مخالفین کو جب بھی سیلاب نے تباہ کیا تو احمدیوں نے اُن کی دشمنی بھلا کر اُن کی ہر طرح سے بھرپور مدد کی۔

خلافت رابعہ کے انقلابی دَور میں بیوت الحمد تحریک کے تحت بے شمار خاندانوں کو باعزت چھت فراہم کرنے میں شاندار خدمت کی گئی۔ 1989ء میں جب سلمان رشدی کے خلاف نام نہاد علماء کی طرف سے مسلمانوں کو اکسا کر جلوس نکالا گیا اور بمبئی میں بارہ افراد شہید ہوئے تو اگرچہ مسلمان علماء کا طرز عمل اسلامی تعلیم کے برعکس تھا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے اپنی جانیں فدا کیں، اُن کی اکثریت معصوم ہے اور صرف حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی غیرت پر حملہ ہوتے ہوئے دیکھ کر انہوں نے اپنے لئے زندہ رہنا پسند نہیں کیا۔ جب مولویوں نے انہیں کہا کہ آج دین کی غیرت تمہیں بلا رہی ہے تو جو کچھ اُن کے پاس تھا، لے کر وہ میدان میں نکل آئے۔ اُن کے پسماندگان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ یہ معاملہ ایسا ہے جس میں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ کی عزت اور احترام کا تعلق ہے، آپ ؐ کی محبت اور غیرت کا تعلق ہے۔ اسلئے ہر جگہ جماعت احمدیہ کو مَیں ہدایت کرتا ہوں کہ جہاں جہاں ایسے لوگ اُس نام پر شہید ہوئے ہیں، اُن کے گھروں تک پہنچیں اور اگر محسوس کریں کہ اقتصادی لحاظ سے اُن کی امداد کی ضرورت ہے تو جماعت تحقیق کے بعد فوری طور پر مجھے رپورٹ کرے۔ آپ ؐ کی راہ میں شہید ہونے والوں کے پسماندگان کو ذلیل نہیں ہونے دیا جائیگا۔

چنانچہ تحقیق کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ شہداء کے پسماندگان کو واقعی کسی نے بعد میں نہیں پوچھا۔ وہ لوگ جو اِن کو گھروں سے نکالنے میں پیش پیش تھے وہ دوبارہ اِن کے حالات دیکھنے نہیں آئے۔ چنانچہ مقامی جماعت کی سفارش پر حضور انور نے چار خاندانوں کیلئے مستقل امداد جاری فرمائی اور اپنے خط میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ ’’ان خاندانوں کو بتادیں کہ اس امداد میں کسی قسم کی کوئی مذہبی Tie نہیں ہے۔ آپ اپنے عقیدہ میں کُلّی طور پر آزاد ہیں۔ اس بارہ میں کسی قسم کی الجھن کی ضرورت نہیں ہے۔‘‘

24/اکتوبر 1989ء کو بھاگلپور میں مذہبی فسادات بھڑک اٹھے جن کے نتیجے میں کئی گھرانے اُجڑ گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ایسے وقت دو کالونیاں تیار کرنے کی ہدایت فرمائی اور ایک کالونی ’’کرشن نگر‘‘ میں ہندوؤں اور دوسری کالونی ’’طاہر نگر‘‘ میں مسلمانوں کو بسایا گیا۔ پھر بابری مسجد کی شہادت پر جب بمبئی میں بدترین فسادات پھوٹ پڑے اور ایک ہی دن میں پچاس ہزار افراد مہاجر بن کر رہ گئے تو جماعت احمدیہ نے تمام علاقوں میں امدادی پروگرام شروع کئے۔ پانچ علاقوں میں ریلیف کیمپ لگائے۔ ایک ہزار سے زائد کمبل اور چادریں تقسیم کی گئیں۔ سینکڑوں افراد کو گھروں کو واپس جانے کیلئے کرایہ مہیا کیا گیا۔ جماعت کی امداد بلاتفریق مذہب ہر پناہ گزین کیلئے تھی۔ اسی طرح متعدد مقامات پر جماعت کئی مکانات تعمیر کرکے مستحقین کو دے چکی ہے۔‘‘ (اخبار بدر ملینیم نمبر 2000)

1918ء میں جنگ عظیم کا ایک نتیجہ انفلوئنزا کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس وبا نے گویا ساری دنیا میں اس تباہی سے زیادہ تباہی پھیلا دی جو میدان جنگ میں پھیلی تھی۔ ہندوستان پر بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا۔ اگرچہ شروع میں اموات کی شرح کم تھی لیکن تھوڑے ہی دنوں میں بہت بڑھ گئی اور ہر طرف ایک تہلکہ عظیم برپا ہوگیا۔ ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کے ماتحت جماعت احمدیہ نے شاندار خدمات انجام دیں اور مذہب وملت کی تمیز کے بغیر ہر قوم اور ہر طبقہ کے لوگوں کی تیمارداری اور علاج معالجہ میں نمایاں حصہ لیا۔ احمدی ڈاکٹروں اور احمدی طبیبوں نے اپنی آنریری خدمات پیش کرکے نہ صرف قادیان میں مخلوق خدا کی خدمت کا حق ادا کیا بلکہ شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں پھر کر طبی امداد بہم پہنچائی اور عام رضاکاروں نے نرسنگ وغیرہ کی خدمت انجام دی اور غرباء کی امداد کیلئے جماعت کی طرف سے روپیہ اور خورد ونوش کا سامان بھی تقسیم کیا گیا......ان ایام میں احمدی والنٹیر (جن میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے) صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کر کے دن رات مریضوں کی خدمت میں مصروف تھے اور بعض صورتوں میں جب کام کرنے والے خود بھی بیمار ہوگئے اور نئے کام کرنے والے میسر نہیں آئے بیمار رضاکار ہی دوسرے بیماروں کی خدمت انجام دیتے رہے اور جب تک یہ رضاکار بالکل نڈھال ہوکر صاحب فراش نہ ہوگئے، انہوں نے اپنے آرام اور اپنے علاج پر دوسروں کے آرام اور دوسروں کے علاج کو مقدم کیا۔ یہ ایسا کام تھا کہ دوست دشمن سب نے جماعت احمدیہ کی بےلوث خدمت کا اقرار کیا اور تقریر وتحریر دونوں میں تسلیم کیا کہ اس موقع پر جماعت احمدیہ نے بڑی تندہی و جانفشانی سے کام کرکے بہت اچھا نمونہ قائم کردیا ہے۔

(از تاریخ احمدیت، جلد چہارم، صفحہ 208-209)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

’’1947ء میں قیام پاکستان کے وقت لاکھوں لٹے پٹے مہاجر لوگ قافلوں کی صورت میں قادیان کا رُخ کرتے تھے اور اس وقت انتہائی برے حالات تھے۔ مسلمانوں کی عورتوں کی عزت وحرمت کی کوئی ضمانت نہیں تھی اور سب مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ قادیان پہنچ جائیں تو ہم محفوظ ہوجائیں گے۔ تو اس وقت بھی جو بھی جماعت کے افراد وہاں موجود تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت وہاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے انہیں انچارج بنایا ہوا تھا تو سب آنے والوں کو جو بڑی کسمپرسی کی حالت میں وہاں پہنچے تھے۔ بعض کپڑوں کے بھی بغیر تھے تو حضور نے سب سے پہلے اپنے گھر کے، خاندان والوں کے کپڑے نکالے بکسوں سے اور پھر ان کو دیئے۔ پھر وہیں سے قافلے ایک انتظام کے تحت روانہ ہوئے اور پاکستان پہنچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے محفوظ طریقے سے پہنچتے رہے۔ اور احمدیوں نے اپنی جانوں کو قربان کر کے ان لوگوں کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اکتوبر 2003ء)

خدمت خلق جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک درخشندہ باب ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 1938ء میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام فرمایا۔ اس میں ایک شعبہ خدمت خلق بھی ہے، جس کا مقصد خدام کو بغیر امتیاز مذہب و ملت دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے مستعد رکھنا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک خطاب میں خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’خدمت خلق کے کام میں جہاں تک ہو سکے وسعت اختیار کرنی چاہئے اور مذہب اور قوم کی حد بندی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرنا چاہئے۔ خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی ہو یا سکھ۔ ہمارا خدا ربّ العالمین ہے اور جس طرح اس نے ہمیں پیدا کیا ہے اسی طرح اس نے ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ پس اگر خدا ہمیں توفیق دے تو ہمیں سب کی خدمت کرنی چاہئے۔‘‘

(خطاب 15 اپریل 1938 الفضل 22 اپریل 1939)

احمدیہ مسلم جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی ہدایات کے تابع خدمت خلق کے کاموں کو اپنے لیے ایک اہم فریضہ تصور کرتی ہے۔ خدمتِ خلق کے کاموں کو وسعت دینے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1995 میں ہیومینٹی فرسٹ کا قیام فرمایا۔ اس کی شاخیں پچاس سے زائد ملکوں میں قائم ہیں اور بغیر فرق مذہب و ملت رنگ و نسل یا ملک رضا کارانہ طور پر خدمت خلق کے کارہائے نمایاں انجام دیئے جا رہے ہیں۔ آج بفضلہ تعالیٰ احمدیہ مسلم جماعت کو دنیا بھر میں الگ الگ منصوبہ جات کے تحت خدمت خلق کی توفیق مل رہی ہے۔ طبی، تعلیمی، تعمیری اور ریلیف کے کاموں میں جماعت کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ آج جماعت کا اپنا آئی بنک اور بلڈ بنک قائم ہو چکا ہے۔ یتیموں کی کفالت اور بیوگان کی خبر گیری کے وسیع پروگراموں پر عمل ہو رہا ہے۔

8/اکتوبر 2005ء کو پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں اور خاص طور پر کشمیر میں انتہائی خوفناک زلزلے کی وجہ سے تباہی پھیلی۔ اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد تقریباً 87 ہزار بتائی جاتی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ نے اس موقع پر گرانقدر خدمات انجام دیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس خدمت انسانی کے متعلق فرماتے ہیں:

”جماعت ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First) کے ذریعہ سے جو ایک مدد کرنے کا ادارہ ہے جس میں بہت بڑا بلکہ 99 فیصد حصہ جماعت کے افراد کا ہے۔ جو مدد تھی چاہے وہ رقم کی تھی یا کپڑوں لباس یا دوسروی اشیاء کی مدد تھی اس علاقے میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔ پہلے حکومت نے ان کو تھوڑا سا کام دیا تھا لیکن اب حکومت کی وہاں خواہش تھی اور انہوں نے زیادہ ذمہ داری ڈال دی ہے کہ ایک نیورو سینٹر قائم کیا جائے جس میں ہیومینٹی فرسٹ ان کی مدد کرے۔ بہر حال اپنے وسائل کے لحاظ سے جس حد تک ہو سکتا ہے کریں گے کیونکہ زلزلے میں جو نقصان پہنچا، جو صدمے لوگوں کو پہنچے اس کی وجہ سے اعصابی بیماریوں کے افراد بھی بہت زیادہ ہیں۔ پھر 2005ء میں ہی امریکہ میں سمندری طوفان کی وجہ سے ایک بہت بڑی تباہی آئی، پھر اور ملکوں میں سیلابوں وغیرہ کے ذریعہ سے تباہیاں آئیں، ویانا وغیرہ میں بھی، ان جگہوں پر بھی ہیومینٹی فرسٹ نے بہت کام کیا ہے اور جہاں بھی کام کیا احمدی کیونکہ بڑا لگ کر کام کرتا ہے ان کے کام کو سراہا گیا تو بہر حال انسانیت کے رشتے کے ناطے یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ خدمت انسانیت کریں اور اس کیلئے کسی سے ہمیں اجر نہیں لینا یہ تو ہمارے فرائض سے تعلق رکھنے والی بات ہے، فرائض میں شامل ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/جنوری 2006ء)

خدمتِ انسانیت کے میدان میں ایک اور عظیم خدمت جس کا آغاز خلافتِ رابعہ کے دور میں ہوا وہ ہومیوپیتھی کا مفید اور مؤثر ذریعہ علاج ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس بارہ میں لیکچر بھی دیئے اور کتب بھی لکھیں اور عملی طور پر ساری دنیا میں اور بالخصوص غریب ممالک میں ہومیو پیتھی ڈسپنسریوں کا جال بچھا دیا۔ غریب اور مفلوک الحال لوگوں کیلئے یہ غیر معمولی طور پر مؤثر ذریعہ علاج اتنی وسعت اور سہولت سے مہیا کیا گیا ہے کہ اسکی مثال کسی دوسری مذہبی جماعت میں نظر نہیں آتی۔ آج دنیا بھر میں جماعت کی ہومیوپیتھی ڈسپنسریاں قائم ہیں جہاں سے بیماروں کا مفت علاج ہوتا ہے۔ نیز ایلوپیتھی علاج کے ذریعہ بھی دکھی انسانیت کی مدد کی جا رہی ہے۔ افریقہ میں جماعت کے سینکڑوں اسکول کالج اور ہسپتال ہیں جو دن رات انسانیت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ ’’جشن تشکر نمبر 1989ء‘‘ میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ طبی خدمات کا بہت عمدگی سے احاطہ کیا گیا ہے۔ اسکا کچھ حصہ خاکسار یہاں درج کر رہا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

’’گو ربوہ میں ایک شاندار ہسپتال کے علاوہ پاکستان کے کئی دور افتادہ علاقوں میں بھی جہاں پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے وہاں حضور انور کے ارشاد پر احمدی رضا کاران ہومیو ڈسپنسریوں کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ لیکن بیرونی دنیا میں خدمات کا باقاعدہ آغاز 1960ء میں ہوا جب کیپٹن ڈاکٹر شاہنواز صاحب کو بواجے بوسیرالیون بھجوایا گیا۔

1961ء میں ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب نے لیگوس (نائیجیریا) میں کلینک کا آغاز کیا اور جلد ہی ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے کانو (نائیجیریا) میں احمدیہ کلینک کی بنیاد رکھی۔ 1968ء میں ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے کاعور (گیمبیا) میں کلینک کھولا۔

ان احمدیہ کلینکس کو اتنی پذیرائی حاصل ہوئی کہ 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے پہلے دورہ افریقہ میں ہی نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کا اعلان فرما دیا۔ چنانچہ اس پروگرام کے تحت چند ہی سالوں میں احمدیہ ہسپتالوں اور سکولوں کی تعداد اور خدمات میں زبردست انقلابی ترقی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے کئی مواقع پر جماعت کی تائید کے معجزاتی نشانات بھی دکھائے۔ بارہا ایسے مریض جو لاعلاج قرار دیئے جا چکے تھے یا انہیں بیرون ملک بھجوانے کا پروگرام تھا، اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھوں انہیں شفا بخشی۔

جب جماعت احمدیہ کو ٹیچی مان (غانا) میں احمدیہ ہسپتال کھولنے کی اجازت نہیں دی جا رہی تھی تو ایک واقعہ نے انتظامیہ کو مجبور کر دیا کہ وہ اجازت دیدے۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے ٹیچی مان پہنچنے کے چند ہفتے بعد ایک عیسائی ہسپتال کا واحد یورپین ڈاکٹر اچانک فوت ہو گیا اور دوسرے کیتھولک ہسپتال کا ڈاکٹر بیمار پڑ گیا۔ اسی دوران ایک مریضہ کا خطرناک کیس آ گیا جس پر انہیں مجبوراً رات کو ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سے درخواست کرنی پڑی۔ آپ نے مریضہ کا اپریشن کیا جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا اور کلینک کا اجراء بھی ہو گیا۔‘‘

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں: ’’اگر زلزلہ زدگان کی مدد کی ضرورت ہے تو احمدی آگے ہے۔ سیلاب زدگان کی مدد کی ضرورت ہے تو احمدی آگے ہے۔ بعض دفعہ تو ایسے مواقع بھی آئے کہ پانی کی تند و تیز دھاروں میں بہہ کر احمدی نوجوانوں نے اپنی جانوں کو تو قربان کر دیا لیکن ڈوبتے ہوؤں کو کنارے

پر پہنچا دیا۔ پھر خلیفہ وقت نے جب یہ اعلان کیا کہ مجھے افریقہ کے غریب بچوں کی تعلیم اور بیماریوں کی وجہ سے دکھی مخلوق جنہیں علاج کی سہولت میسر نہیں، سکول اور ہسپتال کھولنے کیلئے اتنی رقم کی ضرورت ہے تو افراد جماعت اس جذبہ کے تحت جو ایک احمدی کے دل میں دکھی انسانیت کیلئے ہونا چاہئے یہ رقم مہیا کریں اور اس پیاری جماعت کے افراد نے خلیفہ وقت کے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے اس سے کئی گنا زیادہ رقم خلیفہ وقت کے سامنے رکھ دی جس کا مطالبہ کیا گیا تھا اور پھر جب خلیفہ وقت نے یہ کہا کہ یہ رقم تو مہیا ہو گئی اب مجھے ان اسکولوں اور ہسپتالوں کو چلانے کیلئے افرادی قوت کی بھی ضرورت ہے تو ڈاکٹرز اور ٹیچرز نے انتہائی خلوص کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کیا۔ اب تو افریقہ کے حالات نسبتاً بہتر ہیں۔ ستّر کی دہائی میں جب یہ نصرت جہاں سکیم شروع کی گئی تھی انتہائی نامساعد حالات تھے اور ان نامساعد حالات میں ان لوگوں نے گزارا کیا۔ بعض ڈاکٹرز اور ٹیچرز اچھی ملازمتوں پر تھے لیکن وقف کے بعد دیہاتوں میں بھی جا کر رہے۔ اکثر ہسپتال اور سکول دیہاتوں میں تھے جہاں نہ بجلی کی سہولت نہ پانی کی سہولت لیکن دکھی انسانیت کی خدمت کے عہد بیعت کو نبھانا تھا اس لئے کسی بھی روک اور سہولت کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کی۔ شروع میں ہسپتالوں کا یہ حال تھا کہ لکڑی کی میز لے کر اس پر مریض کو لٹایا، روشنی کی کمی چند لالٹینوں یا گیس لیمپ سے پوری کی اور جو بھی چاقو، چھریاں، قینچیاں، سامان آپریشن کا میسر تھا اس پر مریض کا آپریشن کر دیا اور پھر دعا میں مشغول ہو گئے کہ اے خدا میرے پاس تو جو کچھ میسر تھا اس کا مَیں نے علاج کر دیا ہے۔ میرے خلیفہ نے مجھے کہا تھا کہ دعا سے علاج کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ میں بہت شفا رکھے گا۔ تو ہی شفا دے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان قربانی کرنے والے ڈاکٹروں کی قدر کی اور ایسے ایسے لاعلاج مریض شفا پا کر گئے کہ دنیا حیران ہوتی تھی۔ اور پھر مالی ضرورتیں بھی اس طرح خدا تعالیٰ نے پوری کیں کہ بڑے بڑے امراء بھی شہروں کے بڑے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے چھوٹے دیہاتی ہسپتالوں میں آ کر علاج کروانے کو ترجیح دیتے تھے۔ اسی طرح اساتذہ نے بھی بنی نوع انسان کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ ڈاکٹروں اور اساتذہ کی خدمات کے سلسلے آج بھی جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سلسلے جاری رکھے اور ان سب خدمت کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازتا رہے۔

جلسے پر مَیں نے ڈاکٹروں کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کیلئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں۔ وہ دقّتیں اور وہ مشکلات بھی نہیں رہیں جو شروع کے واقفین کو پیش آئیں اور اکثر جگہ تو بہت بہتر حالات ہیں اور تمام سہولیات میسر ہیں۔ اور اگر کچھ تھوڑی بہت مشکلات ہوں بھی تو اس عہد بیعت کو سامنے رکھیں کہ محض للہ اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ آگے آئیں اور مسیح الزمان سے باندھے ہوئے اس عہد کو پورا کریں اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اسی طرح ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کیلئے بھی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے وہاں بھی ڈاکٹر صاحبان کو اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

پھر پاکستان میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی بچوں کی تعلیم اور مریضوں کے علاج کیلئے مستقلاً احباب جماعتی انتظام کے تحت مالی اعانت کرتے ہیں اور پاکستان اور ہندوستان جیسے ملکوں میں جہاں غربت بہت زیادہ ہے اس مقصد کیلئے مالی اعانت کرنے والے اس خدمت کی وجہ سے مریضوں کی دعائیں لے رہے ہیں۔ تو اس نیک کام کو بھی احباب جماعت کو جاری رکھنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر جاری رکھنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہئے کہ دکھوں میں اضافہ بھی بڑی تیزی سے ہو رہا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اکتوبر 2003ء)

احمدیہ مسلم جماعت کی خدمت انسانیت کے متعلق سابق وزیر پنجاب نتھا سنگھ دالم نے گجرات زلزلہ کے موقع پر قادیان سے ریلیف روانہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ

''مریضوں، ضرورتمندوں اور دُکھی انسانیت کی خدمت دنیا کی سب سے اعلیٰ خدمت ہے۔ دُنیا کے سارے مذاہب انسان کی خدمت اور آپسی پیار کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس جماعت نے ملک میں صحت و تعلیم کے میدان میں خصوصی تعاون کے علاوہ جب بھی ملک میں کوئی قدرتی آفت آئی تو انہوں نے سب سے اوّل قطار میں کھڑے ہو کر دُکھی انسانیت کی خدمت کی ہے اور گجرات کے زلزلہ سے متاثرین کیلئے پینتیس لاکھ روپے کی راحت امداد بھیجی ہے۔ جماعت نے مکھیہ منتری گجرات ریلیف فنڈ میں بڑی رقم دے کر اپنا تعاون دیا ہے۔ احمدیہ جماعت کی لنڈن اور دوسرے ممالک سے آئی ٹیموں نے سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ بھُج میں جا کر خدمت کی، جو قابل تعریف ہے۔''

(روزنامہ دینک جاگرن، جالندھر، 23 مارچ 2001)

احمدیہ مسلم جماعت دنیا بھر میں خلافت حقہ یعنی قدرت ثانیہ کی مبارک قیادت میں خدمت خلق کی عظیم ذمہ داری کو محض للہ بجا لا رہی ہے۔ اور اصول پر قائم رہتے ہوئے بجا لا رہی ہے کہ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (الشعرا :165) یعنی میرا اجر ربّ العالمین کے ذمہ ہے۔ لَا نُرِیۡدُ مِنۡکُمۡ جَزَآءً وَّ لَا شُکُوۡرًا (الدھر: 10) کے تحت احمدیہ مسلم جماعت اس خدمت کے بدلہ میں انسانوں سے کوئی بدلہ یا شکریہ نہیں چاہتی بلکہ صرف صرف خدا کی رضا کی خاطر یہ خدمات بجالائی جا رہی ہیں اور ان شاء اللہ بجالائی جاتی رہیں گی۔

الغرض انسانیت کی بھلائی اور خدمت اسلامی تعلیمات کا خاصہ اور طرہ امتیاز ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ نے ہمیشہ انسانیت کی خدمت کیلئے صف اول میں رہنے کی کوشش کی ہے۔ خدمت انسانیت کے اس فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔ یہ نعرہ ہم خاص طور پر غیروں کے سامنے پیش کرتے ہیں......ہم یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ ہم آپس میں نفرتوں کی دیواروں کو گرا کر پیار اور محبت سے رہتے ہیں اور رہنا چاہتے ہیں۔ پس اگر ہم کسی بھی قسم کی خدمت انسانیت کرتے ہیں، ہم اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں تو یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ ہمیں دنیا کے ہر انسان سے محبت ہے اور ہم ہر ایک کے دل سے نفرتوں کے بیج ختم کر کے محبت اور پیار کے پودے لگانا چاہتے ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھایا ہے......ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نعرہ ایک ذریعہ ہے اس وسیع تر مقصد کے حصول کیلئے جس کی خاطر انسان کی پیدائش ہوئی ہے......اس زمانے میں ہم وہ خوش قسمت جماعت ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کیلئے، ہمدردیٔ خلق اور محبت کے اصول اپنانے کیلئے چنا ہے اور آپ نے ہمیں وہ اصول سکھائے اور تعلیم دی۔

(خطبات مسرور جلد 12 صفحہ 280-282)

......☆......☆......☆......

تبلیغ اسلام کے میدان میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی گرانقدر مساعی

(محمد عارف ربانی، مبلغ سلسلہ، نظارت نشر و اشاعت قادیان)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس زمانہ میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کے کام کو جو مدتوں سے بند ہو چکا تھا جاری کیا آپ کی بعثت سے پہلے مسلمان تبلیغ اسلام کے کام سے بالکل غافل ہو چکے تھے۔ اپنے اردگرد کے لوگوں میں کبھی کوئی مسلمان تبلیغ کر لیتا تو کر لیتا، لیکن تبلیغ کو باقاعدہ کام کے طور پر کرنا مسلمانوں کے ذہن میں ہی نہ تھا اور مسیحی ممالک میں تبلیغ کو تو بالکل ہی ناممکن خیال کیا جاتا تھا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے 1870ء کے قریب اس کام کی طرف توجہ کی اور سب سے پہلے خطوط و اخبارات میں مضامین کے ذریعہ سے یورپ کے لوگوں کو اسلام کے مقابلہ کی دعوت دی اور بتایا کہ اسلام اپنے محاسن میں سب سے بڑھ کر ہے، اگر کسی مذہب میں ہمت ہے تو اس کا مقابلہ کرے۔ مسٹر الیگزینڈر رِوب مشہور امریکن مسلم مشنری آپؑ کی ہی تحریرات سے مسلمان ہوئے۔

براہین احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ واشاعت اور غلبہ اسلام کا کام

براہین احمدیہ کا زمانہ وہ زمانہ تھا جب عیسائیت، آریہ سماج، برہموسماج وغیرہ منظم شکل میں اسلام پر حملہ آور تھے اور ایک ایسی مستقل تصنیف کی ضرورت تھی جس میں باطل کے اس مرکب حملے کا علمی، عملی، عقلی اور منقولی سبھی ہتھیاروں سے دندان شکن جواب دیا جائے اور حقّانیت اسلام کے تازہ نشانوں کو پیش کر کے اسلام کی فضیلت، خاتم النّبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی صداقت اور قرآن مجید کی فوقیت اور برتری کے ثبوت اندرونی و بیرونی، ماضی و حال کے زبردست دلائل کی ایک ایسی عظیم الشان صف بستہ فوج کھڑی کر دی جائے کہ دشمن کے مورچے بے کار ہو جائیں اور اسلام فاتحانہ شان کے ساتھ ہر قلب سلیم میں داخل ہو جائے۔ چنانچہ اسلام کے سپہ سالار اور سلطان القلم حضرت مسیح موعودؑ نے روح الحق کی تائید سے نہایت مختصر وقت میں ایک معرکۃ الآراء کتاب ''براہین احمدیہ'' تصنیف فرمائی۔ آپؑ کو اس مایۂ ناز تصنیف کے دلائل و براہین کے ناقابل تردید اور اٹل ہونے پر اس درجہ یقین اور ایمان تھا کہ آپ نے مذاہب عالم کو اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے کا انعام دینے کا وعدہ فرمایا۔

واقعاتی لحاظ سے بھی براہین احمدیہ سلطان القلم کا شاہکار ثابت ہوئی اور کفر و الحاد کا وہ سیلاب جو نہایت تیزی سے بڑھ رہا تھا اس کے منصہ شہود پر آتے ہی یکسر پلٹ گیا اور عیسائیت کا وہ فولادی قلعہ جس کی پشت پناہی حکومت کی پوری مشینری کر رہی تھی پاش پاش ہو گیا اور ہمیں یقین کامل ہے کہ مستقبل میں اسلام کی طرف سے کفر کے خلاف جو آخری روحانی جنگ ہونے والی ہے وہ انہی ہتھیاروں سے لڑی جائیگی جو براہین احمدیہ کے روحانی اسلحہ خانہ میں پہلے سے موجود ہیں۔ براہین احمدیہ کے منظر عام پر آتے ہی ملک کے طول و عرض میں تہلکہ مچ گیا۔ مسلمانان ہند جو کفر کے پے در پے حملوں سے نڈھال ہو بیٹھے تھے خوشی اور مسرت سے تمتما اٹھے اور حضور علیہ السلام کو بے مثال خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اسے اسلامی مدافعت کا زبردست شاہکار قرار دیا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے اس کتاب کے محاسن و کمالات پر قریباً دو سو صفحات پر محیط ایک مبسوط ریویو لکھا اور اس کتاب کو اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں اپنی نوعیت کی واحد اسلامی خدمت قرار دیا۔ وہ لکھتے ہیں:

''ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔'' (بحوالہ حیات طیبہ، مصنفہ عبد القادر سوداگرمل، صفحہ 48)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ براہین احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ واشاعت اسلام اور پھر اس کے نتیجہ میں غلبہ اسلام کا دلکش نقشہ کھینچتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''اس اندرونی مایوسی اور بیرونی حملے کے وقت حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اسلام کی حفاظت کا کام شروع کیا اور سب سے پہلا حملہ ہی ایسا زبردست کیا کہ دشمنوں کے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ آپ نے ایک کتاب ''براہین احمدیہ'' لکھی جس میں اسلام کی صداقت کے دلائل کو بوضاحت بیان فرمایا اور دشمنان اسلام کو چیلنج دیا کہ اگر وہ اپنے مذاہب سے پانچواں حصہ دلائل بھی نکال دینگے تو آپ ان کو دس ہزار روپیہ دیں گے۔ باوجود ناخنوں تک زور لگانے کے کوئی دشمن اس کتاب کا جواب نہ دے سکا اور ہندوستان کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک شور پڑ گیا کہ یہ کتاب اپنی آپ ہی نظیر ہے دشمن حیران رہ گئے کہ یا تو اسلام دفاع کی بھی طاقت نہ رکھتا تھا یا اس مرد میدان کے بیچ میں آ کودنے کے سبب سے اس کی تلوار ادیان باطلہ کے سر پر اس زور سے پڑنے لگی ہے کہ ان کو اپنی جانوں کے لالے پڑ گئے ہیں۔

اس وقت تک آپ نے مسیحیت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اور نہ لوگوں میں آپ کی مخالفت کا جوش پیدا ہوا تھا اور وہ تعصب سے خالی تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں مسلمانوں نے علی الاعلان کہنا شروع کر دیا کہ یہی شخص اس زمانہ کا مجدد ہے بلکہ لدھیانے کے ایک بزرگ نے جو اپنے زمانے کے اولیاء میں سے شمار ہوتے تھے یہاں تک لکھ دیا کہ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اس کتاب کے بعد آپ نے اسلام کی حفاظت اور اس کی تائید میں اس قدر کوشش کی کہ آخر دشمنان اسلام کو تسلیم کرنا پڑا کہ اسلام مردہ نہیں بلکہ زندہ مذہب ہے اور ان کو فکر پڑ گئی کہ ہمارے مذہب اسلام کے مقابلہ میں کیونکر ٹھہریں گے اور اس وقت اس مذہب کی جو سب سے زیادہ اپنی کامیابی پر اترا رہا تھا اور اسلام کو اپنا شکار سمجھ رہا تھا یہ حالت ہے کہ اس کے مبلغ حضرت اقدسؑ کے خدام سے اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح گدھے شیروں سے بھاگتے ہیں اور کسی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ احمدی کے مقابلے پر کھڑا ہو جائے۔ آج آپ کے ذریعے سے اسلام سب مذاہب پر غالب ہو چکا ہے کیونکہ دلائل کی تلوار ایسی کاری تلوار ہے کہ گو اس کی ضرب دیر بعد اپنا اثر دکھاتی ہے مگر اس کا اثر نہ مٹنے والا ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیحیت گو ابھی اسی طرح دنیا کو گھیرے ہوئے ہے جس طرح پہلے تھی اور دیگر ادیان بھی اسی طرح قائم ہیں جس طرح پہلے تھے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی موت کی گھنٹی بج چکی ہے اور ان کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے۔ رسم و رواج کے اثر کے سبب سے ابھی لوگ اسلام میں اس کثرت سے داخل نہیں ہوتے جس کثرت سے داخل ہونے پر ان کی موت ظاہر بینوں کو نظر آ سکتی ہے، مگر آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ عقلمند آدمی بیج سے اندازہ لگاتا ہے۔ حضرت اقدسؑ نے ان پر ایسا وار کیا کہ اسکی زد سے وہ جانبر نہیں ہو سکتے اور جلد یا بدیر ایک مردہ ڈھیر کی طرح اسلام کے قدموں پر گریں گے۔

(دعوت الامیر، انوار العلوم، صفحہ 433 تا 439)

ابتدائے دعویٰ سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مرکزی توجہ کسر صلیب کی طرف رہی ہے۔ حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ میں پندرہ برس کا تھا جب سے کہ عیسائیوں سے میرے مباحثات شروع ہیں۔ عیسائیوں پر حجت پورا کرنے کا آپ کے اندر اس قدر جوش تھا کہ آپ فرماتے ہیں:

''میں نے قصد کیا ہے کہ اب قلم اٹھا کر پھر اس کو اس وقت تک موقوف نہ رکھا جائے جب تک کہ خدا تعالیٰ اندرونی اور بیرونی مخالفوں پر کامل طور پر حجت پوری کر کے حقیقت عیسویہ کے حربہ سے حقیقت دجالیہ کو پاش پاش نہ کرے۔''

(نشان آسمانی، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 406)

پھر آپ کی قلم سے وہ عظیم الشان اور انقلاب آفریں کتب اور لٹریچر شائع ہوئیں جس نے مذہبی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ اور ایسے دلائل و براہین عیسائیت کے مقابل پر استعمال کیں کہ کسر صلیب کا کما حقہ حق ادا کر دیا۔

چنانچہ حیرت دہلوی جو بہت بڑے مصنف گذرے ہیں اور ایک مشہور اخبار کے ایڈیٹر تھے اور شدید ترین مخالف احمدیت تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی۔ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے

مقابلہ میں زبان کھول سکتا......اسکا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے۔‘‘ (تاریخ احمدیت، جلد2، صفحہ 565، مطبوعہ قادیان 2007)

1894ء میں دنیا بھر کے پادریوں کی ایک عظیم الشان کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی اسکے ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلیس جان ایلی کوٹ نے کہا:

’’اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آرہا ہے اور اس جزیرے میں بھی کہیں کہیں اسکے آثار نظر آرہے ہیں۔ . . . . یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بنا پر محمد (صلعم) کا مذہب ہماری نگاہ میں قابل نفریں قرار پاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمد (صلعم) کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جارہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جاسکتے ہیں اور یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہم سے بعض ذہن اس کی طرف مائل ہورہے ہیں۔‘‘ (دی آفیشل رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس آف دی انگلیکن کمیونین 1894ء، صفحہ 64)

جلسہ مذاہب عالم لاہور
تبلیغ واشاعت اور غلبہ اسلام

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا بڑا مقصد یہی تھا کہ مذاہب عالم پر اسلام کی برتری اور فوقیت ثابت کی جائے جیسا کہ آیت لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ سے واضح ہے اور اس غرض کیلئے آپ ہمیشہ ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ جس میں اسلام کے محاسن اور خوبیاں بیان کر کے اس کی عظمتِ شان اور اس کا غلبہ ثابت کیا جائے۔ اور یہ موقع آپؑ کو 1896ء میں اس وقت میسر آگیا جب لاہور میں جلسہ مذاہب عالم منعقد کیا گیا اور اس جلسہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو بھی اپنا مضمون سنانے کی دعوت دی گئی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں سنانے کیلئے اپنا مضمون مکمل کیا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ ’’مضمون بالا رہا‘‘ چنانچہ جب آپؑ کا یہ مضمون پڑھا جارہا تھا تو جلسہ کا مقررہ وقت ختم ہوگیا۔ اس پر منتظمین جلسہ نے جلسہ کا وقت بڑھا دیا لیکن پھر بھی صرف ایک سوال کا جواب مکمل ہوسکا تھا جبکہ چار اور سوالوں کے جوابات پڑھے جانے باقی تھے۔ تب حاضرین کے اشتیاق اور اصرار پر جلسہ کا ایک دن اور بڑھا دیا گیا اور جب مکمل مضمون سنا دیا گیا تو ہر شخص کی زبان پر یہی الفاظ تھے کہ مضمون بالا رہا۔ مضمون بالا رہا۔

کلکتہ کے اخبار ’’جنرل وگوہر آصفی‘‘ نے 24 جنوری 1897ء کی اشاعت میں لکھا:

’’اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت وندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچالیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔‘‘ (تاریخ احمدیت، جلد اوّل، صفحہ 572، مطبوعہ قادیان 2007)

یہ لیکچر جو بعد میں ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے نام سے اردو میں شائع ہوا، اسکے اب تک 52 سے زائد زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں جو لاکھوں لوگوں کیلئے راہ ہدایت ثابت ہو چکے ہیں۔ ’’جلسہ مذاہب عالم‘‘ کا انتظام منشاء ایزدی سے تھا تا کہ اسلام کا روشن اور تابناک چہرہ مذاہب عالم پر ظاہر ہو اور لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے وعدہ کے عین مطابق ادیان مختلفہ پر غلبہ اسلام کا عظیم الشان اظہار ہو۔

مباحثات ومناظرات کے ذریعہ غلبہ اسلام

تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کو مختلف مباحثات اور مناظرات بھی کرنے پڑے جن میں ہمیشہ ہی اسلام کو فتح عظیم عطا ہوئی۔ ان مباحثات ومناظرات میں آپؑ نے علم کا ایسا خزانہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا کہ رہتی دنیا تک مسلمانوں کو قرآن کریم کو سمجھنے اور دینی مسائل کو حل کرنے میں رہنمائی ملتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا۔

’’میں ہر میدان میں تیرے ساتھ ہوں گا اور ہر ایک مقابلہ میں روح القدس سے میں تیری مدد کروں گا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 241)

حضور علیہ السلام کے مشہور مباحثات میں مباحثہ امرتسر، مباحثہ لدھیانہ اور مباحثہ دہلی بہت ہی مشہور مباحثات ہیں۔

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے ردّ میں صرف زبانی مباحثات ہی نہیں کیے بلکہ آپؑ نے عیسائیت اور دیگر مذاہب کے رد میں بہت بڑا قلمی جہاد بھی کیا ہے۔ اس جہاد کا میدان 85 سے زائد کتب، سینکڑوں اشتہارات، تقاریر وخطابات، مکتوبات وملفوظات پر پھیلا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے اس علمی وروحانی خزانے نے نہ صرف اسلام کی روشن اور حسین تعلیم کو دنیا پر آشکار کیا بلکہ دیگر تمام مذاہب کے خلاف مسلمانوں کے ہاتھ میں یہ ایک ایسا اسلحہ ہے جس کو استعمال کئے بغیر وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ کاش مسلمان اس کی قدر پہچانیں! مسلمانوں میں سے انصاف پسند اور فطرت سلیم رکھنے والوں نے اسکا برملا اعتراف بھی کیا چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد صاحب اخبار ’’وکیل‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے، قائم رہے گا۔‘‘ (تاریخ احمدیت، جلد2 صفحہ 561، مطبوعہ قادیان 2007)

ادیان عالم پر دین اسلام کی عقلی ونقلی دلائل کے ساتھ برتری ثابت کرنا اور اسے زندہ کامل اور مکمل مذہب کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنا آپ کی زندگی کا مقصد تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’میں اس مولیٰ کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5 صفحہ 35)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنے والے انقلاب عظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دار الامان میں داخل کردے گی جسکے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔ اس ملک میں خدا کی حکمت نے یہ کام کیا ہے تا جلد تر متفرق قوموں کو ایک قوم بنا دے اور صلح اور آشتی کا دن لاوے۔ ہر ایک کو اس ہوا کی خوشبو آرہی ہے کہ یہ تمام متفرق قومیں کسی دن ایک قوم بننے والی ہے۔‘‘ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 181)

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

خلافت اولیٰ میں
تبلیغ واشاعت اسلام کی مساعی

27 مئی 1908ء کو مرکز احمدیت قادیان میں خلافت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ بنے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تبلیغ واشاعت اسلام کیلئے باقاعدہ واعظین انجمن کی طرف سے مقرر نہ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس امر کیلئے مختلف واعظین کا تقرر فرمایا جن میں شیخ غلام احمد صاحب نومسلم، حضرت مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی، حضرت غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور حضرت غلام رسول صاحب راجیکی وغیرہ شامل تھے۔ اسکے علاوہ مختلف جگہوں پر لیکچرز کیلئے آپ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ اور دیگر بزرگان سلسلہ کو بھجوایا کرتے تھے۔

خلافت اولیٰ میں تبلیغ اشاعت اسلام کی غرض سے مختلف اخبارات ورسائل جاری ہوئے جن کے ذریعہ اسلام کا پیغام مختلف ممالک تک پہنچا۔ چنانچہ اکتوبر 1909ء میں اخبار نور، 1910ء میں اخبار الحق اور 18 جون 1913ء کو اخبار الفضل جاری ہوئے۔ اسکے علاوہ جنوری 1911ء میں رسالہ ’’احمدی‘‘ اور ستمبر 1912ء

میں رسالہ ''احمدی خاتون'' شائع ہونا شروع ہوئے۔ 1913ء میں عربی ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام احمدیت کیلئے ''بدر'' میں مصالح العرب کے نام سے ایک ہفتہ وار عربی ضمیمہ شائع ہوا۔ مرکزِ احمدیت قادیان سے ہندی، انگریزی، گورمکھی، اردو، پشتو اور فارسی زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا اور خلافت احمدیہ، اظہار حقیقت، البشریٰ جلد اول و دوم، آئینہ صداقت، احمدیہ پاکٹ بک، کشف الحقائق وغیرہ 40 کے قریب کتب شائع ہوئیں۔

خلافت اولیٰ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے مختلف انجمنوں کا قیام ہوا جن میں انجمن ارشاد، انجمن مبلغین وغیرہ شامل ہیں۔ انجمن ارشاد کا قیام 1909ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے فرمایا جس کا مقصد دشمنان اسلام کے اعتراضات کا رد تھا۔ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کیلئے قادیان میں ''سادہ سنگت'' انجمن قائم ہوئی جس کے ذریعہ ہزاروں پمفلٹس شائع ہوئے۔ 27/مارچ 1910ء کو راجپوتوں میں تبلیغ کی خاطر ''انجمن مسلمان راجپوتان ہند'' کا قیام عمل میں آیا۔ 1911ء میں خلافت اولیٰ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے ایک رؤیا کی بنیاد پر ''انجمن انصار اللہ'' قائم کی۔ جولائی 1913ء تک اس کے ذریعہ دو تین سو آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے پھر اسی انجمن کے تحت پہلے مبلغ انگلستان حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کو اپنے خرچ پر انگلستان بھجوایا۔

1912ء میں قادیان کے نوجوانوں نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی غرض سے ''انجمن مبلغین'' جسکا دوسرا نام ''یادگار احمد'' بھی تھا، بنائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس میں شمولیت کی تحریک کی۔

خلافت اولیٰ میں پورے ہندوستان میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی خاطر مباحثات و مناظروں میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے حکم پر قادیان سے علماء سلسلہ تشریف لے جاتے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی حقانیت ثابت کر دکھاتے۔ جیسے قادیان کے نزدیک ایک گاؤں کھارا میں 1910ء میں مباحثہ ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ، حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ اور حضرت سید عبدالحئی صاحبؓ کو بھجوایا۔ اسی طرح مباحثہ رام پور، مباحثہ منصوری، مباحثہ مانگٹ اونچا، مباحثہ مونگھیر، مباحثہ مدرسہ چٹھہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان مباحثات کے نتیجہ میں کثرت سے لوگ احمدیت میں شامل ہوئے۔ چنانچہ ستمبر 1913ء میں ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں اٹھوال کے تمام احباب مباحثہ ''مسئلہ حیات مسیح'' کے نتیجہ میں احمدیت کی آغوش میں آئے۔ پھر خلافت اولیٰ میں اشاعت اسلام کا ایک اور ذریعہ لیکچرز تھے۔ 1909ء کے آخر میں فورمین کالج میں مسیحی لیکچروں کا سلسلہ شروع ہوا جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اسلامی لیکچروں کا سلسلہ لاہور میں شروع کروایا۔ جس میں قادیان سے مقررین بھجوائے گئے۔ اسی طرح جلسہ میرٹھ میں لیکچر کیلئے علماء کا ایک وفد قادیان سے گیا۔ ریاست میسور کے شہر بنگلور میں جماعت اسلامیہ کے جلسہ میں بھی مرکزِ احمدیت سے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ وغیرہ نے شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ تبلیغ و اشاعت اسلام میں اس قدر دلچسپی رکھتے تھے کہ کان پور میں اشاعت و حفاظت اسلام کی غرض سے ایک نیا مدرسہ الٰہیات قائم ہوا تو آپ نے مدرسہ کے سیکرٹری کو نہ صرف مفید مشورے دیے بلکہ کچھ رقم بھی تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے بھجوائی۔ جنوری 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے قادیان سے مختلف ممالک میں وفد بھجوانے کی تجویز فرمائی اور سنگاپور اور سیلون میں مبلغین بھجوانے چاہے لیکن اس خواہش کی تکمیل خلافت ثانیہ میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ اور شیخ محمد یوسف صاحبؓ کو تبلیغ و اشاعت اسلام کی خاطر سنسکرت پڑھانے کیلئے ایک پنڈت مقرر فرما کر اسکے اخراجات کا انتظام خود فرمایا۔ غرضیکہ تبلیغ و اشاعت اسلام کا کوئی بھی موقع آپ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ آپ نے ہندوستان کے طول و عرض میں تبلیغی وفود بھجوائے۔ علماء لمبے لمبے دورے کرتے اور مختلف مقامات پر متعدد انجمنیں قائم کرتے۔ جس کے نتیجہ میں کثیر تعداد میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت ہوتی اور کثرت سے لوگ احمدی ہوئے۔ خلافت اولیٰ میں 78 کے قریب نئی مضبوط جماعتیں قائم ہوئیں۔ انہی میں سے حضرت مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی محل کے مشہور شاگرد حضرت مولوی سید عبدالواحد صاحب نے احمدیت قبول کی اور ان کی تبلیغ سے 1921ء تک ڈیڑھ ہزار سے بھی زیادہ احمدی ہوئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے جنوری 1914ء میں ہندوستان بھر میں تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے ایک سکیم حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی منظوری سے پیش کی۔ علمائے سلسلہ نے مرکز احمدیت کی اس سکیم پر لبیک کہا اور اس تبلیغی سکیم کی تکمیل کیلئے حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعوت الی الخیر فنڈ بھی کھولا۔ غرض یہ کہ خلافت اولیٰ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی گرانقدر مساعی ہوئیں جسکے نتیجہ میں احمدیت کا پیغام ہندوستان سے نکل کر مختلف ممالک تک پہنچ گیا۔

خلافت ثانیہ میں تبلیغ واشاعت اسلام کے سلسلہ میں مساعی

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد 14/مارچ 1914ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو تبلیغ و اشاعت اسلام میں انتہائی ترقی ہوئی۔ آپؓ کے سنہری دور میں دنیا کے کونے کونے میں احمدیت کا پیغام پہنچ گیا۔ اس دوران جنگ عظیم اول کے خوفناک حالات آئے جس نے دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا لیکن اشاعت توحید اور تبلیغ اسلام کی مساعی میں کمی نہ آئی۔ دنیا کا کوئی ایسا علاقہ نہ تھا جہاں حضورؓ کے تربیت یافتہ پرندے محوِ پرواز نہ ہوئے ہوں۔ یورپ و امریکہ تک مبلغین کا ایک جال بچھ گیا۔

17/اپریل 1914ء کو آپؓ کے ارشاد پر تبلیغ و اشاعت اسلام کے معاملہ پر غور کرنے کیلئے ملک بھر کے نمائندوں کی شوریٰ بلائی گئی جس میں ڈیڑھ سو سے زائد نمائندگان نے شرکت کی اور اس شوریٰ میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں اہم امور طے پائے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے شوریٰ میں منصب خلافت کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''میں چاہتا ہوں کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر ایک زبان کے سیکھنے والے اور پھر جاننے والے ہوں۔ تا کہ ہم ہر ایک زبان میں آسانی کے ساتھ تبلیغ کر سکیں اور اسکے متعلق میرے بڑے بڑے ارادے اور تجاویز ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے زندگی دی اور توفیق دی اور پھر اپنے فضل سے اسباب عطا کیے اور ان اسباب سے کام لینے کی توفیق ملی تو اپنے وقت پر ظاہر ہو جاویں گے۔ غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں۔''

(منصب خلافت، انوار العلوم، جلد 2 صفحہ 37)

شوریٰ میں طے ہونیوالے امور کی تکمیل کیلئے حضور انورؓ نے ایک رؤیا کی بناء پر ''انجمن ترقی اسلام'' کی بنیاد رکھی۔ یہ انجمن اسم بامسمّی ثابت ہوئی اور اللہ کے فضل سے اسلام کی ترقی اشاعت کا نہایت موثر ذریعہ ثابت ہوئی۔ اس بابرکت ادارہ کے ذریعہ ایک لمبا عرصہ دنیا میں تبلیغ و اشاعت اسلام ہوتی رہی یہاں تک کہ پہلے صدر انجمن احمدیہ اور پھر 1945ء میں تحریک جدید نے بین الاقوامی سطح پر تبلیغ کا یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

بیرون ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام

خلافت ثانیہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا دائرہ مزید وسیع ہوا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام ہندوستان سے بیرون ممالک میں کثرت سے پہنچانے کا انتظام ہوا۔ چنانچہ مرکزِ احمدیت قادیان سے حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ جولائی 1913ء میں بیرونی مشن کی بنیاد رکھ چکے تھے لیکن اس کا مستقل قیام اپریل 1914ء میں ہوا جب ووکنگ سے لندن منتقل ہوئے اور کرائے کے مکان میں تبلیغ اسلام کا مرکز بنایا اور ایک شخص نے اسلام قبول کیا۔ پھر حضرت قاضی عبداللہ صاحب، حضرت عبدالرحیم نیر صاحبؓ وغیرہ بھی انگلستان میں اشاعت توحید و اسلام میں مصروف رہے۔ لندن کے بعد پھر 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ امریکہ تشریف لے گئے۔ 1920ء میں مولوی مبارک علی صاحب کے لندن تشریف لانے پر حضرت عبدالرحیم نیر صاحبؓ 1921ء میں نائیجیریا چلے گئے۔

احمدیہ دارالتبلیغ ماریشس کے قیام کیلئے 20/فروری 1915ء کو صوفی غلام محمد صاحب قادیان سے کولمبو 14/مارچ 1915ء کو پہنچے اور وہاں تین ماہ قیام کر کے جماعت کی بنیاد رکھ کر 15/جون 1915ء کو ماریشس پہنچے اور وہاں دارالتبلیغ قائم کیا۔ اسی طرح نائیجیریا، سیرالیون، لائبیریا، سیلون میں دارالتبلیغ قائم ہوئے۔

1921ء میں غانا، نائیجیریا میں دارالتبلیغ کا قیام ہوا اور 1922ء میں شیخ محمود احمد عرفانی صاحب کے ذریعہ بلاد عربیہ کا پہلا دارالتبلیغ مصر میں قائم ہوا۔ 26/نومبر 1923ء کو ملک غلام فرید صاحبؓ کو مرکز احمدیت قادیان سے جرمنی روانہ فرمایا اور مسجد برلن کی تحریک کی گئی۔ 1925ء میں شام میں نیا دارالتبلیغ قائم ہوا اور اسی سال سماٹرا و جاوا میں بھی دارالتبلیغ قائم ہوا۔ 12/جولائی 1924ء کو شہزادہ عبدالمجید صاحب کو ایران میں احمدیہ مرکز قائم کرنے کیلئے بھجوایا گیا۔ ان کے ساتھ مولوی ظہور حسین صاحب کو بخارا میں احمدیت پہنچانے کا

حکم دیا۔ 16/اکتوبر 1924ء کو مشہد ایران میں نیا دار التبلیغ قائم ہوا۔ 1936ء میں دار التبلیغ ہنگری، پولینڈ، چیکوسلواکیہ، ارجنٹائن قائم ہوئے۔ اسی طرح برما، سپین واٹلی، البانیہ و یوگوسلاویہ، سیرالیون و مشرقی افریقہ میں بھی مشن ہاؤسز کا قیام خلافت ثانیہ میں ہوا۔ یکم اپریل 1932ء میں سیلون، 4 جون 1935ء کو جاپان، 26/مئی 1935ء کو ہانگ کانگ، مئی 1942ء میں فرانس، 1946ء میں سسلی اور سوئٹزرلینڈ اور 1947ء میں ہالینڈ میں احمدیہ مسلم مشن کا قیام عمل میں آیا۔

قادیان اور مضافات میں تبلیغ و اشاعت اسلام

مرکزِ احمدیت قادیان میں آنیوالے مہمانوں کو حقیقت احمدیت اور اشاعت اسلام سے روشناس کرانے کیلئے کوئی مستقل واعظ مقرر نہ تھا۔ چنانچہ یکم نومبر 1932ء کو واعظ مقامی کی آسامی منظور ہونے کے بعد حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری قادیان کے پہلے واعظ مقامی مقرر ہوئے۔

1938ء سے قادیان اور مضافات میں تبلیغ پر خاص توجہ ہوئی۔ 1940ء میں مجلس انصار اللہ کا قیام ہوا اور قادیان کو آٹھ حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ تبلیغی اغراض کیلئے دو حلقوں کی دوکانیں جمعرات سے جمعہ کی نماز تک بند ہوتیں اور وہ احباب تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے مختلف علاقوں میں جاتے اور ایک رات قیام کے بعد جمعہ کی نماز قادیان میں ادا کرتے۔ ان مساعی کے نتیجہ میں 1940ء کے جلسہ میں نئے بیعت کرنے والوں کی تعداد 386 ہوگئی۔

ٹریکٹ، اشتہارات

اخبارات ورسائل کے ذریعہ اشاعت اسلام

تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے ایک خصوصی کاوش اشتہارات اور ٹریکٹس کی اشاعت تھی۔ جولائی 1914ء میں اسلام کی حقانیت کے متعلق اہل بنگال کیلئے بنگالی ٹریکٹ کلکتہ سے شائع ہوا جس سے عوام الناس میں سلسلہ احمدیہ کے حالات جاننے کا شوق پیدا ہوا۔ 1915ء میں سندھی ٹریکٹ ''ایک عظیم الشان بشارت'' شائع ہوا۔ بلاد عربیہ میں اشاعت اسلام کیلئے ''الدین الحیّ'' کے نام سے عربی زبان میں ٹریکٹ شائع ہوا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اخبارات کی توسیع کی طرف بھی خاص توجہ دلائی جس کے نتیجہ میں مرکز احمدیت سے 17/اکتوبر 1915ء کو پہلا اخبا ''فاروق'' جاری ہوا۔ جون 1916ء میں ''اخبار صادق'' اور دسمبر 1916ء میں صادق لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ اسی طرح ''احمدیہ گزٹ'' اور دسمبر 1926ء میں انگریزی اخبار ''سن رائز'' جاری ہوئے۔ 6/جون 1935ء سے لنڈن سے ''مسلم ٹائمز'' عبدالرحیم درد صاحب کی ادارت میں شائع ہونا شروع ہوا۔ اسی طرح لندن سے ''الاسلام انگریزی'' اور اخبار ''البشریٰ'' (حیدرآباد سندھ) اور کشمیر کیلئے اخبار ''اصلاح'' جاری ہوئے۔ فلسطین میں ''البشارۃ الاسلامیۃ'' چھپنا شروع ہوا۔ 1930ء میں رسالہ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے میگزین کا اجرا ہوا۔ یوں خلافت ثانیہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے مختلف ممالک سے مختلف زبانوں میں 122 اخبارات ورسائل جاری ہوئے۔

تبلیغی خطوط

حضرت مصلح موعودؓ نے خط وکتابت کے ذریعہ بھی اشاعت اسلام کا کام سرانجام دیا۔ کئی والیان ریاست کو تبلیغی خطوط لکھے اور ان کیلئے کتب تصنیف فرمائیں۔

تبلیغی کلاسز

حضرت مصلح موعودؓ نے ملک بھر میں تبلیغ واشاعت اسلام میں تیزی لانے کیلئے تبلیغی کلاسوں کا اجرا فرمایا اور مبلغین کی اعلیٰ کلاسز کیلئے لیکچروں کا سلسلہ شروع فرمایا۔ چنانچہ 21 جون 1920ء کو مبلغین کلاس کا آغاز ہوا۔

وقف زندگی کی تحریکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سلسلہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے پیش نظر اور اشاعت اسلام کیلئے 7 دسمبر 1917ء کو تحریک وقف زندگی کا اعلان فرمایا جس کیلئے فوراً 63 نوجوانوں نے اپنے نام پیش کیے۔ پھر آپؓ نے تبلیغ کیلئے یک ماہی وقف کی تحریک کی جس کیلئے 1300 اصحاب نے لبیک کہا 29/جنوری 1943ء کو مبلغین کی ضرورت کے پیش نظر دیہاتی مبلغین کی تحریک کی۔ 24/مارچ 1944ء کو وقف زندگی کی وسیع تحریک فرمائی جس کے نتیجہ میں بعض پڑھے لکھے نوجوانوں نے سہ سالہ وقف کیلئے خود کو پیش کیا۔ 8/اکتوبر 1932ء کو پہلا یوم تبلیغ منایا گیا۔

تحریک جدید اور وقف جدید

1934ء میں مخالفین نے جماعت احمدیہ کی ترقی دیکھ کر مخالفت کا طوفان برپا کر دیا اور احرار نے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کا دعویٰ کیا۔ ان کا دعویٰ ایک خواب ہی بن کر رہ گیا۔ جس کے مقابل پر تحریک جدید کی برکت سے پوری دنیا میں مبلغین پھیل گئے۔ تحریک جدید کے ذریعہ اشاعت اسلام میں ترقی ہوئی اور تبلیغ کے مختلف ذرائع سے احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچا۔ چنانچہ انفرادی ملاقاتوں، جلسوں، مقامی اخبارات میں مضامین کی اشاعت، تقسیم کتب، تبلیغ بذریعہ خطوط، بلند پایہ شخصیات کی دعوتوں، مناظرات، جلسہ ہائے سیرت النبیؐ، ریڈیو سے تقاریر، تبلیغی مجالس کے قیام، یوم التبلیغ، غیر مسلموں کی مذہبی کانفرنسوں میں شمولیت وغیرہ سے تبلیغ واشاعت اسلام میں نمایاں کام ہوا۔

حضورؓ نے دنیا کی مشہور زبانوں انگریزی، جرمن، ڈچ میں قرآن کے تراجم کروائے، انگریزی تفسیر القرآن کا کام قادیان میں ہو رہا تھا جسکی پہلی جلد 1947ء میں طبع ہوئی۔ اس کے علاوہ بارہ کتابوں کا سیٹ دنیا کی آٹھ مشہور زبانوں میں ترجمہ کروایا۔ اسکے علاوہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور اشتہار شائع کروائے۔ یکم فروری 1945ء کو 11 واقفین کو بیرون ملک بھجوانے اور 9 واقفین کو تفسیر، حدیث، فقہ اور فلسفہ و منطق کی اعلیٰ تعلیم دلانے کیلئے منتخب فرمایا۔ اسکے علاوہ مختلف مقامات میں احمدی ڈسپنسریاں، مدارس، مساجد قائم ہوئیں جس سے تبلیغ و اشاعت اسلام کے کاموں میں بہت ترقی ہوئی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے 1957ء میں وقف جدید کی بنیاد رکھی جس کے تحت تمام ہندوستان کی جماعتوں میں اشاعت اسلام کیلئے معلمین کا جال بچھایا گیا۔

قرآن کریم اور کتب سلسلہ کی دیگر زبانوں میں اشاعت

حضرت مصلح موعودؓ نے دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف اقوام میں تبلیغ اشاعت اسلام کیلئے قرآن کریم کے تراجم کی ضرورت محسوس کی اور مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرنے کی تحریک فرمائی۔

مساجد کی تعمیر کے ذریعہ تبلیغ واشاعت اسلام

خلافت ثانیہ میں اشاعت اسلام کیلئے جو ایک نمایاں کام ہوا وہ مساجد کی تعمیر ہے جن کے ذریعہ تبلیغ واشاعت اسلام کا کام بخوبی ہوتا رہا اور ہو رہا ہے۔

دیگر مذاہب کی تحقیق کا انتظام اور اسکے ذریعہ تبلیغ واشاعت اسلام

اشاعت اسلام کیلئے حضرت مصلح موعودؓ نے بعض علماء کو دیگر مذاہب پر تحقیق کیلئے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مہاشہ ملک فضل حسین صاحب ہندو ازم کیلئے، چوہدری عبدالسلام صاحب کاٹھ گڑھی سکھ ازم کیلئے، شیخ فضل الرحمن صاحب کو عیسائیت پر تحقیق کیلئے مقرر کیا گیا۔ چنانچہ ان علماء نے بعد تحقیق اس میدان میں اشاعت اسلام میں نمایاں خدمات کیں۔

تبلیغی وفود و دورہ جات اور مباحثات و مناظرات

خلافتِ ثانیہ میں مرکزِ احمدیت قادیان سے اشاعت اسلام کیلئے علماء اور مبلغین کے وفود بھجوائے جاتے تھے۔ چنانچہ 3/اگست 1917ء کو ممبئی میں وفد بھجوایا جنہوں نے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو تبلیغ کی اور اشتہارات، لیکچرز، دروس، ٹریکٹس کے ذریعہ تبلیغ کی۔ 26/نومبر 1932ء کو مولوی ارجمند خان صاحب کی قیادت میں 29 افراد پر مشتمل جامعہ احمدیہ کا وفد قادیان سے روانہ ہوا جس نے جالندھر، پھلور، لدھیانہ، انبالہ، دہلی، علی گڑھ اور میرٹھ سے ہوتے ہوئے دیوبند اور سہارنپور تک لمبا سفر طے کیا۔ کھیلوں کے میچ بھی کیے اور تبلیغی لیکچرز بھی دیے۔ اسی طرح قادیان سے شمالی و وسطی ہند میں تبلیغی وفود بھجوائے گئے۔ حضور انورؓ نے تبلیغ واشاعت اسلام کی غرض سے نہ صرف خود دورہ جات فرمائے بلکہ ناظروں کو بھی دوروں کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضور انور نے حیدرآباد دکن و دہلی کا سفر فرمایا۔ لاہور، امرتسر اور سیالکوٹ میں 13/فروری سے 23 فروری 1920ء تک سفر کر کے وہاں لیکچرز دیے۔ خلافت ثانیہ میں کوئی سال ایسا نہ تھا جس میں کوئی مباحثہ نہ ہوا ہو۔ مباحثہ ڈیرہ غازیخان، مباحثہ گوجرانوالہ، مباحثہ چٹاگانگ، سڑوعہ، مباحثہ امرتسر، سرگودھا، شنگر، اجنالہ، لکھنؤ، مباحثہ مجوکہ وغیرہ ان میں سے چند ایک ہیں۔

ہندوستان کی غیر مسلم اقوام میں تبلیغ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپریل 1922ء میں اچھوت اقوام میں تبلیغ کیلئے خاص عملہ مقرر فرمایا اور ان اقوام میں اشاعت اسلام کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ کچھ عرصہ میں ہی بہت سے مذہبی سکھ بالیکی اور دوسرے اچھوت اسلام احمدیت میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ ابتدائی طور پر اشاعت اسلام کا یہ کام شیخ عبد الخالق نو مسلم کے ذریعہ قادیان سے شروع ہوا پھر دو اڑھائی سال میں جو اچھوت مسلمان ہوئے ان کے ذریعہ اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ ہوئی اور پھر پورے ملک میں یہ تحریک پھیل گئی۔ گیانی واحد حسین صاحب اچھوت اقوام کے طلباء کے مدرس مقرر ہوئے۔ مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات

کے ماتحت لٹریچر تیار کیا جس سے اچھوت اقوام میں بیداری پیدا ہوئی۔

1923ء میں تحریک شدھی کے خلاف جہاد کا اعلان ہوا اور صیغہ ’’انسداد ارتداد ملکانہ‘‘ کے نام سے دفتر کھولا گیا۔ متاثرہ علاقوں میں تبلیغ کرنے والوں کو واپسی پر خلیفہ وقت سے سند خوشنودی عطا ہوئی اور پھر حضورؓ نے ان علاقوں میں مستقل مبلغین کا تقرر فرمایا۔ اس ضمن میں جو تبلیغی کارہائے نمایاں ہوئے اس کو غیروں نے بھی تسلیم کیا۔ چنانچہ اخبار مشرق نے لکھا:

’’جماعت احمدیہ نے خصوصیت کے ساتھ آریہ خیالات پر بہت بڑی ضرب لگائی ہے اور جماعت احمدیہ جس ایثار اور درد سے تبلیغ و اشاعت اسلام کی کوشش کرتی ہے وہ اس زمانہ میں دوسری جماعتوں میں نظر نہیں آتی۔‘‘

(مشرق 15 / مارچ 1923ء بحوالہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات صفحہ 43)

حضرت مصلح موعودؓ کا سفر یورپ

1924ء کا سال تبلیغ و اشاعت اسلام کے حوالہ سے اہم تھا کیونکہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یورپ کا پہلا سفر فرمایا جس کے نتیجہ میں مغربی ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے نئے دور کا آغاز ہوا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے رؤیا میں دیکھا کہ آپ لندن میں ہیں اور ایک جلسہ میں آپ شامل ہیں۔ مسٹر لائڈ جارج (سابق برطانوی وزیر اعظم) اس جلسہ میں تقریر کر رہے ہیں کہ یکدم ان کی حالت بدل گئی اور انہوں نے دہشت زدہ ہو کر کہا کہ مجھے ابھی خبر آئی ہے کہ مرزا محمود امام جماعت احمدیہ کی فوجیں عیسائی لشکر کو دباتی چلی آتی ہیں اور مسیحی لشکر شکست کھا رہا ہے۔ چنانچہ 23 ستمبر 1924ء کے سنہری روز حضرت مصلح موعودؓ کا ویمبلے کانفرنس میں بے مثل مضمون پڑھا گیا جس سے جہاں ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ کی لندن میں تقریر کرنے والی رؤیا پوری ہوئی وہاں اسلام کی فتح کے جھنڈے بھی گڑ گئے۔ سفر یورپ کے دوران حضور انور نے تبلیغی لیکچرز دیے اور یہ فیصلہ بھی فرمایا کہ ریویو آف ریلیجنز کا انگریزی ایڈیشن آئندہ لندن سے شائع ہوا کرے۔

غیر مسلموں کا قبول اسلام

13 اپریل 1914ء کو پشاور مشن کے ایک فاضل مسیحی شیخ عبد الخالق صاحب نے حضور انورؓ سے تبادلہ خیالات کے بعد قبول اسلام کر لیا۔ بعد میں رد عیسائیت اور تائید اسلام میں خوب کام کیا۔ پروفیسر ریگ کلیمنٹ نے خلافت ثانیہ میں احمدیت قبول کی۔ 1942ء میں روسی ترجمان نے اسلام احمدیت کو قبول کیا۔ اسی طرح دو ہسپانوی باشندوں نے قبول اسلام احمدیت کی سعادت پائی۔ غرضیکہ خلافت ثانیہ میں تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں پوری دنیا میں تبلیغ و اشاعت اسلام ہوئی جس کے نتیجہ میں ہزاروں سعید روحوں نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

خلافت ثانیہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام دنیا کے کئی ممالک میں پہنچ چکا تھا جس نے محققین کو دعوت تحقیق دی۔ چنانچہ ڈنمارک کی دو خواتین سلسلہ احمدیہ کی تحقیق کیلئے قادیان آئیں۔ اسی طرح ایک عرب سیاح محمد سعد الدین قادیان میں آیا۔ مسٹر عبداللہ سکاٹ 9 / مئی 1931ء کو قادیان میں مرکز احمدیت کی برکات سے مستفیض ہوئے۔ ایک افغانی سیاح قادیان میں 30 مئی 1931 کو آیا۔

خلافت ثانیہ میں دیگر تبلیغی مساعی

یکم مارچ 1925ء کو اشاعت دین کی غرض سے انجمن احمدیہ خدام الاسلام کا قیام عمل میں آیا۔ جس نے کثیر تعداد میں تبلیغی ٹریکٹ شائع کیے۔ آریہ مصنفین کی طرف سے جب اسلام اور بانی اسلام پر اعتراضات کیے گئے اور آریہ سماجی راجپال نے رنگیلا رسول کتاب شائع کی اور امرتسر کے ہندو رسالہ ورتمان نے بھی مئی 1927ء میں اسلام کے خلاف دلآزار مضمون لکھا تو اس کے جواب میں حضور انور نے پوسٹر بعنوان ’’رسول کریمؐ کی محبت کا دعویٰ کرنے والے کیا اب بھی بیدار نہ ہونگے‘‘ شائع کروایا۔ پھر ملک بھر میں سیرت النبیؐ کے جلسے انعقاد کروائے جس کیلئے 1400 مقررین کے نام پیش ہوئے۔ مرکز احمدیت قادیان میں بھی جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا جس میں تمام مذاہب کے لوگوں نے شرکت کی۔

نیا مرکز احمدیت ربوہ اور تبلیغ و اشاعت اسلام کی مساعی

قیام پاکستان کے بعد مرکز احمدیت ربوہ سے سیلون، لبنان، حلب، سیرالیون، لندن، گولڈکوسٹ وغیرہ مبلغ بھجوائے گئے۔ اس کے علاوہ ربوہ مرکز بننے کے بعد اردن مشن کا قیام ہوا اور جرمن مشن کا احیاء ہوا اور مسجد فرانکفرٹ جرمنی کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ 1962ء میں مسجد محمود سوئٹزرلینڈ کی بنیاد رکھی گئی جس کا افتتاح 1963ء میں ہوا۔ مجلس مشاورت 1950ء میں مختلف ممالک سے 13 نمائندگان نے شرکت کی۔ 1954ء میں رسالہ مصباح ضیاء الاسلام پریس میں چھپنے لگا یہ پہلا رسالہ تھا جو ربوہ سے شائع ہوا۔ اخبار الرحمت جاری ہوا۔ 1951ء میں ربوہ سے رسالہ التبلیغ کا اجرا ہوا۔ 1951ء سے اخبار البدر قادیان سے دوبارہ جاری ہوا۔ 1949ء میں سوئٹزرلینڈ سے رسالہ الاسلام کا اجراء ہوا جو بہت مقبول ہوا۔ 1957ء میں رسالہ تشحیذ الاذہان کا دوبارہ اجراء ہوا۔ ربوہ سے رسالہ البشریٰ کا اجراء اکتوبر 1957ء میں ہوا۔ حضرت مصلح موعود نے 1952ء کی مجلس مشاورت میں اردو اور غیر ملکی زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت کیلئے دو کمپنیوں کے قیام کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ 1953ء میں ایک الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ اور دوسری دی اورینٹل ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کے نام سے دو اہم اشاعتی اداروں کا قیام عمل میں آیا جن کے ذریعہ کتب اور لٹریچر کی اشاعت ہوئی۔

7 / جولائی 1954ء کو ضیاء الاسلام پریس کا افتتاح ہوا۔ اسی طرح اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت کیلئے 28 / نومبر 1957ء کو ادارۃ المصنفین کا قیام فرمایا جس نے تفسیر صغیر، تبویب مسند احمد بن حنبل، ہدایۃ المقتصد اردو ترجمہ وغیرہ شائع کیے۔

جولائی 1955ء کو لندن میں حضور کا سب سے اہم کارنامہ عظیم الشان تبلیغی کانفرنس ہے جو تاریخ اسلام میں ایک انقلاب انگیز سنگ میل کی حیثیت سے کبھی فراموش نہیں کی جا سکے گی اور جسکے نتیجہ میں غیر اسلامی دنیا میں تبلیغ کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ لندن قیام کے دوران مالٹا کے ایک انجینئر نے حضورؓ کے دست مبارک پر قبول اسلام کیا جس سے مالٹا میں جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ اسی طرح سوئس دوست مسٹر سٹیوڈر کی بیعت ہوئی۔ حضورؓ نے مبلغین اسلام کی کانفرنس میں قیمتی رہنمائی سے نوازا اور تبلیغ اسلام کیلئے لائحہ عمل عطا فرمایا۔

خلافت ثانیہ میں واشنگٹن (امریکہ)، ہیمبرگ (جرمنی)، فرینکفرٹ (جرمنی)، زیورک (سوئٹزرلینڈ)، ہیگ (ہالینڈ)، نیروبی (کینیا)، جنجہ کسموں (ٹانگانیکا) کے علاوہ کئی ممالک میں 311 شاندار مساجد کی تعمیر اور توسیع ہوئی جس کے ذریعہ سے تبلیغ و اشاعت اسلام کے نئے سے نئے باب کھلتے چلے گئے۔

خلافت ثالثہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام

خلافت ثانیہ کی طرح خلافت ثالثہ میں بھی تبلیغ و اشاعت اسلام کے بہت کام ہوئے۔ چنانچہ خلافت ثالثہ میں سپین مشن کو کھل کر کام کرنے کی توفیق ملی اور پہلے سے بڑھ کر وہاں تبلیغ ہونے لگی۔ سربراہ مملکت سپین جنرل فرانکو کے نام تبلیغی خط لکھا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1970ء میں دورہ سپین کیا جس کے بعد مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔ سپین کے دارالحکومت میڈرڈ پھر قرطبہ، غرناطہ، طلیطلہ وغیرہ میں تشریف لے گئے اور تبلیغ و اشاعت اور غلبہ اسلام کیلئے پرسوز دعائیں کیں۔ آپؒ نے سپین کی نسبت پیشگوئی فرمائی کہ ’’ہم مسلمان سپین میں تلوار کے ذریعہ داخل ہوئے اور اس کا جو حشر ہوا وہ ظاہر ہے۔ اب ہم وہاں قرآن لے کر داخل ہوئے ہیں اور قرآن کی فتوحات کو کوئی طاقت زائل نہیں کر سکتی۔‘‘

خلافت ثالثہ میں 21 جولائی 1967ء کو مسجد نصرت جہاں ڈنمارک کا افتتاح ہوا۔ قرآن کریم کا مکمل ڈینش ترجمہ 1967ء میں ہی ڈنمارک کے مشہور پبلشر Borgen نے شائع کیا۔

حضورؒ نے 27 ستمبر 1975ء کو سویڈن کی پہلی مسجد ’’مسجد ناصر‘‘ گوٹھن برگ کا سنگ بنیاد رکھا۔ جس کا افتتاح 20 اگست 1976ء کو ہوا۔ مسجد نور اوسلو کا دسمبر 1980ء میں افتتاح ہوا۔ یہیں یورپین مبلغین کی کانفرنس ہوئی جس کے نتیجہ میں چودہ یوگوسلاوین نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

1970ء میں حضور انور نے یورپ اور مغربی افریقہ کا دورہ فرمایا اس دوران مسجد محمود زیورک اور محمود ہال لندن کا افتتاح فرمایا۔ مغربی افریقہ کے دورہ کے دوران مختلف ممالک کے صدر سے ملاقات کر کے اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ جن میں صدر نائیجیریا، صدر غانا، صدر لائبیریا، صدر گیمبیا، صدر سیرالیون وغیرہ شامل ہیں۔

1974ء میں یوگنڈا کی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر شائع ہوئی۔ 27 ستمبر 1975ء کو سویڈن کی پہلی مسجد ناصر گوٹن برگ کا سنگ بنیاد رکھا جسکا افتتاح 20 / اگست 1976ء کو ہوا۔ 1976ء میں یوروبا زبان میں نائیجیریا سے قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا۔ 1979ء میں غانا سے انگریزی ترجمہ کی اشاعت ہوئی۔ 1980ء میں بیت النور اوسلو ناروے کا افتتاح فرمایا۔ نیز مانچسٹر، ہڈرزفیلڈ اور بریڈ فورڈ میں احمدیہ مشن ہاؤسز کا افتتاح فرمایا۔ 9 / اکتوبر 1980ء کو سپین میں مسجد بشارت کا سنگ

بنیاد رکھا گیا۔ جون 1982ء میں افریقہ کے ملک ٹوگو میں پہلی مسجد کی تعمیر ہوئی۔ 1981ء میں ٹوکیو جاپان میں مشن ہاؤس کا افتتاح ہوا۔

خلافت ثالثہ میں مبلغین کی بیرون ممالک میں آمد ورفت کا سلسلہ جاری رہا۔ صرف 1970ء میں 14 / مبلغین اشاعت اسلام کا فرض ادا کر کے ربوہ واپس آئے اور 11 مبلغین بیرون ملک اشاعت اسلام کیلئے روانہ ہوئے۔

خلافت رابعہ میں
تبلیغ واشاعت اسلام کے سلسلہ میں مساعی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آغاز خلافت میں 28/ جولائی 1982ء کو یورپ کا دورہ کیا اور ناروے، سویڈن، ڈنمارک، مغربی جرمنی، آسٹریا، سوئٹزر لینڈ، فرانس، لکسمبرگ، ہالینڈ، سپین، برطانیہ اور سکاٹ لینڈ تشریف لے گئے۔ اسی دورہ میں آپؒ نے 10/ ستمبر 1982ء کو 700 سو سال بعد بننے والی ''مسجد بشارت'' پیدرو آباد سپین کا افتتاح فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اشاعت اسلام اور دعوت الی اللہ کیلئے خدام اور انصار کو غیر ملکی زبانیں سیکھنے کی تحریک فرمائی۔ پھر 2 دسمبر 1982ء کو دنیا کے تمام اہل علم احمدیوں کو اسلام پر جدید علوم کے ذریعہ ہونیوالے حملوں کے دفاع کیلئے علمی جہاد کی تلقین فرمائی۔

15/ دسمبر 1982ء کو امریکہ میں پانچ نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کے قیام کی تحریک فرمائی۔ پھر اگست تا اکتوبر 1983ء دورہ مشرق بعید اور دورہ آسٹریلیا فرمایا اور بیت الہدیٰ آسٹریلیا کا سنگ بنیاد رکھا۔

نئے مرکز احمدیت لندن کا قیام
اور تبلیغ واشاعت اسلام

29/ اپریل 1984ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ربوہ سے لندن ہجرت فرمائی اور قیام ربوہ کے 37 سال بعد جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا مرکز لندن عطا فرمایا جس کے نتیجہ میں اشاعت اسلام اور تبلیغ احمدیت کا دائرہ نہایت وسیع ہو گیا اور ترقی احمدیت کا ایک اور نیا دور شروع ہوا۔

خلافت رابعہ میں فرانس، پرتگال، آئرلینڈ، بلجیم، پولینڈ، ترکی، البانیہ، بلغاریہ، کوسووو، بوسنیا وغیرہ میں پہلی دفعہ مشن ہاؤسز اور مساجد قائم ہوئیں۔ خلافت رابعہ کے آغاز پر یورپ میں مشن ہاؤسز کی تعداد 16 تھی لیکن خلافت رابعہ کے آخر تک مشن ہاؤسز اور مساجد کی تعداد 148 تک پہنچ گئی۔

20 ستمبر 1986ء کو بیت السلام کینیڈا کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ 3/ اپریل 1987ء کو اشاعت اسلام کیلئے وقف نو کی انقلاب انگیز تحریک کی۔ یکم اگست 1987ء کو نائیجیریا کے دو بادشاہوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں کا تبرک عطا کیا گیا۔ جنوری 1988ء میں حضور انور نے مغربی افریقہ کا پہلا دورہ فرمایا۔ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جرمنی میں 100 مساجد بنانے کی تحریک فرمائی۔ اسی سال 19/ اکتوبر 1989ء کو حضور انور نے بیت الفتوح کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ بمقام لاس اینجلس امریکہ فرمودہ 7/ جولائی 1989ء میں واشنگٹن میں مرکزی مسجد کی تعمیر میں احباب جماعت کو حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ بلجیم، مسی ساگا، قطب شمالی میں مساجد کی تعمیر کی تحریک فرمائی۔ 17/ اکتوبر 1992 کو مسجد ٹورانٹو کا افتتاح ہوا۔ 7/ جنوری 1994ء کو ایم ٹی اے کا باقاعدہ آغاز ہوا جس سے اسلام احمدیت کا پیغام پوری دُنیا میں پہنچا۔ جنوری 1994ء میں بیت الرحمٰن میری لینڈ کا افتتاح ہوا۔ 2000ء میں حضور انور نے انڈونیشیا کا دورہ فرمایا۔

غرضیکہ نئے مرکز لندن سے تبلیغ واشاعت اسلام کا حق پہلے سے بڑھ کر ادا ہوا۔ ہجرت لندن کے بعد مختلف ممالک میں 13065 نئی مساجد کا اضافہ ہوا اور 958 مشن ہاؤسز قائم ہوئے۔ 52 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہوا اور ہجرت کے بعد 84 نئے ممالک میں احمدیت کے نفوذ کے ساتھ 35258 جماعتیں قائم ہوئیں۔ لندن ہجرت سے قبل 91/ ممالک میں جماعت قائم ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ میں 176 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا تھا۔

خلافت خامسہ میں تبلیغ
واشاعت اسلام کے سلسلہ میں گرانقدر مساعی

عہد خلافت خامسہ میں جہاں جماعت نے ہر پہلو سے نمایاں ترقی کی ہے وہاں تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام بھی بہت شاندار رنگ میں ہوا ہے۔ آج سلسلہ احمدیہ کا قیام دوسو تیرہ 213 ممالک میں ہو چکا ہے۔ ان میں سے 38 نئے ممالک ہیں جن میں عہد خلافت خامسہ میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور ان انیس سالوں میں 80 لاکھ سے زائد افراد سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔

عالمی ایوانوں میں پیغام امن واسلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کو جو ایک نہایت اہم مفید اور تاریخی کام کی توفیق بخشی وہ آپ کے خطابات ہیں جو آپ نے دنیا کے بڑے اور طاقتور ملکوں کے ایوانوں میں امن کے موضوع پر ارشاد فرمائے جن کے ذریعہ اسلام کا پیغام بہت احسن رنگ میں دنیا کے بااثر طبقہ میں پہنچا۔ ان خطابات میں برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں خطاب، ملٹری ہیڈ کوارٹرز کوبلز جرمنی میں خطاب، کیپیٹل ہل واشنگٹن ڈی سی امریکہ میں خطاب، یورپین پارلیمنٹ سے خطاب، برطانوی پارلیمنٹ سے دوسرا خطاب، نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ سے خطاب، ڈچ نیشنل پارلیمنٹ سے خطاب، پارلیمنٹ آف کینیڈا سے خطاب، عالمی تنظیم یونیسکو میں خطاب شامل ہیں۔

الغرض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ عالمی سطح پر درجنوں ایسے پروگرامز میں شرکت فرما چکے ہیں جن میں مختلف ممالک کے سربراہان، سفارتکار، سیاستدان، پریس و میڈیا کے نمائندے و دیگر شعبہ ہائے زندگی کے لوگ شامل رہے اور ان تک اسلام احمدیت کا پیغام بڑے مؤثر رنگ میں پہنچا۔

مذہبی رہنماؤں
اور سربراہان مملکت کو تبلیغی خطوط

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ واشاعت اسلام کی خاطر اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت خلفائے راشدین کے مطابق مذہبی رہنماؤں اور سربراہان مملکت کو خطوط لکھے جن میں انہیں اشاعت توحید واسلام اور امن عالم کے قیام کی دعوت دی۔

بین المذاہب کانفرنس
امن کانفرنس اور پیس سمپوزیم کا انعقاد

خلافت خامسہ میں مرکز احمدیت لندن میں بین المذاہب کانفرنس، امن کانفرنس اور پیس سمپوزیم وغیرہ کا انعقاد ہوا۔ ان جلسوں کا مقصد یہ تھا کہ تا دنیا کو بتایا جائے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور ان جلسوں کے ذریعہ پوری دنیا میں امن کے قیام کیلئے کوشش کی جائے۔ چنانچہ 25/ اپریل 2004ء کو نیشنل سالانہ امن سپوزیم کا انعقاد ہوا۔ 29/ مارچ 2008ء کو خلافت جوبلی کانفرنس منعقد ہوئی۔ 23/ مارچ 2013ء کو دسواں نیشنل امن سپوزیم ہوا۔

جامعات کا قیام اور ان کے ذریعہ تبلیغ اسلام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے 19 سالہ عہد میں دنیا بھر میں 8 نئے بڑے جامعات قائم ہونے کے بعد اب ان کی تعداد گیارہ ہو چکی ہے۔ نئے جامعات کینیڈا، یو.کے، جرمنی، غانا، سیرالیون، بنگلہ دیش، بورکینا فاسو، یوگنڈا کے ممالک میں قائم ہوئے ہیں۔ ان جامعات سے ایسے مربی اور مشنری فارغ التحصیل ہوتے ہیں جو دنیا بھر میں پھیلے افراد جماعت کی تعلیم وتربیت کیساتھ ساتھ تبلیغ و اشاعت اسلام کی ذمہ داری بھی ادا کرتے ہیں۔

خلافت خامسہ میں تبلیغ واشاعت دین کے
سلسلہ میں طباعت واشاعت لٹریچر کا کام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1891ء میں تبلیغ واشاعت دین کی پانچ شاخوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے۔''

(فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 12)

حضرت مسیح موعودؑ کے بعد بھی ہر دور خلافت میں اشاعت اسلام کی خاطر تالیف

تصنیف کی شاخ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے، خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں اس شاخ کی عظیم الشان ترقی کا مختصر جائزہ ہی حیران کن ہے کہ وہ کتب جن کی اشاعت کا آغاز چند ہزار سے ہوا آج خدا کے فضل سے اس کی تعداد لاکھوں میں پہنچ چکی ہے۔

احمدیہ رقیم پریس
اور دنیا میں اس کی شاخیں

اکیسویں صدی میں خلافت خامسہ کے آغاز پر پریس میں ایک الیکٹرانک اور ڈیجیٹل انقلاب برپا ہوا اور اس دور میں اعلائے کلمہ اسلام کیلئے جماعتی لٹریچر کی اشاعت کی ایک الگ شان نظر آتی ہے۔ جماعت کے مرکزی پریس رقیم پریس کا آغاز اسلام آباد برطانیہ میں 1987ء میں ہوا پھر اسکی شاخیں دنیا کے مختلف ممالک میں قائم ہونے لگیں۔ آج دنیا کے مختلف حصوں میں جدید سہولتوں سے آراستہ ایک درجن کے قریب اپنے پریس قائم ہیں جن کے ذریعہ ہر سال لاکھوں کتب کی اشاعت ہوتی ہے۔

جماعتی پریسوں سے
شائع شدہ جماعتی لٹریچر

خلافت خامسہ کے 19 سالہ دور میں جماعتی پریس سے کروڑوں کی تعداد میں جماعتی کتب کی اشاعت ہوئی۔ اسی طرح لیف لیٹس اور اشتہارات کروڑوں کی تعداد میں شائع ہوئے۔

خلافت خامسہ کے اب تک انیس 19 سالہ دور میں انیس 19 نئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ومختصر تفسیری نوٹس کی اشاعت ہوئی ہے جبکہ اب تک جماعت کے ذریعہ شائع شدہ تراجم قرآن مجید کی کل تعداد چھہتر 76 ہو چکی ہے۔

اکناف عالم میں تبلیغ واشاعت اسلام کی خاطر اس وقت دنیا کی نو 9 مختلف زبانوں عربی، فرنچ، ٹرکش، رشین، بنگلہ، چینی، انڈونیشین، سواحیلی، سپینش میں مرکزی ڈیسک قائم ہیں جن کے ذریعہ دن رات جماعتی لٹریچر کے ترجمہ کا کام جاری ہے۔ انٹرنیشنل عربک انگلش ٹرانسلیشن ڈیسک الگ قائم ہے جس کے ذریعہ انگریزی سے عربی میں لٹریچر کے ترجمہ کا کام ہو رہا ہے۔

مختلف ممالک اپنی علاقائی زبانوں میں بھی جماعتی لٹریچر کی اشاعت کرتے ہیں۔ سال 2021ء کی رپورٹ کے مطابق خلافت خامسہ کے صرف ایک سال میں انتالیس 39 علاقائی زبانوں میں 36 لاکھ 88 ہزار کی تعداد میں مختلف جماعتی کتب ولٹریچر کی اشاعت ہوئی۔ اس سے گزشتہ دو دہائیوں میں شائع ہونے والی کتب کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے 1891ء میں تبلیغ واشاعت اسلام کے ضمن میں دوسری شاخ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

”دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے ......اور اب تک 20,000 سے کچھ زیادہ اشتہارات اسلامی حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کیلئے شائع ہو چکے ہیں اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔“

اشاعت اسلام کی یہ شاخ اشتہارات پھلتے پھولتے ہوئے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں درج ذیل مزید پانچ شاخوں میں تقسیم ہوکر اپنے بے شمار شیریں پھل دے رہی ہے۔

اشتہارات: تبلیغ احمدیت کا یہ ذریعہ یعنی اشتہارات کی اشاعت کی ہر دور میں ترقی ہوتی رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر جماعتی تعارف پر مشتمل اشتہارات ہر ملک کی آبادی کے کم از کم 10 فیصد حصہ تک پہنچانے کیلئے ارشاد فرمایا تھا جس کے نتیجہ میں دنیا کی مختلف زبانوں میں کروڑوں کی تعداد میں جماعت کے تعارف پر مشتمل اشتہارات کے ذریعہ کروڑہا افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

اخبارات ورسائل: جلسہ سالانہ برطانیہ 2022 کے بعد دوپہر کے خطاب میں حضور انور نے جماعتی اخبارات ورسائل کے متعلق فرمایا کہ 24 زبانوں میں 130 اخبارات ورسائل شائع ہو رہے ہیں۔ دیگر اخبارات میں بھی جماعتی مضامین کی اشاعت ہوتی رہتی ہے چنانچہ تازہ رپورٹ کے مطابق صرف ایک سال میں مجموعی طور پر دو ہزار اکیس (2021) اخبارات نے تین ہزار دوسو چوہتر (3274) جماعتی مضامین اور آرٹیکلز شائع کیے جن کے ذریعہ تقریباً تینتیس کروڑ سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

ماس میڈیا (Mass Media):

اکیسویں صدی میں خلافت خامسہ کے عہد سعادت میں صحافت نے ماس میڈیا کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ماس میڈیا کے دیگر ذرائع مثلاً ٹی وی اور ریڈیو چینلز کے ذریعہ بھی تبلیغ احمدیت اور اشاعت اسلام کا کام جاری وساری ہے۔

ریڈیو چینلز: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنی خلافت کے آغاز میں ایک احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے قیام کی خواہش ظاہر کی تھی خلافت خامسہ میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ریڈیو سٹیشن کی تعداد ستائیس 27 ہو چکی ہے جن کے ذریعہ سے اشاعت اسلام کا کام مسلسل جاری ہے۔ اسی بابرکت عہد میں 7 فروری 2016ء کو وائس آف اسلام ریڈیو سٹیشن کا آغاز بھی جماعتی میڈیا میں ایک مفید اضافہ اور سنگ میل ثابت ہوا ہے جسکی نشریات 24 گھنٹے جاری رہتی ہیں اور اسکے ذریعہ خلافت خامسہ کے گزشتہ چھ 6 سالوں میں ہر سال لاکھوں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

ٹی وی چینلز: خلافت خامسہ کے آغاز میں ایم ٹی اے کا ایک چینل جاری تھا اب اللہ کے فضل سے MTA کے آٹھ چینلز چوبیس گھنٹے نشریات پیش کر رہے ہیں ان پر سترہ مختلف زبانوں میں رواں تراجم نشر کیے جاتے ہیں جن میں انگریزی، عربی، فرانسیسی، جرمن، بنگلہ، سواحیلی، افریقن، انگریزی، انڈونیشین، ترکی، بلغارین، بوزنین، ملیالم، تامل، روسی، پشتو، ہسپانوی اور سندھی زبانیں شامل ہیں۔

دیگر ریڈیو، ٹی وی چینلز: جماعت کے اپنے چینلز کے علاوہ 69 ممالک میں دیگر ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر اسی ایک سال میں پانچ ہزار اڑسٹھ 5068 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ ایک ہزار آٹھ سوستتر 1877 گھنٹے جماعت کے پروگرامز چلائے گئے۔

ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ بھی سینتالیس ہزار آٹھ سو 47800 گھنٹے پر مشتمل دس ہزار آٹھ سو اکتیس 10831 پروگرام نشر ہوئے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دیگر چینلز کے ذریعہ صرف ایک سال میں تینتیس 33 کروڑ سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

ویب سائٹ اور بلاگ کے ذریعہ پیغام حق پہنچانا: جماعت کی آفیشل ویب سائٹ alislam.org کا آغاز 1995ء میں ہوا تھا۔ جس پر انگریزی زبان میں تین سو سولہ 316 اور اردو زبان میں ایک ہزار 1000 کتب موجود ہیں۔ نیز اس ویب سائٹ کی شاخیں چالیس 40 سے زائد زبانوں میں بھی قائم ہیں اس ویب سائٹ کو لاکھوں لوگ visit کرتے ہیں اور ان تک اسلام احمدیت کا پیغام بڑے موثر رنگ میں پہنچتا ہے۔

الغرض خلافت خامسہ کا دور جماعت کی ہر پہلو سے ترقی اور واشاعت اسلام کے لحاظ سے ایک شاندار دور ہے۔

اس بابرکت عہد میں تو ہم نے نا معلوم ابھی کتنی منازل طے کرنی اور چوٹیاں سر کرنی ہیں جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فلسطین کے احمدیوں سے ملاقات کے دوران جون 2021ء میں فرمایا تھا کہ

”جو ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو ہو رہی ہے اور جماعت جس طرح پھیل رہی ہے، ہر ملک میں اور ہر ملک کے کئی شہروں میں جماعت کی بنیاد پڑ گئی ہے، جماعت کا تعارف ہو گیا ہے، اور دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں بھی جماعت کا تعارف ہو گیا ہے، جماعت کو پہلے سے زیادہ جانا، جانے لگ گیا ہے تو ہمیں امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ دس سال یا اگلے بیس پچیس سال جو ہیں جماعتی ترقی کیلئے بہت اہم سال ہیں اور اس میں ہم دیکھیں گے کہ اکثریت حضرت مسیح موعودؑ کے جھنڈے تلے آجائے گی۔ یا کم از کم مسلمانوں میں سے اکثریت ایسی ہوگی کہ جو یہ تسلیم کرنے والی ہوگی کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔“

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کبابیر جماعت کے ساتھ ورچوئل ملاقات مورخہ 5/جون 2021ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا وے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا“

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67)

......☆......☆......☆......

اکناف عالم میں خلفاءکرام کے دَورہ جات - احمدیت کی ترقیات میں ایک سنگ میل

(حافظ سید رسول نیاز، مبلغ سلسلہ، نظارت نشر واشاعت قادیان)

تمہید

انسان کومختلف دنیوی و دینی مقاصد کیلئے سفر کرنا پڑتا ہے۔ سفر کو فتح وظفر کی کلید بھی کہا گیا ہے۔ سفر کیلئے خواہ کتنی ہی جدید سہولیات میسر ہوں لیکن سفر کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد آج بھی اطلاق پاتا ہے۔ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ (بخاری) کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ مشہور ادیب رجب علی بیگ سرور نے لکھا ہے ’’سفر اور سقر کی صورت ایک ہے۔‘‘ (داستان فسانہ عجائب) دینی اغراض کیلئے سفر اختیار کرنا اسی لئے باعث ثواب مانا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (التوبہ: 41) ترجمہ: نکل کھڑے ہو ہلکے بھی اور بھاری بھی۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِئْذَنْ لِيْ فِي السِّيَاحَةِ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (ابو داؤد، کتاب الجہاد) ترجمہ: حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اَے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے سیر وسیاحت کی اجازت دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی سیر وسیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’ جو لِلّٰہ سفر کیا جاتا ہے وہ عنداللہ ایک قسم عبادت کے ہوتا ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 357)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل اور بعد الٰہی منشاء کے مطابق بہت سارے سفر اختیار فرمائے۔ آپؐ نے آنے والے مسیح موعود کی خبر دی۔ مسیح کے لفظ میں یہ پیشگوئی ہے کہ مسیح بہت زیادہ سفر اختیار کرے گا اور یہ بھی کہ مسیح موعود کی اتباع میں اسکے خلفاء بھی تربیتی، تعلیمی اور تبلیغی اغراض کیلئے سفر کریں گے۔ خلفاء احمدیت کے یہ اسفار جماعت احمدیہ کی ترقی میں سنگ میل ثابت ہورہے ہیں۔ الحمدللہ۔ چند اہم دورہ جات کا ایمان افروز تذکرہ پیش ہے۔

(I) مبارک دورہ جات
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپؓ نے کل دو سفر اختیار فرمائے۔

(1) دورہ ملتان

یہ آٹھ (8) روزہ دورہ تھا۔ مؤرخہ 24 جولائی 1910ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ ایک شہادت کی خاطر ملتان کیلئے روانہ ہوئے۔ 25 جولائی کو حضورؓ نے لاہور میں چند دوستوں کی بیعت لی۔ حضورؓ نے بیعت کنندگان کو نصیحت فرمائی کہ ’’غفلت کی صحبت سے بچتے رہو اور اگر کوئی مجبوری پیش آئے تو استغفار بہت کرتے رہو۔‘‘ 26 جولائی کو حضور ملتان پہنچے۔ شہادت کے وقت عدالت میں رائے کیشو داس صاحب مجسٹریٹ نہایت اخلاق حمیدہ سے پیش آئے۔ 27 جولائی کی شام آپؓ نے انجمن اسلامیہ کے ہال میں ایک پراثر تقریر فرمائی اور شام کو روانہ ہوکر 28 کی صبح لاہور پہنچے۔ 31/ جولائی کو آپؓ نے صبح احمدیہ بلڈنگز کے میدان میں ’’اسلام اور دیگر مذاہب‘‘ کے عنوان پر تقریر فرمائی اور شام کو واپس قادیان تشریف لائے۔ (تلخیص از حیات نور باب ہفتم، صفحہ 455 تا 460 مرتبہ: عبدالقادر، سابق سوداگرمل)

(2) دورہ لاہور

یہ دورہ پانچ (5) روزہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور سے اُن کی درخواست پر وعدہ فرمایا تھا کہ حضور لاہور تشریف لے جاکر اُن کے مکان کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ مگر حضورؑ کا وصال ہوا گیا۔ اس لئے شیخ صاحب کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ 15 جون 1912ء کو لاہور تشریف لے گئے۔ اسی دن شام کو 6 بجے بنیاد کیلئے اینٹ رکھنے سے قبل حضورؓ نے فرمایا: ’’میرے آقا، میرے محسن (حضرت مسیح موعودؑ) نے شیخ صاحب (شیخ رحمت اللہ صاحب) سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی عمارت کی بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء ایسا ہی ہوا کہ آپؑ کے اس وعدہ کی تعمیل آپ کا ایک خادم کرے ...... مَیں بیمار ہوں اور بعض اعضاء میں دَرد کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے مگر میرے دل میں جوش ہے۔ اپنے پیارے کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری کرنا چاہتا ہوں...... اَب مَیں دعا کرکے اینٹ رکھ دیتا ہوں پھر میرے بعد صاحبزادہ مرزا محمود احمد اور بشیر احمد اور شریف احمد اور نواب صاحب دعا کرکے ایک ایک اینٹ رکھ دیں۔‘‘ پھر اجتماعی دعا کروانے کے بعد آپؓ نے فرمایا: ’’جس غرض کیلئے ہم آئے تھے خدا کے فضل سے ہم اس سے فارغ ہوچکے ہیں۔ اَب ہم آزاد ہیں۔‘‘

16، 17 جون کو حضورؓ نے دو حصوں میں ایک معرکۃ الآرا لیکچر فرمایا جس میں منکرین خلافت کے اعتراضات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دی گئیں۔ 17/ جون کو دوپہر امرتسر میں بابو صفدر جنگ صاحب کے مکان پر حضورؓ نے سورۃ العصر کی ایک لطیف تفسیر کی۔ 18 جون کو بٹالہ میں بھی ایک خطاب میں آپؓ نے قرآن کریم سیکھنے اور اس کی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ 19 جون کی صبح قادیان واپس تشریف لائے اور باوجود سفر کی تکالیف کے درس قرآن کریم شروع فرمادیا۔

(حیات نور باب ہفتم، صفحہ 559 تا 560 مرتبہ: عبدالقادر، سابق سوداگرمل)

(II) مبارک دورہ جات
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(1) سفرہائے ڈلہوزی 1918ء تا 1943ء

ڈلہوزی کے پُرفضا مقام پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تبدیلی آب وہوا کیلئے اکثر جاتے رہتے تھے۔ مثلاً ایک دفعہ 22/ جون 1918ء کو ڈلہوزی تشریف لے گئے جہاں 17/ اگست 1918ء تک قیام فرمایا۔ اس سفر ڈلہوزی میں حضور انور رضی اللہ عنہ نے ایک آزاد خیال عیسائی کے اسلام اور بانی اسلام پر کئے گئے اعتراضات کا نہایت مسکت جواب دیا۔ (تاریخ احمدیت، جلد 4، صفحہ 208)

1942ء میں حضورؓ کئی ماہ تک صاحب فراش تھے اس لئے خاص طور پر بحالی صحت کیلئے اس سال ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ 1943 کے سال حضور 20/ جون کو قادیان سے روانہ ہوئے اور اگست کے شروع میں واپس تشریف لائے۔

(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 434 تا 435)

(2) سفرہائے سندھ: 1935ء تا 1959ء

جماعتی اراضی کا جائزہ لینے کیلئے حضرت مصلح موعودؓ نے 1935ء تا 1959ء ہر سال سندھ کا دورہ فرمایا ہے۔ ان ایام کی کل تعداد 433 بنتی ہے۔ حضورؓ عملہ کو ہدایات دیتے اور تربیتی، تعلیمی اور تبلیغی مہمات کا جائزہ لے کر نصائح فرماتے تھے۔

(3) دورہ کشمیر 1921ء

اس سال حضورؓ نے طبی مشورہ کی بناء پر کشمیر کا سفر کیا۔ آپ 25 جون 1921ء کو روانہ ہوئے اور تین ماہ بعد 29 ستمبر 1921ء کو واپس قادیان تشریف لائے۔ حضور دوران سفر اسلام آباد۔ گاندھر بل۔ چشمہ اچھا بل۔ چشمہ ویری ناگ اور آسنور یاڑی پور وغیرہ کی طرف بھی تشریف لے گئے مگر قیام اکثر و بیشتر سری نگر میں رہا۔ کشمیر کی جماعتوں نے حضورؓ کی آمد سے خوب فائدہ اٹھایا اور نوے کے قریب بیعتیں ہوئیں۔ 22/ اگست 1921ء کو حضور تمام اہل بیت کے ساتھ محلہ خان یار میں تشریف لے گئے اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مزار مبارک پر بہت دیر تک دعا کی اور روضہ کے محافظ کو اسکی مرمت کیلئے پانچ روپئے بھی دیئے۔ اسکے بعد حضور جامع مسجد دیکھنے گئے۔ 26-27/ اگست کو آسنور میں احمدیان کشمیر کا جلسہ ہوا جس میں حضورؓ نے تربیتی امور پر لیکچر دیئے۔ آسنور کے احمدیوں نے اس موقع پر جلسہ کے انتظام اور مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کردیا۔ ظاہری خوشنمائی کے لحاظ سے علاقہ آسنور کشمیر کے بہترین علاقوں میں سے ہے۔ احباب جماعتِ احمدیہ یاڑی پور کی درخواست پر یاڑی پورہ کی حد کے پاس جاکر حضورؓ نے سب کے ساتھ ملکر دیر تک دعا مانگی پھر گاؤں میں داخل ہوئے۔ حضورؓ نے تقریر میں تمام مذاہب کا مقابلہ کرکے اسلام کو زندہ ثابت کیا۔ سوا سو کے قریب مجمع تھا۔

(تاریخ احمدیت، جلد 4)

(4) دورہ لاہور 1922ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ 23 فروری 1922ء کو لاہور روانہ ہوئے اور 2/ مارچ 1922ء کو قادیان واپس تشریف لائے۔ حضورؓ کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی تھے۔ اس سفر کے دوران

26 /فروری کو گنج مغلپورہ کی احمدیہ مسجد میں حضورؓ نے دو رکعت نفل نماز پڑھائی۔ یہ مسجد مستری محمد موسیٰ صاحب (نیلہ گنبد لاہور) نے تعمیر کرائی تھی۔ 27 /فروری کو احمدیہ انٹر کالجئیٹ کے اجلاس میں روح کی نشاۃ ثانیہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ 28 /فروری کو دیال سنگھ کالج لاہور کے پرنسپل آپؓ کی ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ (تاریخ احمدیت، جلد 4، صفحہ 293)

(5) پہلا سفر یورپ (لندن) 1924ء

یہ دورہ 12 جولائی تا 24 نومبر 1924ء کل ساڑھے چار مہینہ پر مشتمل تھا۔ ویمبلے نمائش انگلستان کی کمیٹی کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو بنفس نفیس شامل ہونے کی دعوت پہنچی تو بعد غور وخوض فیصلہ ہوا کہ خلیفہ وقت کا خود شامل ہونا ضروری ہے۔ اس کانفرنس کیلئے حضورؓ نے شبانہ روز محنت سے کتاب ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' تصنیف فرمائی۔ جس کا خلاصہ انگریزی میں Ahmadiyya Movement کے عنوان سے تیار ہوا۔ اس سفر میں کل بارہ (12) اصحاب ہمرکاب تھے جن میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی تھے۔ لدھیانہ سے آگے جا کر حضورؓ نے قادیان کی یاد میں وہ مشہور نظم کہی جس کا مطلع یہ تھا۔

ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیاں
مدعائے حق تعالیٰ مدعائے قادیاں

14 /جولائی کو بمبئی پہنچے اور 15 /جولائی کو روانہ ہوکر 23 /جولائی کو عدن اور 28 /جولائی کو پورٹ سعید پہنچے۔ حضورؓ اسی دن قاہرہ تشریف لے گئے۔ جہاں صرف دو دن قیام رہا مگر آپؓ کی برکت و توجہ سے دو دنوں میں ہی قاہرہ میں سلسلہ کی تائید میں ایک نئی رو پیدا ہو گئی۔ دمشق، بیت المقدس کی زیارت کے بعد حضورؓ 22 /اگست کو بخیریت لندن پہنچے۔ خدا نے اخبارات کے ذریعہ پورے انگلستان میں آپؓ کی شہرت کا خود ہی سامان فرما دیا۔ حضورؓ نے یہاں کل نو (9) ہفتے قیام فرمایا۔ 23 /ستمبر 1924ء کا دن تاریخ احمدیت میں خاص دن ہے کیونکہ اس دن ویمبلے کانفرنس میں حضورؓ کا بے نظیر مضمون حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے پڑھ کر سنایا۔ جس نے سلسلہ احمدیہ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ یورپ میں اسلام کی روحانی فتح کی بنیادیں رکھ دیں اور حضرت مسیح موعودؑ کا لندن میں تقریر کرنے کا رؤیا پوری آب و تاب سے پورا ہو گیا۔ صدر اجلاس نے آپؓ کو مبارکباد پیش کی۔ پریس نے بھی اس عظیم الشان لیکچر کی نمایاں خبریں شائع کیں اور اس کی عظمت کا اقرار کیا۔ 19 /اکتوبر کی 4 بجے شام ایک بہت بڑے مجمع میں حضورؓ نے اپنے دست مبارک سے ''مسجد فضل'' کا سنگ بنیاد رکھا جس پر بہت سے انگریزی اخباروں نے نوٹ لکھے۔ حضور 25 /اکتوبر کو لندن سے روانہ ہوئے۔ پیرس اور اٹلی سے ہوتے ہوئے 24 /نومبر 1924ء کو بروز ''دوشنبہ مبارک دوشنبہ'' قادیان پہنچے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ نمبر 422 تا 466)

(6) دورہ حیدرآباد دکن

یہ دورہ 3 /اکتوبر تا 28 /نومبر 1938ء کل 25 روزہ تھا۔ سال 1938ء کا ایک نہایت اہم اور ناقابل فراموش واقعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا سفر حیدرآباد ہے۔ حضور کا یہ مبارک سفر ایک رؤیا کی بناء پر تھا جس کا مقصد مغلیہ سلطنت کے خاتمہ کے بعد مسلمانان ہند کی تہذیب وتمدن اور علم وفن کا سب سے بڑا مرکز ریاست حیدرآباد کے حالات کا جائزہ لینا اور عام مسلمانوں کی بہبود اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں میں اضافہ کی عملی تدابیر سوچنا تھا۔ حضورؓ نے اپنے ایک مکتوب میں حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کو 27 /ستمبر 1938ء کو تحریر فرمایا کہ ''مدت سے میرا ارادہ حیدرآباد آنے کا تھا کیونکہ میرے نزدیک کسی جگہ کو دیکھنے کے بعد وہاں کے کام کی اہمیت کا زیادہ اثر ہوتا ہے...... میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس دفعہ سندھ سے میں حیدرآباد ہوتا آؤں۔ مجھے اسکا زیادہ خیال اس لئے بھی ہوا ہے کہ جو رؤیا میں نے حیدرآباد کے متعلق دیکھی تھی اس میں ایک حصہ یہ تھا کہ میں پہلے حیدرآباد کا معائنہ کرنے گیا ہوں اور پھر میں نے آکر فوج کو حملہ کا حکم دیا ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ پہلے ایک سرسری معائنہ حیدرآباد کا ضروری ہے۔''

حضورؓ قادیان سے بذریعہ ٹرین 3 /اکتوبر 1938ء کو سندھ پہنچے اور اراضی سندھ کا معائنہ فرمانے اور ضروری ہدایات دینے کے بعد کراچی سے بذریعہ بحری جہاز بمبئی پہنچے۔ حضورؓ نے پانچ سیٹوں والی ایک ہوائی جہاز کے ذریعہ نصف گھنٹہ بمبئی کی سیر فرمائی۔ بذریعہ ریل 20 /اکتوبر حیدرآباد میں رونق افروز ہوئے۔ جناب نواب احمد نواز جنگ بہادر کی تحریری درخواست پر حضورؓ اہلبیت اور کارکنوں کی معیت میں اُن کی کوٹھی موسومہ الہ دین بلڈنگ سکندرآباد تشریف لائے جہاں حضور نے چار روز قیام فرمایا۔

(1) پہلے روز حضورؓ کی مصروفیات میں شہر کی وسعت کا معائنہ اور آپ کی قیام گاہ پر معززین کی ملاقات رہی۔ شام کو حضورؓ نے احمدیہ جوبلی ہال واقع افضل گنج میں دو سو سے زائد احباب جماعت سے ملاقات فرمائی۔ آخر پر حضور نے جماعت کے ساتھ لمبی دعا فرمائی اور مجلس برخاست ہوئی۔ (2) دوسرے روز دوپہر تک عام ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ اسکے بعد مولوی سید بشارت احمد صاحب کے ہاں بشارت منزل پر حضورؓ تشریف لے گئے جہاں دعوت میں علاوہ بلدہ کے اضلاع کی جماعتوں کے احباب بھی شریک تھے۔ بعدہ حضورؓ احمدیہ لیکچر ہال واقع بی بی بازار تشریف لے گئے جہاں ایک ہزار مردوں اور عورتوں کا مجمع تھا۔ حضورؓ نے حقائق و معارف سے لبریز خطبہ جمعہ میں صحابہ رسول اللہﷺ کی جاں نثاریوں، قربانیوں کا نقشہ نہایت دلکش و دردانگیز پیرایہ میں کھینچا اور اسی جذبہ کو کامیابی و کامرانی کی کنجی قرار دیا جس سے سامعین بے تاب ہو گئے اور بعض کی چیخیں نکل گئیں اور وہ زاروقطار رونے لگے۔ پھر حضورؓ نے تین اصحاب کے نکاحوں کا ایک مشترکہ خطبہ پڑھانے کے بعد درجن سے زائد زیر تبلیغ اصحاب کی بیعت لی۔ یہاں سے نواب اکبر یار جنگ بہادر کی کوٹھی واقع عنبر پیٹھ پر حضورؓ تشریف لے گئے جہاں حضورؓ کے اعزاز میں نہایت وسیع پیمانہ پر پرتکلف عصرانہ دیا گیا اور شب میں دعوت طعام بھی تھی جس میں عمائدین سلطنت و عہدیداران ذی شان و امراء جاگیرداران و دیگر معززین و وکلائے ہائیکورٹ وغیرہ کی کثیر تعداد مدعو تھی۔ ہر مسئلہ پر حضور کی وسیع معلومات، اصابت رائے، انوکھے طرز استدلال و برمحل لطائف وظرائف سے حاضرین مجلس ششدر و حیران ہوئے۔ (3) تیسرے روز حضورؓ نے اپنے رشتہ داروں میں کافی وقت صرف فرمایا۔ حیدرآباد وسکندرآباد کے اطراف وجوانب کے مقامات ملاحظہ فرمائے۔ حضورؓ نے حیدرآباد کے صنعتی علاقے اور عثمانیہ یونیورسٹی کی زیر تعمیر عمارات بھی دیکھیں۔ اسکے بعد حضورؓ اپنے عزیزان مرزا حسین احمد بیگ صاحب اور نواب مرزا مقصود احمد خاں صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر کی کوٹھی پر نواب رحمت یار جنگ بہادر کمشنر پولیس آکر حضورؓ سے ملے۔ حضورؓ نے ان سے ریاست کے حالات سے واقفیت حاصل کی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے مسائل پر تخلیہ میں ان سے گفتگو فرمائی اور مشورے دیئے۔ دوپہر کا کھانا جناب مکرم فدا حسین خاں صاحب شاہجہان پوری کی انور منزل واقع کاچی گوڑہ پر تناول فرمایا۔ حضرت ام المومنینؓ کی طرف سے حضور کے رشتہ میں بعض ماموں حیدرآباد میں معزز عہدوں پر فائز تھے مثلاً ملک کے ممتاز ادیب وشاعر جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب مرحوم جو اس وقت انسپکٹر جنرل عدالتہائے حکومت نظام تھے اور بعد میں وہ جج ہائیکورٹ ہو کر پنشن یاب ہوئے۔ حضور چار بجے چائے نوشی کیلئے اُن کے ہاں تشریف لے گئے۔ (4) چوتھے روز حضورؓ نے تاریخی مقامات قلعہ گولکنڈہ وشاہان قطب شاہی کے مقبرے ملاحظہ فرمائے۔ سلطان قلی قطب شاہ کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔ اسکے بعد حضور بالا حصار (قلعہ کی انتہائی بلندی) پر چڑھ گئے اور خدام کے ساتھ لمبی دعا کی۔ قلعہ کے محل وقوع، مضبوطی و برمحل موزوں فوجی ضروریات کا اسکی تعمیر میں جو لحاظ رکھا گیا ہے اسکے معائنہ سے حضورؓ بہت متاثر ہوئے۔ یہاں سے حضورؓ عثمان ساگر تشریف لے گئے اور معائنہ تالاب کے بعد اپنی قیامگاہ پر تشریف لائے جہاں احباب بکثرت ملاقات کے منتظر تھے۔ ملاقاتوں سے فارغ ہو کر آپ نے مدرسہ آصفیہ ملک پیٹھ کا معائنہ فرمایا جس کے بانی نواب ممتاز یار الدولہ بہادر ہیں جو ایک مرتبہ قادیان بھی تشریف لائے تھے۔ آج زنانہ میں بعض خواتین کی حضورؓ نے بیعت لی۔

بعد نماز مغرب حضورؓ عازم اسٹیشن ناملی (حیدرآباد) ہوئے۔ اسٹیشن پر جناب اعظم علی خان صاحب وکیل ومعتمد انجمن اتحاد المسلمین ضلع پربھنی کی خواہش پر حضورؓ نے فرمایا ''میں آج اس بلدہ سے جا رہا ہوں۔ ایک صاحب نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں اس موقعہ پر کوئی پیغام مسلمانان حیدرآباد کے نام دوں ...... ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت ایسی ہے جیسے بتیس دانتوں میں زبان ہوتی ہے...... سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ پرچم اسلام کو بلند رکھنے کیلئے ہر قسم کی قربانی کریں۔ جنوبی ہند میں ہمارے بزرگوں نے اسلام کی شوکت کو قائم کیا۔ اس زمانہ میں ہمارا فرض ہے کہ اس عظمت کو دوبارہ قائم کریں اور اس کیلئے تمام مسلمانوں کی متحدہ کوشش نہایت ضروری ہے ...... میں تحریک کرتا ہوں کہ ہندوستان کے جنوب میں مرکز اسلام کی حفاظت کیلئے جملہ مسلمان مل کر کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔''

حیدرآباد سے رخصت ہوکر حضورؓ آگرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آگرہ میں تاج محل دیکھنے کے بعد حضورؓ مع تمام قافلہ فتح پور سیکری گئے اور وہاں حضور نے حضرت سلیم چشتیؒ کے مزار پر دعا فرمائی اور مزار سے باہر نکل کر حضورؓ کے فرمان پر ان مجاوروں کو چند روپے دیئے گئے۔ حضورؓ آگرہ سے روانہ ہوکر 25/اکتوبر کو دھلی تشریف لائے۔ حضور ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے جہاں دعوت میں پچاس کے قریب غیر احمدی معززین شہر اور اتنی تعداد میں احمدی بھی مدعو تھے۔ یہاں حضورؓ نے نواح دھلی کے پچیس آدمیوں کی بیعت لی۔ حضورؓ نے نماز سمجھ کر ادا کرنے کی تاکید کے بعد فرمایا کہ ''جھوٹ کسی حالت میں بھی نہیں بولنا چاہئے۔ یہ خطرناک بیماری ہے۔'' 28/اکتوبر 1938ء کی شام کو خواجہ حسن نظامی صاحب کے ہاں دعوت ہوئی اور درگاہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے قریب مسجد نواب خاں دوراں میں حضورؓ کا ایک گروپ فوٹو بھی کھینچا گیا جس میں حضور کے ہمراہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب، شمس العلماء خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی، مسز سروجنی نائیڈو وغیرہ معززین موجود تھے۔ حضور کی ان ملاقاتوں کا دہلی کے معززین پر خاص اثر ہوا اور کئی لوگ سلسلہ احمدیہ میں بھی داخل ہوئے۔ اسی روز شب کو حضورؓ روانہ ہوکر 29/اکتوبر 1938ء کو بخیریت قادیان تشریف لائے۔

تبلیغی نقطہ نگاہ سے سفر کے تاثرات

یہ سفر دور خلافت ثانیہ کے ان تمام مشہور اور کامیاب سفروں میں نمایاں اور منفرد شان رکھتا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے زمانہ خلافت کے دوران اندرون ملک میں اختیار کئے اور جن کے دائمی نقوش تبلیغی اور علمی دونوں اعتبار سے حضور کے قلب و دماغ پر زندگی بھر قائم رہے۔ حیدرآباد دکن اور آگرہ کی قدیم تاریخی یادگاروں اور عمارتوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد جب حضور نے دھلی میں غیاث الدین تغلق کا تعمیر کردہ قلعہ ملاحظہ فرمایا تو حضور پر گوتم بدھ کی طرح عالم روحانی کے انکشاف کی ایسی زبردست تجلی ہوئی کہ آپ کی زبان پر بے ساختہ جاری ہوگیا۔ ''میں نے پالیا، میں نے پالیا'' اس ایمان افروز واقعہ کی تفصیلات جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر بیان کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں۔

''حیدرآباد میں میں نے بعض نہایت ہی اہم تاریخی یادگاریں دیکھیں جن میں سے ایک گولکنڈہ کا قلعہ بھی ہے...... اس قلعہ کی چوٹی پر میں نے ایک عجیب بات دیکھی اور وہ یہ کہ وہاں ہزاروں چھوٹی چھوٹی مسجدیں بنی ہوئی ہیں...... میرا دل بہت ہی متاثر ہوا اور میں نے سوچا کہ اس وقت کے مسلمان کس قدر باجماعت نماز ادا کرنے کے پابند تھے کہ وہ ایک ریاست پر حملہ کرنے کیلئے آتے ہیں مگر جہاں ٹھہرتے ہیں وہاں ہزاروں مسجدیں بنا دیتے ہیں تاکہ نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ ہو...... تغلق آباد کے قلعے کو دیکھ کر جو کیفیت میرے قلب کی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ یہ قلعہ ایک بلند جگہ پر واقع ہے۔ ہم آخر ایک عمارت کی زمین پر پہنچے جو ایک بلند ٹیکرے پر بنی ہوئی تھی۔ یہاں سے ساری دہلی نظر آتی تھی...... سب عجائبات جو سفر میں مَیں نے دیکھے تھے میری آنکھوں کے سامنے سے گزر گئے۔ دہلی کا یہ وسیع نظارہ جو میری آنکھوں کے سامنے تھا، میری آنکھوں کے سامنے سے غائب ہوگیا اور آگرہ اور حیدرآباد اور سمندر کے نظارے ایک ایک کر کے سامنے سے گزرنے لگے۔ آخر وہ سب ایک اور نظارہ کی طرف اشارہ کر کے خود غائب ہوگئے۔ میں اس محویت کے عالم میں کھڑا رہا، کھڑا رہا اور کھڑا رہا...... یہاں تک کہ مجھے اپنے پیچھے سے اپنی لڑکی کی آواز آئی کہ ابا جان دیر ہوگئی ہے...... جب میں اس مادی دنیا کی طرف واپس لوٹا تو بے اختیار میں نے کہا ''میں نے پالیا۔ میں نے پالیا۔''

(تاریخ احمدیت جلد صفحہ جلد 8 صفحہ 507 تا 525)

(7) حضرت مصلح موعودؓ کا سفر ہوشیار پور

دعویٰ مصلح موعود کے بعد 1944ء کے شروع میں ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں جلسے منعقد کئے گئے۔ چنانچہ اس سلسلہ کا پہلا جلسہ عام 20 فروری 1944 کو ہوشیار پور میں منعقد ہوا۔ حضورؓ 20 فروری 1944ء کو لاہور سے ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ پہلے حضورؓ نے ظہر و عصر کی نمازیں نہایت خشوع وخضوع سے پڑھائیں، بعد ازاں حضور انورؓ نے جلسہ سے نہایت پرسوز خطاب فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 578 تا 584)

(8) حضرت مصلح موعودؓ کا سفر دہلی

دعوی مصلح موعود کے سلسلہ میں چوتھا اور آخری جلسہ عام ادر السلطنت دہلی میں 16/اپریل 1944ء کو منعقد ہوا۔ پنجاب، یوپی، نواح دہلی اور حیدرآباد دکن تک سے قریباً پانچ ہزار احمدی اس مقدس جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ مصلح موعود کی خبر ملتے ہی دہلی میں اشتعال انگیز تقاریر اور اشتہارات کے ذریعہ عوام کو مشتعل کیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ ہم خون کی ندیاں بہادیں گے مگر قادیانیوں کا جلسہ نہیں ہونے دیں گے۔ حضرت مصلح موعود اسی روز صبح 9 بجے دہلی پہنچے اور ٹھیک ساڑھے چار بجے شام باقاعدہ جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے شروع میں مداخلت کرنے والوں کو باہر نکال دیا گیا تو سات آٹھ ہزار کا یک بڑا ہجوم جلسہ گاہ کے ارد گرد جمع ہوگیا۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی ایمان افروز تقریر شروع فرمائی تو شور و شر پیدا کرنے والے ہجوم نے جلسہ گاہ پر پتھر پھینکنے شروع کر دیئے حضورؓ کا خطاب قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ کئی احمدی سنگ باری کی وجہ سے لہولہان ہوگئے۔ ان میں حضورؓ کے داماد میاں عبدالرحیم صاحب بھی تھے جنہیں سخت چوٹیں آئیں اور وہ بے ہوش ہوکر گر گئے۔

(تاریخ احمدیت، جلد 9، صفحہ 609 تا 614)

(9) حضرت مصلح موعودؓ کا سفر دہلی (1946ء)

21/ستمبر 1946ء کو حضرت مصلح موعودؓ دہلی تشریف لے گئے۔ مجالس علم وعرفان منعقد ہوتی رہیں، مسجد احمدیہ دریا گنج میں تین خطبات ارشاد فرمائے۔ 9/اکتوبر کو ''اسلام دنیا کی موجودہ بے چینی کا کیا علاج پیش کرتا ہے'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ 10/اکتوبر کو مشہور ادیب و صحافی خواجہ حسن نظامی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ محترم خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

''آج شام کو نئی دہلی میں چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے مکان پر جناب مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ جماعت احمدیہ سے ملنے گیا تھا۔ ان کو مسلمان قوم کے ساتھ جو مخلصانہ ہمدردی ہے وہ سن کر میرے دل پر بہت اثر ہوا اور مَیں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ آج ایک ایسے لیڈر سے ملاقات ہوئی جس کو مَیں نے بے غرض، مخلص سمجھا ورنہ جو کوئی لیڈر ملتا ہے کسی نہ کسی غرض میں مبتلا نظر آتا ہے۔ مرزا صاحب مخلص بھی ہیں، دانشمند بھی ہیں، دور اندیش بھی ہیں اور بہادرانہ جوش بھی رکھتے ہیں۔''

(منادی، 24/اکتوبر 1946ء بحوالہ الفضل 8/نومبر 1946ء صفحہ 2)

دہلی سے واپسی پر اپنے الوداعی خطاب میں حضورؓ نے فرمایا: ''ہندوستان مسیح موعودؑ کا مولد ہے اس لئے بھی اور اس لئے بھی کہ دہلی ہندوستان کا صدر مقام ہے، دہلی والوں پر خاص کر بہت ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں اس وقت چالیس کروڑ آدمی بستے ہیں۔ ان میں سے دس کروڑ مسلمان ہیں۔ گویا 1/4 حصہ آبادی کو حضرت معین الدین چشتیؒ اور قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت نظام الدینؒ اور دوسرے بزرگان نے مسلمان کیا۔ اب تمہارے لئے موقع ہے کہ اس کام کو سنبھال لو، تین چوتھائی کا تمہارے حصہ میں آیا ہے اس کا پورا کرنا تمہارے ذمہ ہے۔ خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم کو اس فرض کے ادا کرنے کی توفیق بخشے۔''

(الفضل 16/نومبر 1946ء صفحہ 8)

(10) دورہ جات نخلہ

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ تقسیم ہند سے قبل تبدیلی آب و ہوا کیلئے اکثر پالم پور اور ڈلہوزی تشریف لے جایا کرتے تھے کیونکہ یہ پہاڑی مقامات ایک تو زیادہ بلندی پر واقع نہیں ہیں۔ دوسرے ان کی آب و ہوا معتدل ہونے کے باعث حضورؓ کے مزاج مبارک کے موافق تھی۔ قیام پاکستان کے بعد اس مقصد کیلئے مری میں خیبر لاج حاصل کی گئی مگر مری موزوں جگہ ثابت نہ ہوئی۔ اس لیے حضورؓ کی ہدایت پر جابہ ضلع سرگودھا (حال ضلع خوشاب) کے قریب نخلہ کے نام سے ایک اضافی بستی کی بنیاد رکھی گئی جہاں حضور کی کوٹھی کے علاوہ کئی عمارات بھی تعمیر کی گئیں۔ نخلہ کے ماحول کو خوشگوار اور پرفضا بنانے کیلئے ایک باغ بھی لگایا گیا جس میں متعدد پھلدار پودے لگائے گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ تعمیرات کا معائنہ کرنے کیلئے نخلہ میں پہلی بار 25/جون 1956ء کو رونق افروز ہوئے۔ اس ابتدائی سفر کے بعد حضورؓ ہر سال تشریف لے جاتے رہے۔ آخری بار حضورؓ نے 9/جولائی 1962ء کو سفر نخلہ اختیار فرمایا اور قریباً اڑھائی ماہ تک قیام فرمانے کے بعد 26/ستمبر 1962ء کو ربوہ تشریف لائے۔ نخلہ میں سلسلہ احمدیہ کے بہت سے اہم کام سرانجام پائے۔ حضورؓ نے یہاں متعدد خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ تفسیر صغیر جیسی مہتم بالشان تفسیر یہیں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ بہت سے خوش قسمت افراد اور جماعتوں کو اپنے پیارے امام سے شرف باریابی کے قیمتی مواقع میسر آئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 433 تا 436)

(11) حضرت مصلح موعودؓ کا دوسرا سفرِ یورپ

حضور انورؓ پر قاتلانہ حملے کے بعد حضورؓ کی صحت دن بدن خراب رہنے لگی تو مخلصین جماعت اور ڈاکٹرز نے بھی علاج کیلئے یورپ یا امریکہ جانے کا مشورہ دیا تو حضور انورؓ نے استخارہ فرمایا۔ رضائے الٰہی پاکر حضورؓ دمشق، ہالینڈ، جرمنی اور انگلینڈ میں تشریف لے گئے۔ اپنے اس سفر کے دوران حضورؓ کا سب سے

اہم کارنامہ مبلغین اسلام کی وہ عظیم الشان کانفرنس ہے جو تاریخ اسلام میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور جس کے نتیجہ میں غیر اسلامی دنیا میں تبلیغ کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ قریباً چھ ماہ تک یورپ کے مختلف ممالک میں قیام کے بعد حضور انورؓ 26 اگست 1955ء کو لندن سے کراچی کیلئے عازم سفر ہوئے اور 5 ستمبر 1955ء کو حضورؓ کراچی پہنچ گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 صفحہ 524 تا 554)

(III) مبارک دورہ جات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

(1) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ کا سفر ہائے سندھ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ 10 نومبر 1966ء کو حیدرآباد سندھ تشریف لے گئے اور حضورؒ نے بشیر آباد اسٹیٹ کے مختلف حلقوں کا دورہ فرمایا اور خطبہ جمعہ بشیر آباد کی وسیع مسجد میں ارشاد فرمایا جس کا لب لباب یہ تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ہمیں زندہ خدا، زندہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور زندہ کتاب یعنی قرآن کریم جیسے فیوض حاصل ہوئے۔

حضورؒ ناصر آباد اسٹیٹ کی اراضیات کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے اسکے بعد حضور رحمہ اللہ محمود آباد اسٹیٹ کی اراضیات اور باغ کے معائنہ کیلئے گئے حیدرآباد میں قیام کے دوران حضورؒ نے ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ 20 نومبر کو حضورؒ اندرون سندھ کا دورہ مکمل فرمانے کے بعد کراچی تشریف لے گئے جہاں حضورؒ نے مختصر قیام فرمایا اور مجالس عرفان بھی منعقد ہوئیں۔ (الفضل 29 نومبر، 2، 9 دسمبر 1966ء) حضورؒ نے کراچی سندھ کا دوسرا دورہ 1980ء میں فرمایا اس دورہ میں حضورؒ نے جام شورو میں مختصر قیام فرمایا اور خاص طور پر طلبا کو علم کے ہر میدان میں خصوصاً سائنس اور ٹیکنالوجی میں نمایاں کامیابیوں کے حصول کی تلقین فرمائی۔ (الفضل 3 مارچ 1980ء)

(2) حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے سفر یورپ

6 جولائی 1967ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یورپ کا پہلا دورہ فرمایا اور لندن، گلاسکو، کوپن ہیگن (ڈنمارک)، اوسلو اور سٹاک ہوم میں کئی مشنوں کا معائنہ فرمایا۔ حضورؒ نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کا افتتاح بھی فرمایا۔ وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال لندن میں امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ کے عنوان سے ایک معرکۃ الآرا خطاب بھی فرمایا جس میں حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری عالمی جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا۔ آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آرہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اسکے ساتھی اور امریکہ اور اسکے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے، ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی ......شاید آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے...... وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر و توانا کی باتیں ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں۔ کوئی طاقت اُنہیں روک نہیں سکتی۔

پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہاء اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتداء ہوگی اور اس کے بعد بڑی سرعت کے ساتھ اسلام ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہوگا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کر لیں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہوسکتی ہے۔“

(تاریخ احمدیت جلد 24 صفحہ 136 تا 137)

13 جولائی 1970ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ دوسری مرتبہ سفر یورپ کیلئے روانہ ہوئے۔ اس سفر میں حضورؒ نے سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں مسجد محمود کا افتتاح بھی فرمایا۔ (حیات ناصر، باب ہفتم، چھٹا سال صفحہ 388) اور انگلستان کے علاوہ مغربی جرمنی اور سپین کا بھی دورہ فرمایا۔

1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یورپ کا تیسرا دورہ فرمایا۔ حضورؒ نے انگلستان، ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، اٹلی، سویڈن اور ڈنمارک کا دورہ فرمایا اور قرآن مجید کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی مہم کیلئے لندن میں مختلف طباعت کے اداروں میں قرآن کریم کی اشاعت و طباعت وغیرہ کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضورؒ نے جماعت کو نصیحت فرمائی۔ ”دنیا تیوریاں چڑھا کے اور سرخ آنکھیں کر کے تمہاری طرف دیکھ رہی ہے۔ تم مسکراتے چہروں سے دنیا کو دیکھو۔“ اسکے بعد 1973ء میں حضورؒ نے ربوہ میں جدید پریس کا سنگ بنیاد رکھا۔

1975ء میں حضورؒ علاج کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے اور انگلستان، مغربی جرمنی، ڈنمارک، ناروے، ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں حضورؒ نے لندن میں عیدالفطر کی نماز پڑھائی۔ 1978ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقدہ کسرِ صلیب کانفرنس میں شرکت کے ارادے سے حضورؒ لندن تشریف لے گئے۔ اس کانفرنس میں حضورؒ نے ایک نہایت معرکۃ الآرا خطاب بھی فرمایا۔

1980ء میں حضورؒ نے یورپ، امریکہ اور افریقہ کا دورہ فرمایا۔ 9 اکتوبر کو حضورؒ نے ساڑھے سات سو سال بعد سپین میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور اسکا نام مسجد بشارت رکھا۔ سپین کے شہر قرطبہ کے قریب پیدروآباد میں مسجد بشارت سپین کے سنگ بنیاد کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا: ”میرا پیغام صرف یہ ہے کہ Love For All Hatred For None“ اس طرح حضورؒ نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ محبت کے ذریعے دنیا کے دل فتح کریں اور نفرت کسی سے نہیں۔ (حیات ناصر، صفحہ 410) اس دورہ میں حضورؒ نے انگلستان میں پانچ نئے مشنوں کا افتتاح فرمایا۔

(3) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا سفر افریقہ

1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مغربی افریقہ کا پہلا دورہ فرماتے ہوئے نائیجیریا، غانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون جیسے چھ اہم ممالک کو اپنے وجود باجود سے برکت بخشی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ارضِ بلال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نائب اور خلیفہ راشد بنفس نفیس تشریف لے گئے اور مدتوں سے جماعت احمدیہ کے امام کی زیارت کی حسرت رکھنے والے مخلص افریقن بھائیوں کو دیدار سے فیضیاب فرمایا۔ 4 اپریل کو حضورؒ روانہ ہوئے۔ تہران، استنبول، لندن اور سوئٹزرلینڈ اور جرمنی سے ہوتے ہوئے 11 اپریل کو حضورؒ لیگوس کے ہوائی اڈے پر پہنچے۔ 12 اپریل کو نائیجیریا کے جج جسٹس بکری صاحب نے جو نیشنل صدر صاحب جماعت احمدیہ کے صاحبزادے ہیں، حضور کے اعزاز میں دعوتِ طعام دی جس میں متعدد غیر از جماعت معززین بھی شامل ہوئے۔ بعد میں بواجے بو میں حضورؒ نے شاندار مسجد کا افتتاح فرمایا۔ حضورؒ کی خاص دعا سے مال وزیری عبدو صاحب سرکاری ڈپٹی سیکرٹری نے احمدیت قبول کی۔ 14 اپریل کو ایک سوبیت فارم حضورؒ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ 18 اپریل کی صبح کو حضورؒ نائیجیریا سے غانا روانہ ہوئے۔ 20 اپریل کو سربراہ مملکت بریگیڈیئر اے اے افریفا سے ملاقات ہوئی۔ وہاں سے حضورؒ کماسی پہنچے۔ مقامی مشن ہاؤس کی نئی عظیم الشان عمارت کا دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا اور تقریر فرمائی۔ پھر کماسی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ ٹیچی میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد دعا کروائی۔ آئیوری کوسٹ میں حضور انور نے احمدیہ مسجد آبی جان میں احباب جماعت سے ایک روح پرور خطاب فرمایا۔ صدر مملکت لائبیریا اور صدر مملکت گیمبیا سے ملاقات ہوئی اور تقریب عشائیہ میں شرکت فرمائی۔ 3 مئی کو حضورؒ نے گیمبیا گورنمنٹ سیکنڈری اسکول میں خطاب فرمایا۔ مضافاتِ باتھرسٹ میں ”بونڈا کنڈا“ کے مقام پر مسجد احمدیہ اور سیکنڈری سکول کی بنیاد رکھی۔ پھر حضورؒ سیرالیون تشریف لے گئے۔ ایک سوال کے جواب میں کہ حضور کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟ حضورؒ نے مسکرا کر فرمایا ”آپ لوگوں سے ملاقات“ نیز مختلف ممالک کے سربراہوں سے مشورہ کہ جماعتِ احمدیہ ان ممالک کے باشندوں کی کس رنگ میں بہتر خدمت کر سکتی ہے۔ سیرالیون کے سربراہ اور وزیر اعظم سے ملاقات ہوئی۔ حضور نے سیکنڈری اسکول فری ٹاؤن کا معائنہ فرمایا، فری ٹاؤن کے مضافات میں لیسٹر نامی مقام پر بنائی گئی نئی مسجد نذیر احمد علی کا افتتاح فرمایا۔ سیرالیون مسلم کانگریس سے خطاب کرتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا: ”مَیں آپ سب کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی۔ ان شاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔“ حضور سیرالیون کے جنوبی صوبہ ”بو“ تشریف لے گئے۔ حضور نے بو میں مرکزی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ 14 مئی کو حضور سیرالیون سے ہالینڈ تشریف لے گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 26 صفحہ 41 تا 68)

1980ء میں حضورؒ نے دوسری مرتبہ افریقہ کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں بھی حضورؒ نے نائیجیریا میں تین بڑی مساجد کا افتتاح فرمایا اسکے علاوہ مغربی افریقہ میں حضورؒ نے تعلیمی اور طبی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور متعدد تعلیمی

اور طبی مراکز کھولنے کی منظوری فرمائی۔
(حیات ناصر جلد 1 صفحہ 388 تا 410)

(4) سفر امریکہ و کینیڈا

1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ امریکہ و کینیڈا کے پہلے دورے پر روانہ ہوئے۔ حضورؒ نے واشنگٹن، ڈیٹن، نیو یارک اور نیو جرسی کا دورہ فرمایا اور ان شہروں کے جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت فرمائی اور خطابات فرمائے حضورؒ نے جماعت کو کمیونٹی سنٹر بنانے اور ان میں پھلدار پودے لگانے کی تحریک بھی فرمائی۔ امریکہ کے بعد حضور رحمہ اللہ کینیڈا بھی تشریف لے گئے۔ 1980ء میں حضور انورؒ دوسری مرتبہ امریکہ و کینیڈا کے دورے کیلئے روانہ ہوئے۔ یہ حضور رحمہ اللہ کا آخری غیر ملکی دورہ تھا۔ (حیات ناصر جلد 1 صفحہ 403 تا 408)

(IV) مبارک دورہ جات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

(1) دورہ یورپ 1982ء

یہ حضور رحمہ اللہ کا خلافت پر متمکن ہونے کے بعد کا پہلا دینی و تربیتی دورہ تھا جس میں حضورؒ نے سات سو سال بعد سپین میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد (مسجد بشارت) کا افتتاح فرمایا جس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1980ء میں رکھی تھی۔ یہ دورہ حضور رحمہ اللہ کا 28 جولائی تا 12 اکتوبر 1982ء کل (77) روزہ تھا۔ اس سفر میں حضورؒ نے یورپ کے نو ممالک ہالینڈ، برطانیہ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، اٹلی، سپین کا دورہ فرمایا نیز حضورؒ نے جاتے ہوئے کراچی اور سندھ میں بھی قیام فرمایا۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 25 اگست 1982ء صفحہ 2) 10 ستمبر 1982ء کے دن جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے ساتھ مسجد بشارت سپین کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر حضور انورؒ نے فرمایا: ''آج کا دن تمام دنیا کے احمدیوں کیلئے اور خصوصاً ان کیلئے جو آج اس مبارک تقریب میں شامل ہیں بے انتہا خوشیوں کا دن ہے اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں۔''
(خطبات طاہر، جلد اول، صفحہ 135)

برطانیہ میں نئے مشن ہاؤسز کے افتتاح کے ساتھ ساتھ ناروے اور سویڈن میں پہلی مرتبہ مجلس شوریٰ قائم کی گئی۔ (صد سالہ تاریخ احمدیت بطرز سوال و جواب، صفحہ 446)

(2) دورہ سنگاپور، آسٹریلیا، فجی، سری لنکا

یہ دورہ حضور رحمہ اللہ کا مورخہ 8 ستمبر تا 14 اکتوبر 1983ء کل 38 روزہ تھا جس میں حضورؒ سنگاپور، آسٹریلیا، فجی، سری لنکا تشریف لے گئے۔ (ہفت روزہ بدر قادیان 10 نومبر 1983 صفحہ 4) 11 ستمبر کو سنگاپور میں انڈونیشیا، ملیشیا کے عہدیداران اور مبلغین کے ساتھ خصوصی اجلاس۔ 18 ستمبر کو فجی میں احباب سے گفتگو اور نصائح۔ 22 ستمبر کو دورہ فجی کے دوران قصبہ سوموسومو کے اسکول میں طلبہ و طالبات سے خطاب فرمایا۔ 9 اکتوبر کو مجلس عرفان میں احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔ 10 اکتوبر کو سری لنکا کی جماعت نگمبو سے حضورؒ نے خطاب فرمایا۔

(3) ہجرت لندن 1984ء

حضور رحمہ اللہ 29 اپریل 1984ء کو لندن ہجرت فرمائی۔ یہ ہجرت جماعت احمدیہ کی ترقیات کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جبکہ جنرل ضیاء الحق حضورؒ کی مندرجہ ذیل دعا کے نیچے آکر دنیا کیلئے عبرتناک نشان بنا۔

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اُڑا دے گا خاک ان کی کرے گا رسوائے عام کہنا

(4) دورہ ہالینڈ، جرمنی اور فرانس 1984ء تا 2001ء

آپؒ ہر سال بلجیم، فرانس سے ہوتے ہوئے جلسہ سالانہ جرمنی کیلئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان تینوں ممالک میں تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی پروگراموں کے ساتھ ساتھ مساجد، مشن ہاؤسز کا افتتاح و سنگ بنیاد کی تقاریب میں شامل ہو کر خطابات فرماتے رہے۔ علاوہ ازیں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات میں بھی بسا اوقات شرکت فرماتے رہے۔ 10 تا 24 مئی 1989ء کے دورہ میں حضورؒ نے جرمنی میں سو مساجد بنانے کی تحریک فرمائی۔ جرمنی کے ساتھ ہی بعض دفعہ سوئٹزر لینڈ کا دورہ بھی فرماتے رہے۔

(5) دورہ یورپ 1985ء

اس دورہ کی خاص غرض جماعت احمدیہ یورپ کے نئے تبلیغی مرکز مسجد نور کا بابرکت افتتاح اور احمدیہ مسلم مشن فرانس کا افتتاح کرنا تھا۔ یہ دورہ حضور رحمہ اللہ کا 11 ستمبر تا 15 اکتوبر 1985ء کل (35) روزہ تھا۔ جس میں حضورؒ یورپ کے 7 ممالک مغربی جرمنی، اٹلی، سپین، فرانس، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ اور بلجیم تشریف لے گئے۔ 23 ستمبر کو فرینکفرٹ میں حضورؒ نے قبولیت دعا کا ایک ایمان افروز واقعہ سنایا۔ حضورؒ نے جرمن قوم کے ساتھ اپنے اُنس اور تعلق کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں لندن میں T.V میں جرمن کھلاڑی کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہا تھا، وہ کھیل ہار رہا تھا تو میں نے دُعا کی کہ اے خدا اُسے جیت عطا فرما میں نے اسی وقت اپنے گھر والوں کو کہہ دیا کہ یہ جرمن نوجوان ضرور جیتے گا کیونکہ مجھے قبولیت دعا کا یقین ہو گیا تھا چنانچہ خدا کے فضل سے یہ جرمن کھلاڑی جیت گیا۔ آپ لوگ شاید دعا کی حقیقت کو پوری طرح نہ سمجھ سکیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ قبولیت دعا کا معجزہ تھا اور اس سے میرا جرمن قوم کے ساتھ دلی وابستگی کا پتہ چلتا ہے کیونکہ یہ وہ قوم ہے جس نے ہمارے نوجوانوں کے ساتھ احسان کا سلوک کیا ہے۔
(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی نومبر 1985ء صفحہ 9)

(6) دورہ کینیڈا 1986ء

یہ دورہ حضور رحمہ اللہ کا 29 ستمبر تا 3 اکتوبر، 1986ء کل (15) روزہ تھا۔ سیدنا حضورؒ نے اپنے دستِ مبارک سے مورخہ 20 ستمبر کو سرزمین کینیڈا میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضورؒ نے پہلی اینٹ نصب فرمائی جو مسجد مبارک قادیان کی اینٹ تھی۔ (اخبار بدر قادیان 30 اکتوبر 1986ء صفحہ نمبر 1 کالم 2) مؤرخہ 26 ستمبر کو کینیڈا میں ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ (ہفت روزہ بدر قادیان 4 فروری 1988ء صفحہ 1)

(7) دورہ یورپ 1987ء

یہ دورہ حضورؒ نے یکم جون 1987ء کو فرمایا۔ اس دورہ میں حضور رحمہ اللہ بلجیم، ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے۔ (صد سالہ تاریخ احمدیت بطرز سوال و جواب، صفحہ 461) 14 جون 1987ء کو مجلس خدام الاحمدیہ یورپ کے چوتھے سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا: ''اجتماعات کا مقصد خالصۃً دینی ہے اور اگرچہ کھیلوں وغیرہ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے عام علمی مقابلے بھی ہوتے ہیں لیکن آخری مقصد ومنتہا دین ہی ہے۔''
(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 307 تا 319)

(8) دورہ ہالینڈ، جرمنی، سویڈن اور ناروے (1987ء)

یہ دورہ حضور رحمہ اللہ کا اگست، ستمبر 1987ء میں کل (21) روزہ دورہ تھا۔ جس میں حضورؒ ہالینڈ، مغربی جرمنی، سویڈن اور ناروے تشریف لے گئے تھے۔ (صد سالہ تاریخ احمدیت بطرز سوال و جواب صفحہ نمبر 462)

(9) امریکہ کی 11 ریاستوں کا دورہ (1987ء)

مساجد کا افتتاح اور بیوت الذکر کے سنگ بنیاد کیلئے اکتوبر، نومبر 1987ء میں قریباً ڈیڑھ ماہ حضورؒ نے امریکہ کی 11 ریاستوں کا دورہ فرمایا نیز حضورؒ کینیڈا بھی تشریف لے گئے۔
(صد سالہ تاریخ احمدیت بطرز سوال و جواب، صفحہ نمبر 462)

(10) دورہ مغربی افریقہ (1988ء)

یہ دورہ حضورؒ نے جنوری فروری 1988ء میں فرمایا۔ اس دورہ میں حضورؒ گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، غانا اور نائیجیریا تشریف لے گئے۔ دوران سفر گیمبیا میں قیام کے دوران دو مساجد کا افتتاح فرمایا۔ دو مشن ہاؤس اور ایک مسجد اور ایک کلینک کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس دورہ میں حضورؒ نے نصرت جہاں تنظیم نو کی تحریک کا اعلان کیا۔ بانجل میں مشن ہاؤس، مسجد اور فرافینی میں کلینک اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ (صد سالہ تاریخ بطرز سوال جواب صفحہ 463)

(11) دورہ مشرقی افریقہ (کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ) 1988ء

یہ دورہ حضورؒ کا 26 اگست تا 28 ستمبر 1988ء کل (34) روزہ تھا۔ 13 اگست کو شیانہ کینیا میں نئی مسجد کا افتتاح فرمایا نیز مشن ہاؤس اور مدرسہ اور کسنو واکے مقام پر نئے احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔ 31 اگست کو مسجد احمدیہ شیانڈا کا افتتاح فرما کر حضورؒ نے خطاب فرمایا۔ 13 ستمبر کو حضورؒ نے ڈوڈاما تنزانیہ میں مسجد الحمد کا افتتاح فرمایا۔
(ہفت روزہ بدر قادیان 13 اکتوبر 1988ء صفحہ 4 کالم 2)

(12) دورہ کینیڈا (1989ء)

15 جون 1989ء کو حضور رحمہ اللہ کینیڈا کے تشریف لے گئے۔ 18 جون کو لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے حضورؒ نے بچوں کی تربیت اور اس ماحول سے مرعوب نہ ہونے اور خصوصاً بچوں کو شروع سے ہی نماز کا عادی بنانے کی طرف توجہ دلائی آخر پر حضورؒ نے فرمایا اس دورے کی یاد کو میرے دل میں ہمیشہ ایک خاص مقام حاصل رہے گا۔ اس دورہ میں حضورؒ ایک تقریب میں نے اپنی کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' کے انگریزی ترجمہ ''Murderin the name of Allah'' کی رونمائی کی۔
(ہفت روزہ بدر قادیان 17 اگست 1989ء صفحہ 4،3)

(13) دورہ امریکہ، آسٹریلیا، جاپان، سنگاپور (1989ء)

تربیتی، تعلیمی اور تبلیغی اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے حضورؒ نے جون، جولائی 1989ء میں امریکہ، آسٹریلیا، جاپان اور سنگاپور کا دورہ فرمایا۔

30؍جون کو پٹسبرگ سان فرانسسکو، امریکہ میں احمدیہ مشن کا بابرکت افتتاح بھی فرمایا۔
(خطبہ جمعہ 30 جون 1989ء)

(14) دورہ جرمنی (1990ء)

30 مئی 1990ء کو لندن سے جرمنی کیلئے روانہ ہوئے۔ حضورؒ نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت فرمائی۔ مورخہ 5 جون کو حضورؒ ایک دن کیلئے برلن بھی تشریف لے گئے تھے۔ چھ افراد کو حضورؒ کے ہاتھ پر احمدیت قبول کرنے کا موقع ملا۔ 5؍جون 1990ء کا دن تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یادگار رہے گا کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مشرقی برلن تشریف لے گئے اور مشرقی بلاک کے دورازے پر کھڑے ہوکر پرسوز دعا کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق روس میں ان شاء اللہ عظیم الشان انقلاب برپا ہوگا اور دنیا دیکھے گی کہ واقعی یہ دیوار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کیلئے گرائی گئی ہے۔ (ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 1990ء صفحہ 23،25)

(15) دورہ پرتگال (1990ء)

9؍مارچ کو پرتگال، 16؍مارچ 1990ء کو JATIVA سپین میں حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

(16) دورہ قادیان (1991ء)

یہ دورہ حضور رحمہ اللہ کا مورخہ 15؍دسمبر 1991ء تا 16 جنوری 1992ء کل (32) روزہ تھا۔ صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان 1991ء کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہ تاریخ ساز سفر کیا۔ حضورؒ دہلی و آگرہ اور قادیان کے اردگرد کے علاقوں میں بھی تشریف لے گئے تھے۔ نیز حضورؒ بغرض دعا ہوشیار پور ولدھیانہ بھی گئے۔ 22؍دسمبر کو چار بجے حضور انورؒ نے مسجد اقصیٰ میں منتظمین جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ 26؍دسمبر کو حضورؒ نے افتتاحی، 27؍دسمبر کو مستورات سے اور 28؍دسمبر کو اختتامی خطاب فرمایا۔ اس موقع پر حضورؒ نے ایک خاص نظم تحریر فرمائی تھی جس کا عنوان تھا ''اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا'' 29؍دسمبر کو مجلس شوریٰ بھارت سے خطاب فرمایا مسجد اقصیٰ قادیان میں 20؍دسمبر کو خطبہ جمعہ میں حضور انورؒ نے فرمایا:

''آج کا دن ایک بہت ہی اہمیت کا تاریخی دن ہے۔ آج 44 سال کے لمبے اور بڑے تلخ التواء کے بعد آخر اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ آج کا جمعہ قادیان میں احباب جماعت کے ساتھ ادا کرسکے۔ قادیان کے درویشوں کیلئے بھی اس میں بہت بڑی خوشخبری مضمر ہے۔''
(ماخوذ از دورہ قادیان 1991ء)

حضور رحمہ اللہ کا یہ دورہ احمدیوں کی تعلیم وتربیت کے لحاظ سے اور غیروں میں تبلیغ کے لحاظ سے بہت ہی اہمیت کا حامل دورہ تھا۔

(17) دورہ کینیڈا (1992ء)

حضور رحمہ اللہ کا یہ دورہ 14؍اکتوبر تا 23؍اکتوبر 1992ء (12) روزہ تھا۔ 17؍اکتوبر کو حضورؒ نے ٹورانٹو، کینیڈا کی مرکزی مسجد بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ یہ تقریب سیٹلائٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر کی گئی۔ اس موقع پر 7 شہروں کے میئرز نے اس دن کو جماعت کی مسجد کا دن قرار دینے کا اعلان کیا۔ 16 تا 23؍اکتوبر کو احمدیت کا ہفتہ قرار دیا گیا۔
(روزنامہ الفضل 7 جولائی 1992ء صفحہ 2)

(18) انڈونیشیا کا سفر (2000ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 19؍جون تا 11 جولائی 2002ء اس ملک کا دورہ فرمایا۔ ایک مسجد اور ایک اسکول کا سنگ بنیاد رکھا۔ (احمدی بچوں کیلئے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ، صفحہ 124)

(V) مبارک دورہ جات
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(1) جرمنی اور فرانس کا سفر (2003ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پہلا دورہ تھا۔ حضور انور 20؍اگست 2003ء کو جرمنی پہنچے۔ 21 اگست کو جلسہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ 22 اگست کو خطبہ جمعہ کے ساتھ باقاعدہ جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح فرمایا۔ 23؍اگست کو جلسہ گاہ لجنہ میں، 24؍اگست کو جرمن اہل زبان سے اور جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔ 30؍اگست کو بعد نماز ظہر وعصر مسجد نور الدین ڈارمسٹڈ کا افتتاح فرمایا۔ پھر 5 ستمبر تا 7 ستمبر جلسہ سالانہ فرانس میں شریک ہوکر خطابات سے نوازا اور تجدید بیعت بھی لی۔
(الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 28 نومبر 2003ء)

اس کے بعد ہر سال حضور انور جلسہ سالانہ جرمنی، سالانہ اجتماعات، مساجد ومشن ہاؤسز کے افتتاح وسنگ بنیاد جیسی جماعتی تقاریب کو رونق بخشنے کیلئے دورہ فرماتے رہے۔ چنانچہ مسجد بیت الحبیب، مسجد بیت العزیز، مسجد الہدیٰ، مسجد بیت العلیم، مسجد بیت الناصر، مسجد خدیجہ قابل ذکر ہیں جن کا آپ نے افتتاح فرمایا۔ عموماً جرمنی کے ساتھ ہی بلجیم، فرانس اور ہالینڈ کا بھی دورہ فرماتے ہیں۔

(2) مغربی افریقہ کا سفر (2004ء)

حضور انور 13؍مارچ 2004ء کو لندن سے روانہ ہوکر شام کو غانا پہنچ گئے۔ اس سفر میں حضور انور نے مووالپرٹسن میں سیکنڈری اسکول کا معائنہ فرمانے کے بعد ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ منگوس مشن ہاؤس کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ سیکنڈری اسکول اکمفی ایسارچر کا معائنہ فرمایا جہاں حضور اکتوبر 1979ء تا 1983ء بطور پرنسپل رہے تھے۔ 15؍مارچ کو عکرہ کے صدر مملکت سے ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا ''میں غانا سے 1985ء میں واپس گیا تھا۔ لیکن اب جو میں نے تھوڑا بہت دیکھا ہے اس سے صاف نظر آتا ہے کہ غانا میں بہت ترقی ہوئی ہے۔'' پھر حضور نے غانا کی حکومت اور غانا کے عوام کی ترقی اور خوشحالی کیلئے دعا کی۔ حضور انور نے غانا کے 75ویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرما کر افتتاحی خطاب فرمایا۔ اشانٹی، کماسی ریجن کا دورہ فرمایا، آسوکورے میں نصرت جہاں ہسپتال، ٹیچی ہسپتال کا معائنہ فرمانے کے بعد وا (WA) مشن ہاؤس پہنچے جہاں نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ 23 مارچ کو حضور ٹمالے تشریف لے گئے۔ خلافت سے قبل یہاں قیام کے دوران حضور نے دو سال سے زائد عرصہ 250؍ایکڑ اراضی پر مشتمل جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی فرمائی تھی۔ گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ بھی کیا تھا۔ 24؍مارچ کو سیکنڈری سکول سلاگا تشریف لے گئے۔ حضور 1977ء تا 1979ء اس سکول کے پرنسپل رہے تھے۔ حضور نے فرمایا:

''اس اسکول نے بہت ترقی کرلی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اسکول کو مزید ترقی دے۔ مکرم یعقوب ابوبکر صاحب ہیڈ ماسٹر کی نصرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سٹاف اور طلبا کو محنت کرنے کی توفیق دے اور اس اسکول سے قوم کے مخلص اور دیانتدار شہری اور لیڈر پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر فضل فرمائے جنہوں نے اس اسکول کی ترقی کیلئے وقف کی روح کے ساتھ سخت محنت کی ہے۔''

Kperiga، بولغا ٹونگا، پاگا میں نو تعمیر شدہ مساجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ 26 تا 27 مارچ منعقدہ جلسہ سالانہ برکینا فاسو میں شرکت فرما کر افتتاحی، اختتامی خطاب فرمایا۔ ڈوری شہر میں پہلے ''احمدیہ پرائمری اسکول'' کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کے بعد منعقدہ جلسہ میں خطاب فرمایا۔ 'مسجد ہدیٰ' کے افتتاح کے بعد جلسہ سے حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔ ''بوبوجلاسو'' میں جماعتی ریڈیو اسٹیشن کے لائیو پیغام میں حضور نے فرمایا ''ریڈیو اسلامک احمدیہ کے سننے والوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔'' مختلف عہدیداران اور ذیلی تنظیمات برکینا فاسو کو حضور نے ملاقات کا شرف بخشا۔ بینن میں مسجد احمدیہ پورٹونوو کا سنگ بنیاد رکھا اور جلسہ سے خطاب فرمایا۔ Allada میں حضور نے گورنر سے ملاقات کی۔ سلائی اسکول، مسجد العافیت کا افتتاح فرمایا۔ ڈاسا کے جلسہ سے حضور نے خطاب فرمایا۔ اسکے بعد اجتماعی بیعت ہوئی جس میں 10 گاؤں کے 882 لوگوں نے بیعت کی۔ کوتونو یونیورسٹی میں منعقدہ پروگرام ''Islam-The Religoin of Peace'' میں خطاب فرمایا۔ صدر نیشنل اسمبلی حکومت بینن سے ملاقات کی۔ حضور نے فرمایا ہمارے یہاں آنے کا مقصد اور ہمارے مذہب کا مقصد بھی انسانیت کو اکٹھا کرنا ہے۔ حضور انور نے ''ایم ٹی اے سٹوڈیو بینن'' کا افتاح فرمایا۔ نائیجیریا میں Owedo اور 'الارو' شہر کے Oreto ایریا میں مسجد کا افتتاح فرما کر دعا کروائی۔ مبلغین نائیجیریا کے ساتھ حضور کی میٹنگ ہوئی جس میں حضور نے تبلیغی، تربیتی پروگراموں کا جائزہ لیا اور تفصیلی ہدایات دیں۔ 14؍اپریل کی صبح 6:30 بجے حضور انور واپس لندن پہنچے۔ (الفضل انٹرنیشنل، 26؍مارچ تا 28 مئی 2004ء صفحہ 1، 9)

(3) بلجیم، جرمنی اور ہالینڈ کا سفر (2004ء)

مؤرخہ 15 مئی 2004ء کو حضور یورپ کے تین ممالک بلجیم، جرمنی اور ہالینڈ کے سفر پر روانہ ہوئے۔ مسجد بیت المؤمن میونسٹر (بلجیم) کا معائنہ فرمایا، ہمبرگ میں واقفین اور واقفات نو کلاسز کا انعقاد، بیت الرشید ہمبرگ کا معائنہ، مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع سے خطاب، کوبلنز میں مسجد کا افتتاح، سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی سے اختتامی خطاب، بریمن (جرمنی) میں نو تعمیر شدہ مسجد کا باقاعدہ افتتاح، اوسنابروک میں احمدیہ مسجد کا معائنہ فرمایا۔ 4 تا 6؍جون جلسہ سالانہ ہالینڈ کو حضور نے اپنے خطابات سے نوازا۔ 7؍جون کو شام ساڑھے چھ بجے حضور واپس لندن پہنچ گئے۔
(الفضل انٹرنیشنل 4 تا 25 جون 2004ء)

(4) کینیڈا کا سفر (2004ء)

21 جون کو لندن سے روانہ ہوکر حضور ٹورانٹو کینیڈا پہنچے۔ وان سٹی کے میئر نے حضور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی۔ حضور نے نیشنل مجلس عاملہ، مجلس عاملہ انصار اللہ سے میٹنگ

کی، طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا سے ملاقات کی اور خطاب فرمایا۔ 2 تا 4 رجولائی کو منعقدہ جلسہ سالانہ کو خطابات سے نوازا۔ 6 رجولائی کو صبح واپس لندن پہنچ گئے۔ (الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی تا 23 جولائی 2004ء)

(5) فرانس، سپین کا سفر (2004ء-2005ء)

22 دسمبر 2004ء کو لندن سے روانہ ہوکر شام کو فرانس کے مشن ہاؤس بیت السلام تشریف لے گئے۔ 26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ فرانس میں حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا، لجنہ سے خطاب فرمایا بیعتیں بھی ہوئیں۔ 28 دسمبر کو جلسہ سالانہ فرانس اور جلسہ سالانہ قادیان سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

''کچھ دن ہوئے سری لنکا اور دوسرے ممالک میں زلزلہ آیا ہے سخت تباہی آئی ہے اُن کیلئے دعا کریں اللہ تباہی سے بچائے۔ عجیب بات ہے پچھلے سال بھی قادیان کے جلسہ کے دوران ایران میں زلزلہ آیا اور اس سال بھی آیا ہے۔ یہ اتفاق نہیں ہے۔'' (الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2005ء صفحہ 12 کالم 4)

حضور انور 2 جنوری کو فرانس سے روانہ ہوکر میڈرڈ سے ہوتے ہوئے پیدروآباد، سپین پہنچے۔ 7 تا 8 جنوری کو منعقدہ بیسویں جلسہ سالانہ میں حضور نے پہلی مرتبہ شرکت فرماکر خطبہ جمعہ اور اختتامی خطاب فرمایا۔ بیعت کی تقریب بھی ہوئی۔ 15 رجنوری شام کو حضور بخیر و عافیت کامیاب دورہ کے بعد واپس لندن پہنچ گئے۔ (الفضل انٹرنیشنل 14 جنوری تا 25 فروری 2004ء)

(6) مشرقی افریقہ کا سفر (2005ء)

26 اپریل کو لندن سے روانہ ہوکر حضور انور کینیا پہنچے۔ 28، 29 اپریل کو منعقدہ جلسہ سالانہ میں حضور نے خطاب فرمایا اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نواشہ، نوکورو میں مساجد کا سنگ بنیاد رکھا، احمدیہ مسجد بانجا کا افتتاح فرمایا، خدام الاحمدیہ کینیا، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ نیشنل مجلس عاملہ کینیا، کانگو اور زمبابوے کے مبلغین کے ساتھ میٹنگ فرمائی۔ 9 مئی تا 10 مئی منعقدہ دوروزہ جلسہ سالانہ تنزانیہ میں حضور نے افتتاحی، لجنہ سے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ اجتماعی بیعت بھی ہوئی۔ احمدیہ مسجد مٹوارہ، Chalinze کا افتتاح فرمایا۔ 19 تا 20 مئی دوروزہ جلسہ سالانہ یوگنڈا میں شامل ہوکر افتتاحی، اختتامی خطاب فرمایا۔ اس سفر میں مسجد بوسیہ، Kyaniale مسجد کا افتتاح فرمایا۔ Igana مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ 25 مئی کو یوگنڈا سے صبح روانہ ہوکر شام 5:30 بجے مسجد فضل لندن پہنچے۔ (الفضل انٹرنیشنل 13 مئی تا یکم جولائی 2005ء)

(7) سفر کینیڈا (2005ء)

اس سفر میں واقفین نو اور ناصرات الاحمدیہ سے الگ الگ کلاسز ہوئیں۔ وینکورو (برٹش کولمبیا، کینیڈا) میں پہلی احمدیہ مسجد بیت الرحمٰن اور کیلگری میں مسجد بیت النور کا سنگ بنیاد رکھا۔ 24 تا 26 جون ٹورانٹو میں منعقدہ سہ روزہ جلسہ سالانہ کینیڈا میں حضور نے افتتاحی، اختتامی اور لجنہ سے خطاب فرمایا۔ 30 جون کو وزیر اعظم کینیڈا سے ملاقات ہوئی۔ بریمٹن میں حضور نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ 7 جون کو صبح چھ بجکر 50 منٹ پر حضور واپس مسجد فضل لندن تشریف لائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 17 جون تا 19 اگست 2005ء)

(8) سفر جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، ہالینڈ (2005ء)

22 اگست 2005ء کو لندن سے روانہ ہوکر بلجیم اور جرمنی سے کا دورہ کرتے ہوئے 6 ستمبر کو جرمنی سے ڈنمارک تشریف لائے۔ 9 ستمبر کو پہلی بار حضور نے ڈنمارک سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ مختلف پروگراموں کے انعقاد کے بعد 11 ستمبر کو حضور ڈنمارک سے سویڈن تشریف لائے۔ 16 تا 18 ستمبر جلسہ سالانہ سویڈن کو اپنے خطابات سے نوازا۔ 19 ستمبر کو ناروے تشریف لے گئے جہاں ملکی اور ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ اور وقف نو بچوں اور بچیوں کے ساتھ الگ الگ ملاقات کی۔ تقاریب آمین میں شامل ہوئے۔ ناروے میں عالمی عدالت کا وزٹ کرنے کے بعد 30 ستمبر 2005ء کو حضور کامیابی کے ساتھ لندن واپس تشریف لائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 16 ستمبر تا 18 نومبر 2005ء)

(9) ماریشس اور بھارت کا پہلا دورہ (2005ء-2006ء)

حضور 27 نومبر 2005ء کو لندن سے روانہ ہوکر ماریشس پہنچے۔ 2 تا 5 دسمبر کو منعقدہ 44 ویں جلسہ سالانہ ماریشس سے خطابات فرمائے۔ 11 دسمبر کو دہلی (بھارت) پہنچے۔ احمدیہ مسجد بیت الہادی (دہلی) میں حضور نے قیام فرمایا۔ لوک سبھا سپیکر سومناتھ چڑ جی سے ملاقات کی، قطب مینار، قلعہ تغلق آباد، تاج محل، لال قلعہ دیکھا، پریس کانفرنس کے بعد 15 دسمبر کو شام چار بج کر پچاس منٹ پر قادیان دارالامان میں حضور کا ورود مسعود ہوا۔ سب سے پہلے حضور نے مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کی۔ 26 دسمبر 2005ء کو احاطہ جلسہ گاہ قادیان میں لوائے احمدیت لہرا کر اجتماعی دعا کروائی۔ افتتاحی خطاب میں حضور نے 2008ء تک احباب جماعت کو 50 فیصد وصیتوں کا ٹارگیٹ عطا فرمایا۔ 27 دسمبر کو لجنہ سے خطاب فرمایا اور 28 دسمبر کو آخری روز اختتامی خطاب فرمایا۔ اس 114 ویں جلسہ سالانہ میں 70 ہزار احمدی حاضر ہوئے۔ 29 دسمبر کو مجلس شوریٰ بھارت سے خطاب فرمایا۔ واقفین، واقفات نو بھارت کو ملاقات کا شرف بخشا۔ مکان حضرت اماں جانؓ، شہ نشین، ظہور قدرت ثانیہ، دارالضیافت، مکان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ، مسجد نور، تعلیم الاسلام کالج (سکھ نیشنل کالج)، بورڈنگ تحریک جدید (خالصہ ہائر سیکنڈری اسکول) کوٹھی دارالسلام، نور ہسپتال، مسجد اقصیٰ، احمدیہ مرکزی لائبریری (حال نورالدین لائبریری)، ایوان خدمت، ایوان انصار، نصرت گرلز اسکول، حضرت مسیح موعودؑ کے آبائی قبرستان، فضل عمر پریس، بیوت الحمد کالونی کا وزٹ کیا اور تقریباً قادیان کے زیادہ تر گھروں میں تشریف لے جاکر ان کی زندگیوں میں ایک نئی رمق پیدا کردی۔ ان کے ایمان میں تازگی اور ان کی روح کو جلا بخش دی۔ ذیلی تنظیمات سے میٹنگ ہوئی۔ 8 جنوری کو ہوشیارپور میں مکان چلہ کشی میں دعا کرنے کے بعد سرودھرم سد بھاؤ کمیٹی کے استقبالیہ سے خطاب فرمایا۔ 11 جنوری کو خطبہ عیدالاضحیہ ارشاد فرمایا۔ انجمن تحریک جدید اور انجمن وقف جدید سے مشترکہ اور ممبران لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ میٹنگ ہوئی، جامعہ احمدیہ، جامعۃ المبشرین کے اسٹاف اور طلباء کو ملاقات کا شرف بخشا۔ نور ہسپتال کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ 15 جنوری کو حضور قادیان سے دہلی پہنچے۔ 16 جنوری کو غیاث الدین تغلق کا مقبرہ کا وزٹ فرمایا۔ 17 جنوری کی شام کو لندن بخیر و عافیت پہنچے۔ الحمدللہ۔ (الفضل انٹرنیشنل 16 دسمبر 2005ء تا 24 مارچ 2006ء)

(10) سنگاپور، آسٹریلیا، جزائر فجی، آک لینڈ، نیوزی لینڈ، جاپان کا سفر (2006ء)

4 اپریل 2006ء کو حضور انور سنگاپور اور مشرق بعید کے چند ممالک کے دورہ کیلئے لندن سے روانہ ہوئے۔ سنگاپور سے سڈنی (آسٹریلیا) تشریف لے گئے۔ 14 تا 16 اپریل جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں شریک ہوکر انہیں روح پرور خطابات سے نوازا۔ برسبن جماعت میں بیت المسرور کا افتتاح فرمایا۔ 25 اپریل کو جزائر فجی پہنچے جو دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے۔ یہاں نیشنل ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا ''یہ میرا فجی کا پہلا سفر ہے۔ یہاں ہماری کمیونٹی ہے۔ میں ان سے ملنے آیا ہوں۔ وہ مجھ سے مل کر خوش ہوں گے۔ میں ان سے مل کر خوش ہوں گا۔ میرے سفروں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ امن و محبت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں اور اسلام کی حسین تعلیم پیش کروں۔'' (الفضل انٹرنیشنل 9 جون 2006ء صفحہ 1 کالم 2)

فجی میں 4 مئی 2006ء کو حضور انور کی قبولیت دعا کا عظیم الشان نشان ظاہر ہوا حضور کی دعاؤں سے سونامی کا زور تھم گیا اور علاقہ تباہی سے بچ گیا۔ جلسہ سالانہ فجی، جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ، جلسہ سالانہ جاپان میں حضور نے خطابات فرمائے نیز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ 15 مئی 2006ء کو لندن واپس تشریف لائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 28 اپریل تا 30 جون 2006ء، الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی تا 14 جولائی 2006ء)

(11) سفر گھانا (2008ء)

صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں 15 اپریل 2008ء کو حضور لندن سے غانا تشریف لے گئے۔ ملاقات کے دوران صدر مملکت نے بتایا کہ حضور کی دعا سے غانا میں تیل نکل آیا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اس کا صحیح استعمال کریں۔ جلسہ سالانہ غانا میں شرکت فرماکر خطابات سے نوازا۔ 22 اپریل کو غانا سے نائیجیریا تشریف لے گئے۔ بینن کے جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔ 6 مئی 2008ء کو حضور لندن واپس تشریف لائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 9 مئی تا 11 جولائی 2008ء)

(12) امریکہ، کینیڈا کا سفر (2008ء)

جلسہ سالانہ امریکہ اور کینیڈا میں شمولیت کیلئے حضور انور لندن سے 16 جون 2008ء کو روانہ ہوکر 7 جولائی 2008ء کو واپس تشریف لائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 18 جولائی تا 26 ستمبر 2008ء)

(13) بھارت کا دوسرا سفر (2008ء)

22 نومبر 2008ء کو حضور انور لندن سے روانہ ہوکر مسجد بیت الہادی دہلی (بھارت) پہنچے۔ حضور نے سینٹ تھامس ماؤنٹ (چنائی) میں مسجد ہادی کا افتتاح فرمایا اور کالیکٹ، کوچین اور ارناکلم تشریف لے گئے۔ مسجد عمر، مسجد بیت العافیت، مسجد بیت الہادی، مسجد محمود اور مسجد ناصر کا افتتاح فرمایا۔ 5 دسمبر کو مسجد ہادی دہلی

میں خطبہ جمعہ ارشادفرمایا۔حضور انور نے بعض اچانک رونما ہونے والے حالات کی بنا پر قادیان کا سفر ترک کر دیا اور اسی روز یعنی 5/دسمبر کو لندن واپس تشریف لے گئے۔’’

(الفضل انٹرنیشنل 19/دسمبر 2008ء تا 30/ جنوری 2009ء)

(14) دورہ جرمنی اور ملٹری ہیڈکوارٹرز میں خطاب (2012ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 14/مئی 2012ء کو لندن سے روانہ ہوئے۔جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شرکت کے بعد حضور جرمنی تشریف لے گئے۔مؤرخہ 30/ مئی 2012ء کو جرمنی کے شہر Koblenz میں وہاں کے ملٹری ہیڈکوارٹر کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک تقریب (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔ بیت السبوح (فرینکفرٹ) سے جب حضور ملٹری ہیڈکوارٹر پہنچے تو جرمن آرمی کے سینئر افسران نے باہر گاڑی کے پاس آ کر استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ حضور کو کانفرنس ہال میں لے جایا گیا جہاں آرمی، فضائیہ اور نیوی کے مختلف Ranks کے آفیسرز موجود تھے۔اس ہیڈکوارٹر کے انچارج جنزل Bach نے تعارف کروایا۔ 11 بجکر 10 منٹ پر سیدنا حضور انو نے انگریزی زبان میں ’’اسلام میں اپنے وطن سے محبت اور وفاداری‘‘ کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ 11 بجکر 45 منٹ پر خطاب ختم ہوا۔ بعدہ چند آفیسرز کی طرف سے کئے گئے سوالات کا بھی حضور نے جواب ارشاد فرمایا۔

(15) دورہ امریکہ اور کیپٹل ہل واشنگٹن ڈی سی میں خطاب (2012ء)

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں 27 جون 2012ء کا دن ایک ایسا تاریخ ساز دن آیا ہے کہ مستقبل میں عظیم الشان انقلابات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور جماعت احمدیہ کیلئے فتوحات کے باب کھولے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک اہم تقریب کا انعقاد U.S Capitol Hill کی Rayburn House Office Building کے مشہور ہال Gold Room میں کیا گیا تھا۔امریکہ کی پارلمینٹ جوکہ House of Representatives کہلاتی ہے اور ایوان بالا سینٹ کے اجلاسات کیپٹل ہل کی عمارات میں ہوتے ہیں۔حضور انور صبح 9 بجکر 25 منٹ پر کیپٹل ہل تشریف لائے۔سیکورٹی چیکنگ سے آپ کو مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو حضور کا استقبال کیا گیا اور اندر مدعو کئے گئے۔ 10 بجکر 45 منٹ پر حضور انور نے ’’انصاف کی راہ۔قوموں کے مابین انصاف پر مبنی تعلقات‘‘ کے عنوان پر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ 11 بجکر 10 منٹ پر خطاب ختم ہوا۔اس موقع پر حضور انور کے اعزاز میں ایک قرارداد 709 بھی پیش کی گئی۔

(16) دورہ بلجیم اور یورپین پارلیمنٹ برسلز بلجیم میں خطاب (2012ء)

مؤرخہ 3 اور 4 دسمبر 2012ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برسلز میں یورپین پارلیمنٹ کا پہلا دورہ کیا۔3 دسمبر کو حضور انور کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جہاں حضور انور نے مہمانوں سے خطاب بھی فرمایا۔ 4 دسمبر کو پریس کانفرنس میں حضور نے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے اور سواتین بجے انتہائی اہم تقریب یورپین پارلیمنٹ برسلز میں حضور انور نے ’’امن کی کنجی۔ بین الاقوامی اتحاد‘‘ کے عنوان پر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ اس تقریب میں 30 ممالک کے 350 نمائندگان شریک ہوئے۔ یورپین پارلیمنٹ دراصل یورپی یونین کو چلانے کیلئے ایک پارلیمانی ادارہ ہے۔ قانون سازی کے اعتبار سے اس کو دنیا کا سب سے زیادہ طاقتور پارلیمنٹ کہا جاتا ہے۔ (عالمی بحران اور امن عالم صفحہ 85)(الفضل 28 دسمبر 2012)

(17) دورہ نیوزی لینڈ اور نیشنل پارلیمنٹ ویلنگٹن میں خطاب (2013)

جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے سربراہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے نیوزی لینڈ کے دورہ کے دوران نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ ویلنگٹن (Wellington) میں مؤرخہ 4/نومبر 2013ء کو ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ ممبرز آف پارلیمنٹ، غیر ملکی حکومتوں کے سفارت کار، محققین اور دیگر متعدد مہمانوں کے سامنے دنیا کے مختلف حصوں میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور تنازعات کے تناظر میں ’’امن عالم۔ وقت کی ضرورت‘‘ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

(عالمی بحران اور امن عالم، صفحہ 135)

(18) دورہ کینیڈا اور پارلیمنٹ میں خطاب (2016ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کے دوران مؤرخہ 27/اکتوبر 2016ء کو حضور انور کے اعزاز میں ایک انتہائی اہم تقریب کا اہتمام Canadian Parliament Hill کے Sir John Macdonald Hall میں کیا گیا تھا۔ جو کہ کینیڈا کے دارالحکومت آٹوا (Ottawa) میں موجود ہے۔ حضور جیسے ہی پارلیمنٹ پہنچے تو پرتپاک استقبال کیا گیا۔ پارلیمنٹ کے بعض حصوں کا وزٹ کروایا گیا۔ پھر منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز سے ملاقاتیں ہوئیں۔ پارلیمنٹ میں ہی ظہر وعصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ بعدہ ظہرانہ کا انتظام تھا۔ اس کے بعد حضور انور نے ’’قیام امن اور عدل وانصاف کی ضرورت‘‘ کے عنوان پر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ اس خطاب کو بہت سراہا گیا اور ممبران پارلیمنٹ کا حضور کا شکریہ ادا کیا۔ (الفضل 16 دسمبر 2016)

(19) جرمنی کا سفر (2019ء)

جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ’’اسلام آباد‘‘ (یوکے) سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا کسی بھی ملک کا یہ پہلا دورہ تھا۔ حضور انور 2/ جولائی 2019ء کو لندن سے روانہ ہوکر ’’بیت السبوح‘‘ فرینکفرٹ پہنچے۔ 5 تا 7 جولائی جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب فرمایا۔ 9/ جولائی 2019ء کو واپس لندن تشریف لائے۔

(الفضل انٹرنیشنل، 9 جولائی 2019ء تا 1 اکتوبر 2019ء)

(20) ہالینڈ، جرمنی، فرانس کا سفر (2019ء)

حضور 25/ستمبر 2019ء کو لندن سے روانہ ہوکر فرانس، بلجیم سے ہوتے ہوئے نن سپیٹ، بیت النور پہنچے۔ 27/ستمبر کو جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 39ویں جلسہ سالانہ کا آغاز حضور انور کے خطبہ جمعہ سے ہوا۔ Almere شہر میں ’’مسجد بیت العافیت‘‘ کا افتتاح فرمایا۔ 8/اکتوبر کو حضور انور نے UNESCO میں خطاب فرمایا۔ 11/اکتوبر کو مسجد مہدی (سٹراس برگ) کا اور 14/اکتوبر کو ویزبادن (Wiesbaden) شہر میں ’’مسجد مبارک‘‘ کا افتتاح فرمایا۔ 27/اکتوبر 2019ء کو فرانس سے روانہ ہوکر شام کو اسلام آباد میں حضور کا ورود مسعود ہوا۔ (الفضل انٹرنیشنل، 4/ اکتوبر 2019ء تا 4/فروری 2020ء)

(20) دورہ امریکہ (2022ء)

اکتوبر 2019 کے بعد کووِڈ 19 کی وبا کے باعث حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً تین سال کسی ملک کا دَورہ نہیں فرمایا۔ اس عرصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری جماعت سے بے شمار آن لائن ملاقات فرمائی۔ اور اب حالات کے سازگار ہونے پر آپ نے ماہِ ستمبر و اکتوبر 2022 میں امریکہ کا تاریخ ساز دورہ فرمایا جہاں آپ نے زائن شہر میں ایک خوبصورت مسجد کا افتتاح فرمایا۔

حرفِ آخر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ 12/اکتوبر 2013ء کو ایک انٹرویو میں فرماتے ہیں: ’’میں جہاں بھی جاتا ہوں تو میرا بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملوں۔ انکی پروگریس دیکھوں، ان کے مسائل دیکھوں، ان کے ذاتی پرابلم دیکھوں، ان کی راہنمائی کروں۔ مَیں ان سے ذاتی ملاقات بھی کرتا ہوں جس سے ان کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ پھر جہاں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور جلسے کا انعقاد ہوتا ہے وہاں مَیں ایڈریس بھی کرتا ہوں اور ان کو اعلیٰ اخلاقی قدروں کے قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور یہ کہ جہاں آپ رہتے ہیں وہ آپکا ملک ہے تو اپنے ملک سے وفاداری اور قوانین کی پابندی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔‘‘

(بدر قادیان 28/نومبر 2013 صفحہ 10 کالم 4)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلفائے احمدیت کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

انڈیا میں جماعت احمدیہ کی ترقیات

(ایم ناصر احمد، ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند قادیان)

انڈیا یعنی ہندوستان کو مذاہب عالم میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ یہاں پر دنیا کے تقریباً ہر مذہب وملت کے پیروکار مقیم ہیں۔ نیز یہی وہ بستی ہے جہاں موسوی شریعت کے آخری پیغمبر مسیح ناصریؑ کو اللہ تعالیٰ نے پناہ دی۔ مزید براں یہ وہ موعود مقام بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے نشاۃ ثانیہ کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے پیارے محمدی مسیحؑ کا مسکن بنایا اور اسکی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ دونوں مسیح یعنی مسیح ناصریؑ اور مسیح محمدیؑ نے اسی بستی میں دعوت الی اللہ کا عظیم فریضہ سرانجام دیا اور ایک مؤحد اور جانثار جماعت تیار کی اور دونوں مسیحوں نے اسی ملک کو اپنی آخری آرام گاہ بنایا۔

اس پس منظر میں انڈیا میں جماعت احمدیہ کی ترقیات کو ایک خاص وقعت اور اہمیت حاصل ہے اور اس ملک کے ساتھ حضرت نبی اکرم ﷺ کی پیش خبریاں وابستہ ہیں۔ چنانچہ احادیث میں آیا ہے کہ عن النبی ﷺ قال عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ (سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوۃ الہند ص 42 حدیث نمبر 3175) یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ آگ سے بچائے گا ان میں سے ایک گروہ ہند میں جہاد کرے گا اور دوسرا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

سنن نسائی میں ہی حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا تھا۔

(سنن نسائی حدیث نمبر 3173)

اس خوش نصیب جماعت کی تعین کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لیکن بات بڑی غور طلب ہے کہ صحابہؓ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو، جو پہلے گزر چکے بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے۔ وہ بھی صحابہؓ ہی میں داخل ہے جو احمدؐ کے بروز کے ساتھ ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا: وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ: 4) یعنی صحابہؓ کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو، بلکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہؓ ہی ہوگی۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 431)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مبارک وہ جو اَب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

اس موعود جماعت نے لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے تحت دنیا بھر میں دین اسلام کی برتری ثابت کر دکھائی۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات سے مولانا محمد علی جوہر بہت متاثر ہوئے اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا: وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرزِ عمل سوادِ اعظم اسلام کیلئے...... مشعل راہ ثابت ہوگا۔

(ہمدرد دہلی 26 ستمبر 1927ء)

بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ 23 مارچ 1889ء کو بمقام لدھیانہ 40 احباب سے بیعت لیکر اس جماعت کی بنیاد رکھی۔ اُس وقت سے آج تک 133 سالہ جماعت احمدیہ کی تاریخ اور ترقیات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے پر جب بعض اکابرین جماعت نے علیحدگی اختیار کرلی تو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات پہلے سے کہیں بڑھ کر نازل ہونا شروع ہو گئے اور منکرین خلافت کا بعینہٖ وہی حال ہوا جس کی پیشگوئی حضورؓ نے 1915 میں فرمائی تھی کہ ''وہ یا تو ہم میں شامل ہو جائیں گے یا غیروں میں مل جائیں گے یا ایسے کمزور ہو جائیں گے کہ انکا ہونا اور نہ ہونا برابر ہوگا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور سچا وعدہ ہے۔''

نیز فرمایا: ''میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔''

(پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ نمبر 2)

منکرین خلافت کی پشت پناہی سے اٹھنے والے مستریوں اور مصریوں کے فتنے اور احراریوں کی تعلیاں کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ایک موقع پر نام نہاد مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے احمدیوں سے مخاطب ہوکر کہا: ''مرزائیت کے مقابلہ کیلئے بہت سے لوگ اُٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھ سے تباہ ہو۔''

(سوانح حیات صفحہ 100)

پھر نہایت تکبر سے کہا: ''اے مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا جس سے اب سابقہ ہوا ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔''

(ایضاً صفحہ 93)

لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت کی برکت سے یہ تمام فتنے ناکام و نامراد کئے اور ہندوستان میں جماعتی ترقیات کے نئے ابواب کھلتے چلے گئے۔ چنانچہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ہی اعتراف کیا: ''حقیقتاً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے ان کی مثال بدقسمت قوم کی سی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہاران کا نوشتہ ہے۔''

(ایضاً صفحہ 163)

شدھی کی تحریک کے ذریعہ 1923ء کے آس پاس آگرہ وراجستھان کے ماحول میں اور خاص کر ملکانہ کے علاقہ میں اسلام کو شدید خطرہ لاحق ہوا جس کا پس منظر یہ تھا کہ بعض ہندو تنظیموں بالخصوص آریہ سماج نے یہ تحریک چلائی کہ یہاں جتنے مسلمان ہیں وہ سارے چونکہ پہلے ہندو تھے اس لئے ان کو اپنے مذہب میں واپس لے آنا چاہئے۔ چنانچہ نہایت خاموشی کے ساتھ اندر ہی اندر یہ تحریک چلائی گئی اور ہزاروں مسلمان جن کے رسم ورواج عدم تعلیم و تربیت کی وجہ سے پہلے ہی ہندوانہ تھے اسلام کو خیر باد کہہ کر شدھ ہو گئے۔ اس سلسلہ میں جب اخبارات میں ذکر آیا تو 9 مارچ 1923ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے واقفین سے آگے آنے کا مطالبہ فرمایا جو اپنے خرچ پر اس علاقہ میں جاکر تبلیغ کریں۔

اس آواز پر جماعت نے والہانہ لبیک کہتے ہوئے ایسے حیرت انگیز ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کیا جو تاریخ احمدیت میں آب زر سے لکھا جانے والا ہے۔ چنانچہ تحریک شدھی دم توڑ گئی۔ شدھی کی یہ تحریک دوبارہ خلافت رابعہ کے دَور میں بھی چلائی گئی لیکن خلافت احمدیہ کی برکت سے جماعت فتحیاب ہوئی اور آج اس علاقہ میں باقاعدہ منظم جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

آیئے! اب جماعت احمدیہ کو ہندوستان میں ملنے والی روز افزوں ترقیوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں:

جماعتوں میں غیر معمولی بیداری اور نئی جماعتیں

تقسیم ہند کے موقع پر جماعت احمدیہ کے افراد نے خلافت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جان پر کھیل کر ہزاروں جانوں کی حفاظت کی اور ایک لمبے عرصہ تک قادیان میں قربانیوں کے اعلیٰ نمونے پیش کئے جن کا ثمر آج دکھائی دے رہا ہے۔ بعد میں حضورؓ کے ارشاد پر مذہبی منافرت کو ختم کرنے کیلئے کثرت سے یوم پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کئے گئے اور تبلیغ کا دائرہ وسیع کیا گیا۔ چنانچہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل اور نظام خلافت کی برکت سے ہندوستان کے ہر صوبہ میں افراد جماعت کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ تقسیم ملک کے بعد قادیان کو چھوڑ کر پنجاب، ہماچل اور ہریانہ وغیرہ صوبہ جات میں ایک بھی جماعت نہ تھی جبکہ نظام خلافت کی برکت سے آج ان صوبوں میں سیکڑوں منظم جماعتیں اور مساجد و دیار التبلیغ قائم ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد چند معلمین اور مبلغین تھے لیکن آج خدا کے فضل سے سینکڑوں مبلغین کرام و معلمین کرام دن رات تعلیم و تربیت اور تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا

خلفاء احمدیت کا سرزمین ہند میں ورود مسعود

1947ء کے بعد پہلی بار 1991ء میں کسی خلیفہ کی قدم بوسی کی سرزمین ہند کو توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی قادیان تشریف آوری کے بعد سرزمین ہند میں ایک انقلاب برپا ہونا شروع ہوگیا۔ پھر 2005ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے۔ اسکے بعد 2008ء میں حضور انور ایدہ اللہ نے سرزمین صوبہ کیرلہ اور صوبہ تمل ناڈو کو اپنی قدم بوسی سے مشرف فرمایا۔

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

خلفاء عظام کی قدم بوسی اور راہنمائی نے ہندوستان کی فضاء میں ایسی خوشبو کی مہک پھیلائی کہ ہندوستان کے دور دراز کونوں میں بھی جماعت کا تعارف ہونے لگا اور سعید روحیں خود بخود جماعت کی آغوش میں آنے لگیں۔ نیز اخبارات ورسائل اور میڈیا میں جماعت کا چرچا شروع ہوگیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

چندہ جات میں غیر معمولی اضافہ

تقسیم ملک کے بعد ابتداء میں ہندوستان کا مالی بجٹ چند ہزار روپے تھا جو آج کروڑوں تک پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ قادیان، انجمن تحریک جدید، انجمن وقف جدید

کا کروڑہا کا سالانہ بجٹ جان نثاران احمدیت ہر سال پورا کررہے ہیں۔ زکوٰۃ اور مرکزی طوعی چندہ جات، بھارت کی تبلیغی و تربیتی مساعی کو تیز کرنے اور مقامی جماعتوں کی ضروریات پوری کرنے کے اخراجات نیز اسکے ساتھ ذیلی تنظیموں کا سالانہ بجٹ بھی ملا دیا جائے تو جماعت احمدیہ ہندوستان کی مجموعی مالی قربانی ہر سال کم و بیش ایک ارب روپے سے کم نہیں ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

نظام وصیت میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمانے والوں میں سے کم از کم 50 فیصد احمدیوں کو الوصیت کے بابرکت نظام میں شامل کرنے کی تحریک فرمائی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔

تراجم قرآن، لٹریچرز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے درج ذیل 13 ہندوستانی زبانوں میں قرآن شریف کے ترجمہ کی اشاعت ہوچکی ہے۔ ہندی، ملیالم، تمل، کنّڑ، تیلوگو، آسامیس، بنگلہ، پنجابی، اڑیہ، منی پوری، مراٹھی، کشمیری، گجراتی۔

اسی طرح لاکھوں کی تعداد میں مختلف زبانوں میں چھوٹے بڑے لٹریچرز بھی شائع ہورہے ہیں۔

اخبار و رسائل

اسلام کے خوبصورت پیغام کو پھیلانے کیلئے اردو کے علاوہ ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بھی اخبار و رسائل شائع ہورہے ہیں۔ اخبار بدر اردو کے علاوہ ہندی، ملیالم، تمل، کنّڑ، تیلگو، بنگلہ، اڑیہ 7 مقامی زبانوں میں مرکز احمدیت قادیان سے شائع کیا جاتا ہے۔ جبکہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)، موازنہ مذاہب، وقف نو کا رسالہ گلدستہ وقف نو، واقفات نو کا رسالہ مریم اور مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان رسالہ ماہنامہ انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان مشکوٰۃ اور راہ ایمان (ہندی)، لجنہ اماء اللہ بھارت کا ترجمان مصباح بھی مرکز سے باقاعدگی سے شائع کیا جارہا ہے۔ علاوہ ازیں مقامی زبانوں میں رسالہ ستیہ دوتن (ملیالم)، یوگا رشمی (کنّڑ)، البشریٰ (بنگلہ)، آن لائن رسالہ نبوت وژی (تمل) شائع کیا جاتا ہے۔

فضل عمر پرنٹنگ پریس

فضل عمر پرنٹنگ پریس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل ہے۔ اب جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ اس پریس سے ہر سال مختلف زبانوں میں لکھوکھا لٹریچر منظر عام پر آرہے ہیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

ایم.ٹی.اے

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ ایک عظیم الشان امتیاز عطا فرمایا ہے کہ جنوری 1993ء سے mta کے ذریعہ ساری دنیا میں دینی پروگرام نشر کئے جارہے ہیں جو ڈش انٹینا کے ذریعہ ٹیلی ویژن پر دیکھے اور سنے جاتے ہیں۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی نشریات چوبیس گھنٹے جاری رہتی ہیں یہ دینی پروگرام ایک درجن سے زائد زبانوں میں نشر ہوتے ہیں۔ ایم.ٹی.اے خدا کے فضل سے نئے دور میں داخل ہوچکا ہے اور پانچوں براعظموں میں ڈیجیٹل نشریات پہنچائی جارہی ہیں۔ اب ایم ٹی اے کی نشریات موبائل فون پر بھی دستیاب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے براہ راست ایم ٹی اے میں ملیالم اور تمل زبان میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات جمعہ اور خطابات کا رواں ترجمہ ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ مختلف پروگرامز بھی ان مقامی زبانوں میں نشر ہورہے ہیں جبکہ ہندی، تیلگو، کنّڑ، اڑیہ، آسامی، مراٹھی زبانوں میں خطبات جمعہ کا ترجمہ یوٹیوب چینل پر نشر کیا جاتا ہے۔

خدا کے فضل سے تقریباً سبھی جماعتوں میں ڈش انٹینا نصب ہیں اور انفرادی طور پر بھی افراد جماعت نے اپنے گھروں میں ڈش لگایا ہوا ہے۔

تحریک وقف نو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپریل 1987ء میں تحریک فرمائی کہ جماعت احمدیہ میں آئندہ دو سال کے دوران پیدا ہونے والے بچے دین کی خدمت کیلئے وقف کئے جائیں۔ اس تحریک کو تحریک وقف نو کا نام دیا گیا اب یہ تحریک مستقل تحریک بن چکی ہے۔ اس تحریک کے تحت ہزار سے زائد بچے وقف کئے جاچکے ہیں جن میں لڑکوں کی تعداد لڑکیوں سے دوگنی ہے۔ اب اللہ کے فضل سے وقف نو کے مجاہدین پڑھ لکھ کر میدان عمل میں سرگرم ہیں۔

تم نے نئی صدی میں یہ جوہر دکھانا ہے
سب کو خدا کے دین میں واپس بلانا ہے

خدمت خلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میرا مقصود و مطلوب اور میری تمنا خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کاروبار ہے یہی مجھے فکر ہے یہی میرا رسم وراہ ہے۔

حضور انور کی ہدایت پر ہندوستان کے متعدد صوبہ جات میں جماعت کی طرف سے جاری متعدد سکولوں کے علاوہ مقامی جماعتوں میں ہر سال تربیتی کلاسز کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے جو کہ افراد جماعت تربیت کیلئے ضروری ہے۔

نور ہسپتال

تقسیم ملک کے بعد ہی سے قادیان میں نور ہسپتال کے نام پر احمدیہ شفاخانہ جاری تھا۔ 2005ء میں ایک وسیع عمارت احمدیہ نور ہسپتال کیلئے ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کی گئی جس میں 80 بیڈ کی گنجائش کے علاوہ علاج معالجہ کیلئے ہر قسم کی سہولیات فراہم ہیں اور جس کا اپنا کروڑوں روپے کا سالانہ بجٹ ہے جہاں روزانہ سینکڑوں مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔ اس میں ہومیو پیتھک ڈسپنسری بھی قائم ہے جبکہ مختلف صوبہ جات میں بھی مرکزی نگرانی میں وقف نو کے ڈاکٹرز چھوٹے بڑے ہومیو شفا خانے میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جن سے ہر سال ہزارہا لوگوں کا مفت علاج ہورہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ 28/اگست 1992ء میں ہیومینٹی فرسٹ کے نام پر ایک بین الاقوامی رفاہی تنظیم کا اعلان فرمایا۔ یہ تنظیم کا اب ہندوستان میں بھی رجسٹرڈ ہوچکی ہے اور اسکے تحت مختلف ارضی و سماوی آفات اور فرقہ وارانہ فسادات سے متاثرہ بنی نوع انسان کو بلا امتیاز مذہب و ملت ریلیف پہنچانے کی جماعت کو توفیق مل رہی ہے۔ چنانچہ پنجاب ہماچل، اڈیشہ، بنگال، آسام، آندھرا، کیرلہ اور تمل ناڈو کے ساحلی علاقوں میں پچھلے چند سالوں میں آنے والے سیلابوں اور طوفانوں کے وقت اسی طرح گجرات، مہاراشٹر، کشمیر اور تامل ناڈو کے خوفناک زلازل اور سونامی اور ممبئی، بھاگلپور، گجرات کے فرقہ وارانہ فسادات کے مواقع پر جماعت نے دل کھول کر دُکھی انسانیت کی بے لوث خدمت کی توفیق پائی اور رقم، اجناس اور پارچات کی صورت میں ریلیف تقسیم کرنے کے علاوہ زلازل اور فسادات کے متاثرہ لوگوں کو بلاتفریق مذہب وملت عارضی ٹینٹ ہاؤسز اور پختہ کالونیاں تعمیر کرکے دیں جس پر مجموعی طور پر کروڑہا روپے کے اخراجات ہوئے۔

جبکہ ذیلی تنظیموں اور احباب جماعت کے خدمت خلق کی کاوش اسکے علاوہ ہے۔

سابق وزیر پنجاب نتھا سنگھ جی دالم نے قادیان میں گجرات میں آئے زلزلہ کیلئے ریلیف کو روانہ کرتے ہوئے کہا کہ ”مریضوں، ضرورتمندوں اور دُکھی انسانیت کی خدمت دُنیا کی سب سے اعلیٰ خدمت ہے اور دنیا کے سارے مذہب انسان کی خدمت اور آپسی پیار کی تعلیم دیتے ہیں۔“

شری دالم نے احمدیہ جماعت کے ذریعہ سماج بھلائی کیلئے کئے جارہے کاموں کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

”اس جماعت نے ملک میں صحت و تعلیم کے میدان میں خصوصی تعاون کے علاوہ جب بھی ملک میں کوئی قدرتی آفت آئے تو انہوں نے سب سے اوّل قطار میں کھڑے ہوکر دُکھی انسانیت کی خدمت کی ہے اور گجرات کے زلزلہ سے متاثرین کیلئے پینتیس لاکھ روپے کی راحت امداد بھیجی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت نے مکھیہ منتری گجرات ریلیف فنڈ میں بڑی رقم دے کر اپنا تعاون دیا ہے۔ احمدیہ جماعت کی لنڈن اور دوسرے ممالک سے آئی ٹیموں نے سب سے زیادہ متاثر علاقہ بھُج میں جاکر خدمت کی، جو قابل تعریف ہے۔“

(روزنامہ دینک جاگرن، جالندھر، 23 مارچ 2001)

قادیان کی ترقی

قادیان جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز ہونے کی وجہ سے اسکے متعلق ”وسع مکانک“ کی پیشگوئی بھی بڑی شان سے پوری ہورہی ہے۔ اور قادیان دارالامان کی مٹی کے ہر ذرے سے یہ آواز بلند ہورہی ہے اور یہاں پڑنے والی سورج کی ہر کرن یہ گواہی دے رہی ہے کہ ”یہ ایک سچے کا مقام ہے۔“ قادیان دارالامان میں ہونے والی تعمیراتی کاموں کا ایک طائرانہ جائزہ پیش ہے۔

☆ مہمانوں کی غیر معمولی آمد کے پیش نظر تین نئے لنگرخانے تعمیر ہوئے۔ پرانے لنگر خانہ کی جگہ پر ایک نئی عمارت تعمیر ہوکر مکمل ہوچکی ہے اور مہمانوں کی رہائش کیلئے مزید نئے کمرے تعمیر ہوئے ہیں۔

☆ محلہ ناصر آباد میں جلسہ سالانہ کیلئے ایک بڑا دومنزلہ سٹور تعمیر ہوا۔ نیز جلسہ سالانہ کے دفاتر کیلئے ایک دومنزلہ عمارت تعمیر ہوئی ہے۔

☆ تقسیم ہند کے بعد جماعتی لٹریچر، کتب اور اخبارات جالندھر یا امرتسر سے شائع ہوتے تھے۔ خلافت رابعہ کے دور میں قادیان میں اپنا پریس لگایا گیا لیکن مشین بہت پرانی تھی۔ پھر اسکے بعد ہینڈ فیڈ پریس لگائی گئی۔ اب جماعتی ضرورتوں کے پیش نظر حضور انور کی منظوری سے نئی آٹومیٹک آفسیٹ مشین لگ چکی ہے جبکہ فولڈنگ مشین، سلائی مشین اور کٹنگ مشین بھی لگائی گئی ہے۔ اس کیلئے ایک وسیع جگہ میں پریس کی الگ سے ایک بڑی بلڈنگ تعمیر کی گئی ہے اسی بلڈنگ میں اخبار بدر کا دفتر بھی ہے۔

☆ مسجد اقصیٰ کی توسیع کی گئی چنانچہ پرانی مسجد سے ملحق تین منزلہ مسجد تعمیر کی گئی جس میں پانچ ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

☆ محلہ دارالانوار کی مسجد کی ازسرِ نو تعمیر ہوئی ہے۔

☆ دفتر نشر و اشاعت اور MTA کیلئے محلہ دارالانوار میں ایک سات کنال کے پلاٹ پر دفاتر تیار ہوئے ہیں۔ قادیان محلہ دارالانوار میں نئی عمارت تیار کر کے اس میں نور الدین لائبریری کے نام سے جدید طرز پر لائبریری قائم ہے۔

☆ جلسہ سالانہ پر اہم شخصیات کی آمد کے پیش نظر ایک تین منزلہ VIP گیسٹ ہاؤس بنام سرائے وسیم تعمیر ہوا ہے۔ اسکے علاوہ آسٹریلیا، ماریشس، انڈونیشیا جیسے ممالک نے بھی قادیان میں اپنے گیسٹ ہاؤسز تعمیر کئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ایک دارالصنعت کی بھی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں اب قادیان میں 13 مساجد ہیں اور ذیلی تنظیم کے الگ الگ دفاتر بھی قائم ہیں۔

☆ بیوت الحمد کالونی میں چھ مزید کوارٹر تعمیر ہوئے۔ جبکہ کوٹھی دارالسلام میں ابتداءً چالیس کواٹرز تیار ہوئے اور بعد میں بہت سے فلیٹس بھی تعمیر ہوئے۔ محلہ باب الامن میں بھی تین کوارٹرز تعمیر ہوئے ہیں۔

☆ ظہور قدرت ثانیہ کے مقام پر ایک خوبصورت مومنٹو نصب کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بہشتی مقبرہ کو عموماً اور قطعہ خاص کو خصوصی طور پر مزین کیا گیا ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی حکم کے ماتحت آج سے ٹھیک 130 سال قبل یعنی 27/دسمبر 1891ء کو قادیان دارالامان میں جلسہ سالانہ کی بنیاد ڈالی اس وقت کی حاضری 75/افراد پر مشتمل تھی۔ اس کے دوسرے سال کی حاضری قریباً 500 کی تھی جس میں 327/افراد باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس طرح ہر سال یہ تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی رہی۔ تقسیم ملک سے قبل یعنی 1946ء میں متحدہ ہندوستان کا آخری جلسہ سالانہ جو حضرت مصلح موعودؓ کے عہد مبارک میں قادیان میں منعقد ہوا تھا اسکی حاضری 39,786 کے قریب تھی۔

(الفضل یکم جنوری 1947ء صفحہ 3)

1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی بابرکت شمولیت کے باعث جلسہ سالانہ کی حاضری 22,000 تھی جو کہ تقسیم ہند کے بعد سب سے بڑا جلسہ تھا۔ 2005ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے تو 70 ہزار سے زائد عشاق احمدیت نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

مَیں تھا غریب و بیکس و گُم نام بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کِدھر
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اِک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
سدا سہاگن رہے یہ بستی، جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی
جس سے نور کے سوتے پھوٹے، جو نوروں کا اک ساگر تھا

واخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

......☆......☆......☆......

اتمامِ حجّت

منظوم کلام امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا
ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تری اِک روز اے گستاخ شامت آنے والی ہے
ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے
اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو مَیں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اِک دن ندامت آنے والی ہے
خدا رُسوا کرے گا تم کو مَیں اعزاز پاؤں گا
سُنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے
خدا ظاہر کرے گا اِک نشاں پُر رعب و پُر ہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 595)

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور اپنے دوست احباب کو بھی اسکے پڑھنے کی ترغیب دیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر کے خصوصی شمارہ دسمبر 2014 کے لئے اپنا پیغام ارسال کرتے ہوئے فرمایا :

’’یہ بات بدر کے ادارہ اور قارئین کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اخبار احباب جماعت کی روحانی اصلاح اور ترقی کیلئے جاری کیا گیا تھا اور ہمارے بزرگوں نے باوجود نامساعد حالات کے پوری جانفشانی سے اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی سعی کی اور ان کی دعاؤں اور پاک کوششوں کی برکت سے ہی آج تک یہ جاری ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اسے پڑھیں اور اس سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہندوستان کے احمدیوں کو بالخصوص اور باقی دُنیا میں بسنے والے احمدیوں کو بالعموم اس کے مطالعہ کی اور اس سے وابستہ برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔‘‘

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس نہایت اہم اور بصیرت افروز ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ ہر گھر میں اخبار بدر کے مطالعہ کو یقینی بنایا جانا بہت ضروری ہے۔ اخبار بدر میں قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے علاوہ حضور انور کے خطبات جمعہ، خطابات، نیز حضور انور کے مختلف ممالک کے بابرکت دوروں کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹیں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہیں جس کا مطالعہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے اب یہ اخبار اردو کے علاوہ ہندی، بنگلہ، تامل، تیلگو، ملیالم، اُڑیہ، کنڑ زبانوں میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ جن احمدی دوستوں نے اب تک اخبار بدر اپنے نام جاری نہیں کروایا ہے، ان سے درخواست ہے کہ اخبار بدر اپنے نام جاری کروا کر خود بھی اس کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور گھر کے دیگر افراد کو بھی اس کے مطالعہ کا موقع فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت امیر المومنین کے ارشادات پر من و عن ان کی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اخبار بدر کے وقت پر نہ پہنچنے نیز چندہ جات کی ادائیگی یا کسی بھی طرح کی معلومات کیلئے دفتر مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر سے رابطہ کریں۔ جزاکم اللہ (مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان)
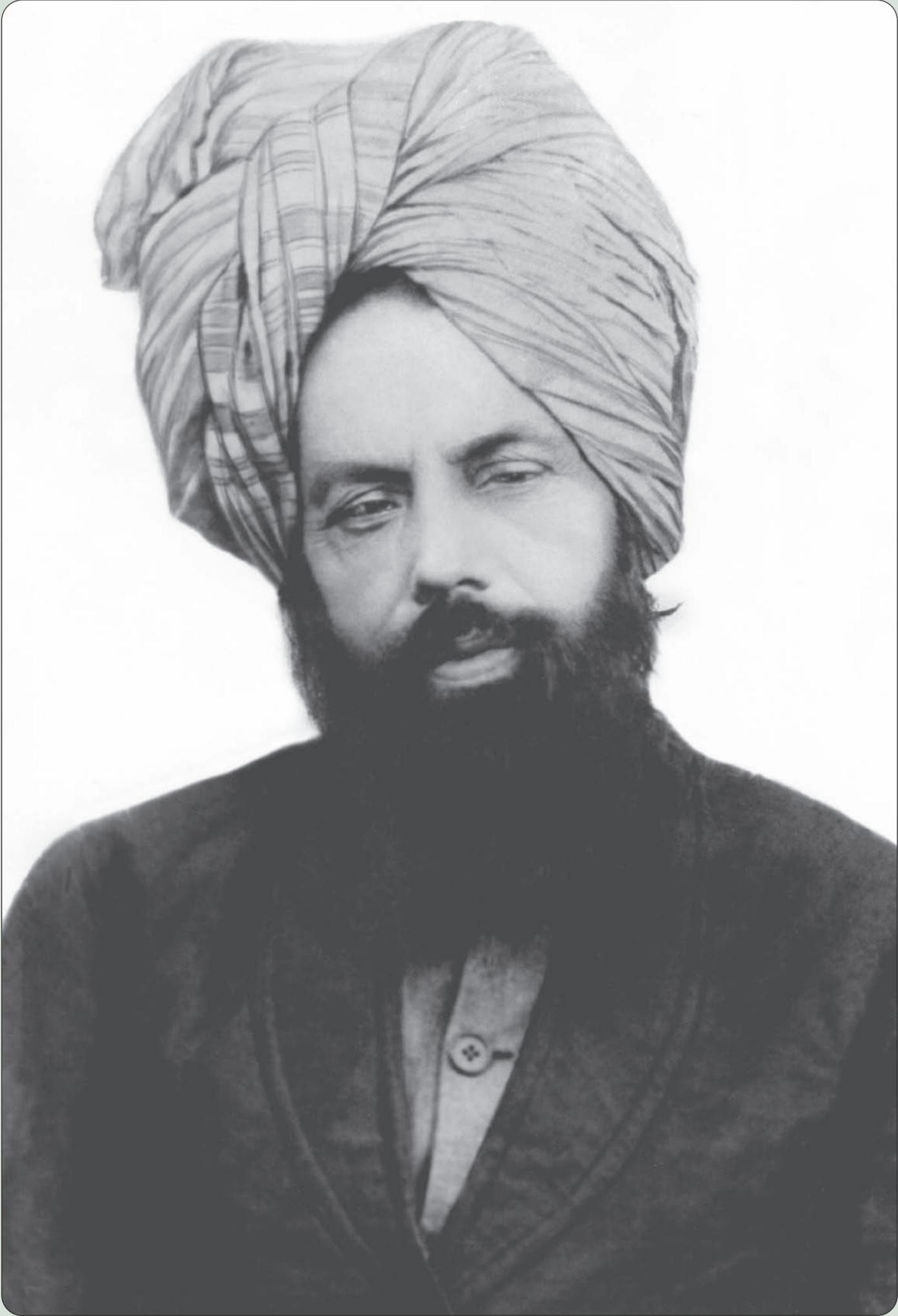
شبیہ مبارک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام (1835ء - 1908ء)

سیدنا وامامنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز